ماہنامہ
دیوبند
طلسماتی دنیا
جون، جولائی ۲۰۱۷ء
دنیا کو مسخر کرنے کے گُر
RS.25/=
جادو اور جنات کی تباہ کاریاں
FREE AMLIYAT BOOK'S GROUP
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد نمبر ۲۴
شمارہ ۶-۷
جون جولائی ۲۰۱۷ء
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1900 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2200 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

اداریہ

ماہِ مبارک کی آمد

بقلم خاص

تمام اہل ایمان اس بات سے واقف ہیں کہ رمضان کا مہینہ نہایت مبارک مہینہ ہے، اس مہینے میں برکتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہیں اور اس مہینے میں نہ صرف یہ کہ مومنوں کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے بلکہ غیر مسلمین کی راحتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ہر طرف رونق ہی رونق نظر آتی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس مہینے کی قدر کرتے ہیں اور اس مہینے میں بذریعہ عبادت اور بذریعہ ذکر وفکر اللہ کی رضا حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں، اس مہینے میں روزے رکھنے کے علاوہ پانچوں وقت کی نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ قرآن کریم کی تلاوت بھی زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے۔ ہمارے اکثر اکابرین کا معمول روزانہ ایک قرآن کریم ختم کرنے کا تھا۔ ہمیں اس ماہ میں اگر تیس قرآن نہیں تو پندرہ قرآن اور اگر پندرہ قرآن نہیں تو سات قرآن کریم ختم کرنے چاہئیں اور گرے سے گری بات ہے کہ پورے مہینے میں ایک قرآن کو ختم کر لینا ہی چاہئے۔ اس کے ساتھ مردوں کو تراویح کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ ایک قرآن حکیم اس طرح بھی پورا ہو۔

ماہِ مبارک میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے اور تراویح میں پڑھنے اور سننے سے کروڑوں نیکیاں ملتی ہیں، جس کا تصور عام دنوں میں نہیں کیا جاسکتا اور تمام اچھے کاموں کا معاملہ دس گناہ بڑھ کر ملتا ہے۔ اس لئے اس مہینے میں بندہ جتنے بھی اچھے کام کرسکتا ہو کر گذرے اور اپنے نامۂ اعمال کو رضاءِ الٰہی کی دولتوں سے پُر کرے تاکہ سال بھر کی غلطیوں کی کچھ تو تلافی ہوسکے۔

یہ مبارک مہینہ ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا مہینہ بھی ہے، اپنے رشتے داروں کے ساتھ جتنی بھی صلہ رحمی کی جاسکے اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ دوسروں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کے لئے دھن دولت کی حاجت نہیں ہوتی، صرف سوچ اور حسنِ نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی روزے دار کو ہم اگر ایک گھونٹ پانی بھی پلادیں اور ایک کھجور سے کسی کا روزہ افطار کرادیں تو اس کا ثواب بھی اس قدر حاصل ہوگا کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ حتی الامکان اور حتی الوسعت لوگوں کی مدد کرنی چاہئے۔ جو لوگ حقیقتاً خوشیوں سے محروم ہیں، جو تنگ دستی کا شکار ہیں اور جو لوگ صاحب خیر لوگوں سے امیدیں لگائے ہوئے ہیں ان کی مدد، ان کے مطالبہ سے پہلے کر دینی چاہئے اور یہ یقین کرنا چاہئے کہ اللہ اپنے بندوں کی مدد کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور مدد کرنے والوں کو دونوں جہاں میں نوازتا ہے، اس مہینے میں گلے شکوے بھی دور کر لینے چاہئیں اور جو لوگ بڑی غلطیوں کے مرتکب ہوچکے ہوں وہ بھی اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہوجائیں اور معافی طلب کرلیں تو ان کو بھی معاف کر دینا چاہئے اس یقین کے ساتھ کہ جب ہم لوگوں کی خطاؤں کو معاف کر دیں گے تو اللہ ہماری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔ بڑی بڑی خطاؤں کے مرتکب اگر اس مہینے میں بھی شرمندہ اور تائب نہ ہوں تو بڑی شرمندگی اور بدنصیبی کی بات ہے۔

اس مہینے میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں اس لئے ہر رات دعا کا اہتمام کرنا چاہئے، اپنے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئے اور تمام امت کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئے۔ ہماری دعا ہے کہ رب کریم ہم سب کو ماہِ مبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس ذلت وخواری سے نجات عطا کرے جس میں عمومی طور پر پوری قوم مبتلا ہے۔

☆☆☆

نورِ ہدایت

☆ جس انسان نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم اس کو اپنا راستہ بتائیں گے۔ (قرآن کریم)

☆ جس انسان نے خدا کے حدود سے باہر قدم رکھا اس نے اپنے ہی اوپر ظلم کیا۔ (قرآن کریم)

☆ جس انسان پر خدا کی رحمت ہوتی ہے وہی ہمسایہ کا حق ادا کرتا ہے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

پانچ عمل کے پانچ نتیجے

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام کی ہوئی چیزوں سے بچو تو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔

☆ تمہاری سعی کے بعد جتنا رزق اللہ تعالیٰ دیں اور اس پر راضی ہو تو سب سے زیادہ مال دار بن جاؤ گے۔

☆ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کروگے تو مومن بن جاؤ گے۔

☆ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو مصلح بن جاؤ گے۔

☆ زیادہ ہنسی میں مت پڑو اس لئے کہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

حسن فطرت

☆ انسان اتنا عظیم نہیں ہوتا جتنا کردار اسے بناتا ہے۔

☆ اگر انسان کی نیت میں فتور نہ ہو تو آنسو گناہ دھو دیتے ہیں۔

☆ اس خوشی سے محروم رہو جو غم کا کانٹا بن کر دکھ دے۔

☆ وہ دل جس میں خلوص کا جذبہ نہ ہو اس صدف کی مانند ہے جس میں موتی نہ ہو۔

☆ میں اندھیروں کے قافلے کی ایک ایسا مسافر ہوں جس کی کوئی منزل نہیں۔

☆ دوسروں کا بھلا کرتے وقت یقین رکھو کہ اپنا بھلا کر رہے ہو۔

☆ سچ ایک ایسی دوا ہے جو چکھنے میں کڑوی مگر اثر میں میٹھی۔

افکارِ عظیم

☆ خاموش محبت اس بہتے ہوئے پرسکون دریا کی مانند ہے جس کی موجوں میں کوئی طلاطم نہیں ہوتا لیکن محبت میں اظہار اس کی موجودگی میں طلاطم پیدا کر دیتا ہے اور لہریں بے قابو ہو جاتی ہیں۔ (حضرت علیؓ)

☆ خدا ہر طائر کو خود خوراک دیتا ہے مگر گھونسلے میں نہیں ڈالتا۔

(افلاطون)

☆ عافیت اور امن درکار ہے تو آنکھ اور کان سے زیادہ کام لو اور زبان بند رکھو۔ (خلیل جبران)

☆ حاسد تمہاری خوشی سے غمگین ہوتا ہے یہ اس کے لئے کافی ہے، تمہیں انتقام لینے کی ضرورت نہیں وہ خود اپنی آگ میں جل رہا ہے۔

(حضرت عثمانی غنیؓ)

☆ کتابوں کی سیر میں ہم داناؤں سے ہم کلام ہوتے ہیں اور کاروبار میں احمقوں سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆ سب کو خوش رکھنا بہت مشکل ہے اس لئے بس خدا سے اپنا

معاملہ صاف رکھو اور کسی کی بے جا خوشی و ناخوشی کی پرواہ نہ کرو۔

(امام شافعی)

قوت ارادی

☆ دوست بناتے وقت بھی اپنے دل کو قبرستان بنالینا چاہئے تاکہ دوست کی برائیوں اور اپنی خواہشوں کو اس میں دفن کرسکو۔

☆ اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

☆ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کیا کرو اور ظلم کی باتوں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔

☆ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ہو۔

☆ اچھا انسان وہ ہے جس کا دل غم سے لپٹ رہا ہو مگر ہونٹوں پر تبسم ہو۔

☆ منزل کی تلاش کرنا چاہو تو پرعزم اور جذبوں کو اپنے دل میں جگہ دو یہ تمہاری منزل کا راستہ آسان بنائے گی۔

دین اور دنیا

☆ جو شخص عزت کا خواہاں ہو اس کو چاہئے کہ خداوند تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے، کیوں کہ عزت ساری خدا کی دین ہے۔

(فرمان خداوندی)

☆ ایک بیٹی والا رنجور ہے، دو بیٹیوں والا گرانبار اور تین والے کی مدد کرو کیوں کہ اے مسلمانوں وہ جنت میں میرا ہمسایہ ہوگا۔

(فرمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ گفتگو میں اختصار سے کام لو، کلام اتنا ہی مفید ہوتا ہے جتنا آسانی سے سنا جاسکے، طول کلامی ذہنوں سے کچھ حصہ ضائع کردیتی ہے۔ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)

☆ کسی مسلمان کے لئے یہ زیبا نہیں کہ تلاش رزق میں بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے خدا مجھ کو رزق دے کیوں کہ تم کو معلوم ہے کہ آسمان سے سونا اور چاندی نہیں برستا۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

مشعل راہ

☆ بہترین یادداشت وہ ہے جس میں انسان اپنی نیکیاں اور دوسروں کی زیادتیاں بھول جاتا ہے۔

☆ زبان اور نظر کی دیکھ بھال عقل مندی کی نشانی ہے۔

☆ لگن کے بغیر کسی میں بھی عظیم ذہانت پیدا نہیں ہوتی۔

☆ ہماری ایک غلط نگاہ پوری زندگی کو خراب کردیتی ہے۔

☆ جو کم کھائے گا اس کا دماغ زیادہ روشن ہوگا۔

☆ خوشی کی بجائے مصیبت کو زیادہ قبول کرو یہ تم کو زیادہ مضبوط بنائے گی۔

☆ جو اپنے دوستوں کو چھوڑتا ہے وہ دشمنوں کو قوت دیتا ہے۔

☆ بات کو دیکھو بات کرنے والے کو نہ دیکھو۔

☆ اعتماد ایک زندگی کی طرح ہے جو ایک بار ختم ہو جائے تو واپس نہیں آتا۔

شمع فروزاں

☆ جو زندگی کو ایک مقدس فریضہ سمجھ کر پورا کرتا ہے وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

☆ سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ تم فخر نہ کرو۔

☆ گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کردیتا ہے۔

☆ دولت کا بھوکا ہمیشہ بے چین رہتا ہے۔

مذہب

☆ مذہب انسان اور میدان میں فرق کرتا ہے کیوں کہ حیوان کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔

☆ مذہب کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے اگر انسان نہ بنے تو ان سے اچھے حیوان ہیں کیوں کہ حیوان کسی مذہب کو ماننے کا دعویٰ نہیں کرتے اور نہ مذہب کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور نہ مذہب کے نام پر لڑتے جھگڑتے ہیں اور نہ مذہب کے نام پر لوٹ مار اور خون خرابہ کرتے ہیں۔

☆ جو مذہب جتنا اونچا ہوگا وہ اپنے ماننے والوں کو اتنا ہی اونچا بنائے گا۔

☆ جو مذہب اپنے ماننے والوں کو انسان نہ بنائے وہ کوئی مذہب نہیں، بلکہ وہ صرف ایک ناجائز قسم کا جنون ہے۔

حیا

☆ حیا اور ایمان دونوں ساتھ ساتھ ہیں اگر ایک چیز گئی تو جانو دوسری بھی گئی۔

☆ جس شخص میں حیا ہوگی اس میں ایک خاص قسم کی زینت پیدا ہوجائے گی اور ایک خاص قسم کی عاجزی۔

اُسلوب فطرت

☆ دل کا سکون چاہتے ہو تو حسد سے بچو۔

☆ معاف کرنے سے بہتر اور کوئی انتقام نہیں۔

☆ بڑے کام کرو مگر بڑے دعوے نہ کرو۔

☆ جس نے جھوٹی قسم کھائی اس نے اپنے گھر کو ویران کیا۔

☆ مصیبت ہلاکت کیلئے نہیں بلکہ آزمائش کے لئے ہوتی ہے۔

☆ زبان درازی عمر کو کم کرتی ہے۔

☆ نصیحت خواہ کڑوی ہو قبول کرو۔

☆ کتنے نادان ہیں وہ لوگ جو خود تو ماں باپ کی فرمانبرداری نہیں کرتے مگر اپنی اولاد سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں۔

زاویہ نگاہ

☆ مت ملوان سے جو صرف مطلب کے وقت ملتے ہیں۔

☆ مت چلوان کے ساتھ جو راستے میں دغا دیتے ہیں۔

☆ مت جاؤ ایسی جگہ جہاں برائیاں جنم لیتی ہیں۔

☆ مت بیٹھو ایسی جگہ جہاں غلاظت کے انبار ہوں۔

☆ مت پیو ایسی شئے جو صحت کو برباد کردے۔

☆ مت چکھو ایسا ذائقہ جو زندگی کو پامال کردے۔

شجر احساس

☆ قسمت پہیئے کی مانند گھومتی ہے کوئی نیچے آجاتا ہے اور کوئی اوپر، جب تم اوپر آؤ تو نیچے والوں کا ہاتھ تھام لو کیوں کہ اگلے چکر میں تمہیں ان کے سہارے کی ضرورت پڑے گی۔

☆ جب جیب خیرات کرکے خالی ہوجاتی ہے تو دل خوشی اور انبساط سے بھر جاتا ہے۔

☆ جو شخص ارادے کا پکا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے موافق ڈھال سکتا ہے۔

☆ بدی کے اندھیرے صرف علم کی روشنی ہی سے چھٹ سکتے ہیں۔

☆ محنت کرنے سے جسم تندرست، دماغ صاف، دل فیاض اور جیب بھری رہتی ہے۔

نشان راہ

☆ انسان خود عظیم نہیں بلکہ اس کا کردار اسے عظیم بناتا ہے۔

☆ سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ فخر نہ کرو۔

☆ نصیحت کڑوی معلوم ہوتی ہے مگر اس کا پھل نہایت شیریں ہے۔

آئینۂ معاشرت

(۱) بعض لوگ شاکی ہیں کہ گلوں میں خار پنہا ہیں لیکن میں شاکر ہوں کہ کانٹوں کے ساتھ پھول بھی ہیں۔

(۲) موجودہ نسل فضا میں پرواز کرسکتی ہے وائرلیس کے ذریعہ گفتگو کرسکتی ہے، ایٹمی طاقت سے فائدہ اٹھاسکتی ہے لیکن بچوں کی تربیت اور پرورش سے عاری ہے۔

(۳) خاموشی اظہار نفرت کا بہترین طریقہ ہے۔

(۴) دوستی کے بندھن کو مضبوط بنانا ہے تو دوستوں سے ملتے رہئے اور اگر بہت مضبوط بنانا ہے تو کبھی کبھار ملئے۔

(۵) انکساری ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ ہم خود کو صحیح پوزیشن میں خدا کے سامنے پیش کرسکتے ہیں۔

(۶) بن بلائے مہمانوں کا خیر مقدم اس وقت ہوتا ہے جب وہ جاچکے ہوتے ہیں۔

قدر و قیمت

☆وقت کی قدر کرو کیوں کہ وقت ہمیشہ یکساں نہیں ہوتا۔

☆سوچنا اور اس پر عمل کرنا منزل کی طرف پہلا قدم ہے۔

☆اپنی زبان کی حفاظت کرنے سے ہی انسان پروقار ہوتا ہے۔

☆احسان کر کے جتانے سے تمام نیکی ختم ہوجاتی ہے۔

☆برے ساتھی سے اکیلا رہنا بہتر ہے۔

☆خودکشی بزدلی کا ثبوت ہے۔

اسلامی آداب

☆کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ انسان کی دل آزاری ہے۔

☆اپنے گناہوں پر شرمندہ ہونا سب سے بڑی توبہ ہے۔

☆ اپنے مال میں سے خیرات کرنا روزی میں خیر و برکت کی ضمانت ہے۔

☆سب سے خوبصورت چیز انسان کا نیک ارادہ ہے۔

☆اس شخص کی مثال جو اللہ کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی مثال جو کہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

☆انسان کا پاک صاف رہنا اس کا نصف ایمان ہے۔

☆حیا ایمان کی نشانی ہے۔

علم کی روشنی

☆علم ایسا موتی ہے، جس کی چمک ماند نہیں پڑتی۔

☆علم ایسی نعمت ہے، جو ہر انسان کو نصیب نہیں ہوتی۔

☆علم ایسی خوشبو ہے جو انسان کے ذہن کو ہمیشہ معطر رکھتی ہے۔

☆علم ایسی روشنی ہے جو بھٹکے ہوئے انسانوں کو صحیح راستہ دکھاتی ہے۔

☆علم ایسی روح ہے جو ہر انسان کو نئی زندگی عطا کرتی ہے۔

☆علم ایسی تلوار ہے جس کی دھار تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے۔

☆علم کی شمع کبھی نہیں بجھتی۔

☆علم ایسا راستہ ہے، جس پر چل کر انسان اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔

☆علم وہ دولت ہے جو پتھر دل انسان کو بھی موم بنا دیتی ہے۔

منتخب اشعار

چراغ بن کے جلا جس کے واسطے اک عمر
چلا گیا وہ ہوا کے سپرد کرکے مجھے

☆

بہت گمان ہے خود یہ تو میرے ساتھ چلو
ہوا کے رخ پر تو چلنا کوئی کمال نہیں

☆

بے خطاؤں کو زمانہ جو سزا دیتا ہے
بے خطا ضد میں سر عام خطا کرتے ہیں

☆

اعمال کا تو اپنے ذرا جائزہ تو لے
کیوں تیرے پیچھے گردش دوراں ہے آج کل

☆

چھپ کے بیٹھی ہوئی ہے موت کہیں
زندگی تیرے شامیانے میں

آندھرا اور تلنگانہ کے قارئین توجہ فرمائیں

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے تمام خصوصی نمبرات اور مولانا حسن الہاشمی کی تمام تصنیفات کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

علاوہ ازیں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ہمارے پاس موجود ہیں، خواہش مند حضرات توجہ فرمائیں اور یہ بات یاد رکھیں کہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ایک قیمتی اسٹاک ہے جو باشعور قارئین کے لئے ہم نے روک رکھا ہے۔ یہ اسٹاک ایک علمی دولت ہے اور ایک قیمتی اثاثہ ہے، ہر اُس شخص کے لئے جو طلسماتی دنیا کی اہمیت اور افادیت کو سمجھتا ہو۔

دفینہ نمبر کی بھی کچھ کاپیاں ابھی موجود ہیں، شائقین طلب کر سکتے ہیں۔ دفینہ نمبر میں دفینہ کی صحیح جگہ معلوم کرنے کے لئے اور دفینہ نکالنے کے لئے سینکڑوں طریقے درج کئے گئے ہیں۔ یہ ایسا قیمتی سرمایہ ہے کہ جسے لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

دفینہ نمبر :ایک ایسی علمی اور معلوماتی دستاویز ہے کہ جس کا ہر پڑھے لکھے انسان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اس نمبر کو اپنے پاس رکھیں، انشاءاللہ کام آئے گا۔

طلسماتی دنیا کے تازہ ترین شمارے بھی بروقت ہم سے طلب کیجئے اور مولانا حسن الہاشمی کی تمام تصنیفات کے لئے بھی ہماری خدمات حاصل کیجئے۔

نصف صدی سے دیانت اور احساسِ ذمہ داری ہماری پہچان ہے اور ہم اس پہچان کو برقرار رکھتے ہوئے علم اور معلومات سے دلچسپی رکھنے والوں کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ''طلسماتی دنیا'' کا اگلا شمارہ بہت اہم ہوگا۔

ہمارا پتہ

SHAMS NEWS AGENCIES

Beside Agra Sweet, Formenwadi, Hyderabad

Contact : 04030680837, Mob. 95964655588

قسط نمبر:۹

اسم اعظم

حسن الہاشمی

اسم اعظم کے ذریعہ مصائب سے نجات حاصل کرنے کے ضمن میں امام طبرانی نے حضرت معاذ بن جبلؓ کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ وہ جمعہ کی نماز میں مسجد نبویؐ میں حاضر نہ ہو سکے، اس کے بعد جب بعد میں حضرت معاذ بن جبلؓ کی ملاقات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپؐ نے دریافت کیا کہ اے معاذ تم جمعہ کی نماز میں موجود نہیں تھے، اس کی وجہ کیا ہے، کونسی مصروفیت مانع رہی۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ذمہ ایک یہودی کا قرض تھا، میں نماز جمعہ میں شرکت کے لئے اور آپؐ سے ملاقات کی غرض سے اپنے گھر سے نکلا، راستے میں وہ یہودی مجھے مل گیا اور اس نے مجھ سے بحث شروع کردی اور میرا وقت ضائع کردیا، مجھے کافی دیر ہوگئی اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ سکا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج میں تمہیں ایک ایسی دعا بتاتا ہوں کہ تم اگر اس کے ذریعہ اپنے رب سے دعا کروگے تو اگر تمہارے ذمہ صبیر کے برابر بھی قرض ہوگا تو وہ اللہ کے فضل وکرم سے ادا ہوجائے گا۔ صبیر ایک پہاڑ کا نام ہے جو یمن میں موجود ہے۔ اس کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے وہ الفاظ بتائے جن کو اس امت کے فقہاء نے اسم اعظم قرار دیا ہے، دعا کے الفاظ یہ ہیں۔ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا تُؤْتِی مَنْ تَشَآءُ مِنْھُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِی رَحْمَۃً تُغْنِیْنِی بِھَا مَنْ رَّحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ۔

اس دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ اے تمام سلطنتوں کے مالک، تو جس کو چاہے اقتدار عطا کرے اور جس سے چاہے اقتدار چھین لے، تو جس کو چاہے عزت بخشے اور جس کو چاہے ذلیل کردے، تمام خوبیاں تیرے دست قدرت میں ہیں تو رات کو دن میں داخل کردیتا ہے اور ان کو داخل رات میں داخل کردیتا ہے تو زندگی کو موت سے ہمکنار کرتا ہے اور موت کو بعد میں زندگی پیدا کردیتا ہے، اللہ تو جس کو چاہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔ اے دنیا وآخرت میں رحم کرنے والے اور اے دونوں جہاں میں اپنے کرم سے نوازنے والے تو دونوں جہاں میں جس کو چاہے عطا کرتا ہے اور جس کو چاہے نعمتوں سے محروم کردیتا ہے، مجھ پر رحم فرمادے اور مجھے دونوں جہاں کی مشکلوں سے نجات عطا کردے۔

بعض صحابہ سے ہی روایت ان ہی الفاظ میں بھی بیان ہوئی ہے لیکن ان میں ان کلمات کا اضافہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّ الدَّیْنِ وَتَوَفَّنِیْ فِیْ عِبَادَتِکَ وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِکَ۔

ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ مجھے مال دار کردے مجھے فقر اور قرض سے نجات دے اور مجھے اپنی عبادت کی اور اپنے راستوں میں جہاد کرنے کی توفیق عطا کردے۔ ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی ان کلمات کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر ان کلمات کے ذریعہ کوئی دعا کی جاتی ہے تو وہ بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت سے سرفراز ہوتی ہے۔

اکثر محدثین نے ان کلمات کو اسم اعظم قرار دیا ہے اور درحقیقت ان کلمات کے ذریعہ جب جب بھی دعا کی جاتی ہے تو بندہ اللہ کے رحم وکرم سے سرفراز ہوتا ہے، رزق میں وسعت پیدا ہوتی ہے، فقر اور تنگ دستی سے نجات ملتی ہے اور قرض کی لعنت سے انسان کو نجات مل جاتی ہے۔ اکابرین کی تقلید کرنے والے لوگ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین رکھنے والے لوگ ان کلمات کا ہر دور میں فائدہ اٹھاتے رہے ہیں اور اللہ کی رحمتوں کا حق دار بنتے رہے ہیں، خصوصاً آج کے دور میں جب کہ لوگ رزق کی تنگی کا شکار ہیں اور مالی مشکلات سے دوچار ہونے کے ساتھ قرضوں میں دبے ہوئے ہیں تو انہیں اس دعا کا اہتمام کرنا چاہئے۔☆

قسط نمبر:۱۱

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

دل میں کیا تڑپ ہو

اس شراب کی لذت سے انسان واقف نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اسے چکھ نہ لے تو بھی یہ کتنی خوشی کی بات ہے ہمارے لئے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے چاہنے والوں میں ہمارا نام شامل ہوگا، یہ کتنی سعادت کی بات ہے، ہمارے وہ حال تو نہیں وہ کیفیات تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بلند رتبے مانگیں لیکن اتنی تمنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے چاہنے والوں میں ہمیں بھی شامل فرمالیں، بس دل کے اندر یہ تڑپ ہو اور انسان لگا ہوا ہو، کیسے کیسے حضرات قیامت کے دن اللہ کے چاہنے والے کھڑے ہوں گے، زندگی انہوں نے نیکی اور تقویٰ کی گزاری ہوگی، اللہ تعالیٰ کی یاد میں پوری پوری زندگی لگائی ہوگی۔

فہرست میں نام کیسے شامل ہو؟

لیکن ایک بات سن لیں کہ اگر ایک بینک میں کسی بندے کا اکاؤنٹ ہے اور مثال کے طور پر اس میں صرف ایک ہزار ڈالر ہوں اب جب اس بینک کے لوگ اپنے کسٹمر کی فہرست بنائیں گے جہاں بلینرس اور ملینرس کے نام آئیں گے وہاں اس ایک ہزار والے بندے کا نام بھی آجائے گا تو بیعت کے ذریعہ انسان اللہ کے یہاں اکاؤنٹ کھولتا ہے جس نے بھی بیعت کرلی اس نے اکاؤنٹ کھول لیا، اکاؤنٹ کھل گیا، اب اس میں ذکر واذکار کے ذریعہ اتباع سنت کے ذریعہ وہ اپنی نیکیوں کو بڑھاتا ہے، پھر اس نسبت کے صدقہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحم فرمادیں گے، اس نسبت کی اللہ لاج رکھ لیں گے۔

اگر اصحاب کہف کا کتا ان کے پیچھے چلا اس کے ساتھ جنت کا وعدہ ہوگیا تو انسان تو بہرحال انسان ہے وہ بھی اگر اللہ والوں کے راستے پر چلے گا اللہ تعالیٰ کی اس پر بھی رحمت کی نظر ہوجائے گی، یہ تو رحمت کی نظر کا مسئلہ ہماری سب محنتیں ایک طرف ہماری محنتوں سے کچھ نہیں بنتا، بنتا تو اللہ کی رحمت سے ہے، ہاں اتنا ہوتا ہے کہ یہ محنتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کردیتی ہیں۔

ایک مثال

اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک بچہ چلنا سیکھ رہا ہے کتنی مرتبہ باپ اس کو کھڑا کر کے یوں کہتا ہے بیٹا میرے پاس آؤ والد کو پتہ ہے یہ نہیں چل سکتا یہ گر جائے گا لیکن وہ بھی یہ چاہتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں آتا ہے میری طرف یا نہیں، والد ہوشیار بیٹھا ہوتا ہے وہ بچے کو گرنے نہیں دیتا بلاتا ہے تو بس اتنا دیکھنا چاہتا ہے کہ قدم اٹھاتا ہے یا نہیں جہاں بچے نے قدم اٹھایا اور ڈگمگایا باپ نے اٹھا کر سینہ سے لگالیا۔ پروردگار کے یہاں بھی یہی معاملہ ہے بلاتے ہیں اپنی طرف (وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَام) اللہ تعالیٰ تمہیں بلاتا ہے سلامتی والے گھر کی طرف اب سلامتی والے گھر میں کیا ہونا ہے محب کی محبوب سے ملاقات ہوئی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے چاہنے والوں کو اپنے عاشقوں کو بلارہے ہیں آؤ بھی میرا دیدار کرنے کے لئے مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے۔

رحمت کب متوجہ ہوگی

ہم نے اپنی طرف سے شریعت سے چلنے کی کوشش کرنی ہے، تقویٰ کی زندگی اختیار کرنے کی کوشش کرنی ہے، بس یہ ہماری طلب ظاہر کرنی ہے اور اس طلب کے ظاہر ہونے پر پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوگی، اس لئے ارشاد فرمایا (وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اَبَدًا) تم میں سے کوئی بندہ کبھی بھی ستھرا نہ ہوتا (اِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاءُ) اللہ جسے چاہتا ہے ستھرا کردیتا ہے تو ستھرا تو انہوں نے کرنا ہے مگر ہم نے اپنے ہاتھ پاؤں ہلا کر اس کی رحمت کو متوجہ کرنا ہے، ذکر واذکار کی پابندی متوجہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو اپنی طرف، تو دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے شوق کو اور بڑھائے ہمیں استقامت کے ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن

بیٹھے گا چین سے اگر کام کے کیا رہیں گے پر
تو تو بس اپنا کام کر پنجرے میں پھڑ پھڑائے جا

اسلام اور آدابِ زندگی

اسلام کی تعریف

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

(۱) اسلام یہ ہے کہ گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(۲) نماز ادا کرو۔

(۳) زکوٰۃ ادا کرو۔

(۴) رمضان کے روزے رکھو۔

(۵) اگر مالی حیثیت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔

(مسلم جلد ۱، ص ۳۲، بیان ارکان الاسلام ودعائمہ العظام)

اسلام اللہ کا سب سے پیارا دین ہے، اسلام حضور نبی کریم ﷺ پر پورا ہو چکا ہے، سارے مسلمان ایک دوسرے کے دینی بھائی ہیں، سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے سارے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری شریف، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ، ح: ۱۰/ کتاب الرقاق، باب الانتہاء عن المعاصی ۶۴۸۴۲، کتاب الایمان باب ای الاسلام افضل، ح: ۱۱)

"جس نے ان پانچوں ارکان پر پوری طرح عمل کیا وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری شریف، کتاب العلم، باب ما جاء فی العلم، ح: ۶۳، مسلم شریف باب السوال عن ارکان الاسلام)

ایمان کی تعریف

ایمان تین چیزوں سے مل کر پورا ہوتا ہے:

(۱) دل سے توحید ورسالت کو سچ سمجھنا۔

(۲) زبان سے اس کی گواہی دینا۔

(۳) اپنے جسم کے اعضاء سے اس پر عمل کرنا

چھ چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کی ذات پر۔

(۲) فرشتوں پر۔

(۳) اللہ کی کتابوں پر۔

(۴) سب رسولوں پر۔

(۵) قیامت کے دن پر۔

(۶) اور تقدیر اچھی ہو یا بری۔ (مسلم شریف، ج ۱، ص: ۲۷)

ایمان صالح عمل سے بڑھتا ہے اور برائی سے گھٹتا ہے۔

(بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۰۱)

اس شخص نے ایمان کا صحیح مزہ پالیا جو اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوا اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر۔ (مسلم شریف ۶۲/۱)

عمل میں اخلاص

مومن کو چاہیے کہ اپنا ہر کام اللہ کی مرضی اور اسی کے حکم کی تابعداری کی نیت سے کرے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَمَا أُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُو اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ" (البینہ، آیت: ۵)

ترجمہ: اور لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی بندگی کریں، اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے دین کو"

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ صرف اتنا ہی عمل قبول کرتا ہے جو صرف اسی کے لئے خاص ہو اور اسی کے لئے رضا کے لئے کیا گیا ہو۔" (نسائی ۴۵/۶)

نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے "وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنا دل ایمان کے لئے خالص کر لیا ہو اور اپنے دل کو تمام آلائشات سے محفوظ رکھا ہو اور اپنی زبان کو سچ بولنے والی، نفس کو حکم الٰہی پر مطمئن اور عادت کو درست اور کان کو حق کے لئے کھلا اور آنکھ کو عبرت کے لئے دیکھنے والی رکھا ہو۔" (احمد ۱۴۷/۵)

مومن کا سب کچھ اللہ کے لئے ہے

مومن کا فرض ہے کہ اپنی زندگی کی ہر چیز اللہ کی مرضی کے لئے کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (الانعام، آیت: ۱۶۲،۱۶۳)

ترجمہ: کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت، اللہ رب العالمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں پہلے درج کا ہوں۔

اور آں حضرت ﷺ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ مُخِّیْ وَ عَظْمِیْ وَ عَصَبِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے لئے جھک گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لئے فرماں بردار ہوا، میرا کان اور نگاہ اور مغز اور ہڈی اور پٹھے سب تیرے لئے جھک گئے۔" (مسلم جلد۱، ص: ۲۶۳، عن علی بن ابی طالب کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب صلوٰۃ النبی ودعاءہ باللیل)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت

ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کے احکام مت کا پابند رہے، اللہ کا ارشاد ہے: اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (النور: ۵۱)

ترجمہ: ایمان والوں کو جب اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر عمل کی دعوت دی جائے تو ان کا جواب صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَ سُنَّۃُ نَبِیِّہٖ۔ (موطا جلد۲، ص: ۸۹۹)

ترجمہ: میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک ان کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوں گے، کتاب اللہ (قرآن مجید) اور سنت رسول اللہ ﷺ۔ (حدیث)

یعنی صرف قرآن اور حدیث دین کی اصل بنیاد ہیں، انہیں میں پورا دین محفوظ ہے۔

والدین کی اطاعت

اللہ کا حق ادا کرنے کے بعد ہر مسلمان پر اس کے والدین کا حق ادا کرنا فرض ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ (الاسراء، آیت: ۲۳)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو۔

والدین کے ساتھ نیکی حسب ذیل طریقے پر کی جاتی ہے:

(۱) جب ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بوڑھے ہو جائیں تو ان کو "اُف" نہیں کہنا چاہئے۔

(۲) ان کو ڈانٹنا نہیں چاہئے۔

(۳) ان سے ادب کے ساتھ بات کرنی چاہئے۔

(۴) ان کے لئے اطاعت کا باز و محبت سے جھکانا چاہئے۔

(۵) ان کے حق میں رحمت و پیار کی دعا کرنی چاہئے (ترجمہ آیت ۲۴، بنی اسرائیل)

(۶) ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔ (بخاری شریف)

(۷) ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ (نسائی ۱۱/۲)

(۸) شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔ (بخاری شریف)

حسنِ نیت

عمل کرنے سے پہلے اپنی نیت کو پاک صاف کرنا چاہئے کیوں کہ جیسی نیت ہوگی ویسا ہی عمل کا بدلہ ملے گا۔ آں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "بے شک تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو ایسا بدلہ ملے گا جیسی اس نے نیت کی ہے۔"

ارشاد نبوی ﷺ ہے: لوگ قیامت کے دن اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائیں جائیں گے۔ نیز فرمایا: جو شخص یہ نیت کرکے سویا ہو کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے گا لیکن نیند کے غلبہ سے جاگ نہ سکا تو اس کے

لئے تہجد کی نماز کا ثواب لکھا جائے گا اور اس کی نیند اللہ کی طرف سے صدقہ ہوگی۔

صبر واستقامت

نیکیوں پر قائم رہنا اور صبر وشکر کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرنا مومن کی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْ وَ صَابِرُوْا۔ (آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر کرو اور جمے رہو۔

اور آں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اور مومن کا معاملہ بھی کتنا عجیب ہے کہ ہر کام میں خیر وبرکت ہے اور صرف مومن ہی کے لئے ہے کہ اگر اسے خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ اس کے حق میں بھلائی ہوتی ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بھلائی ہوتی ہے۔ (مسلم ۲۲۹۵/۴)

سچائی

سچائی مومن کی فطرت ہے، سچ بولنا، سچ پر عمل کرنا، سچ پر قائم رہنا ایمان کا لازمہ ہے۔ سچائی میں نجات ہے اور جھوٹ میں ہلاکت ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: میرے لئے اپنی طرف سے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

(۱) جب بات کرو سچ بولو (۲) وعدہ کرو تو پورا کرو (۳) امانت لو تو پوری ادا کرو (۴) اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو (۵) اپنی نگاہوں کو پست کرو (۶) ظلم اور برائی سے اپنے ہاتھوں کو روکو۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: سچائی پر قائم رہو، سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے" (الحدیث، مسلم ۲۰۱۳/۴)

حیاء

نفس کو برائی سے روکنے والی طاقت وعادت کا نام حیاء ہے، حیاء ایمان کا جزء ہے، حیاء سے بھلائی پیدا ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے" حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں پہنچائے گا اور بدکلامی ظلم ہے اور ظلم کا انجام جہنم ہے۔ (مسند احمد ۹/۲)

فرمایا: ہر دین کا اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔ (ابن ماجہ)

نیز فرمایا: اللہ سے حیاء کرو جیسا کہ حق ہے اور وہ حق یہ ہے کہ تم اپنے سر کی حفاظت کرو اور اس کے آس پاس کی یعنی سر کے ساتھ آنکھ، زبان اور منہ کی برائیوں سے بچو اور پیٹ اور اس کے دائرۂ عمل کی حفاظت کرو یعنی حرام کھانے، بدکاری کرنے سے اس کو محفوظ کرو اور موت اور دنیا کی تباہی کو یاد کرو اور جسے آخرت پیاری ہوگی وہ دنیا کی زیب وزینت چھوڑ دے گا۔ جو ایسا کرے گا وہ حیاء کا پورا حق ادا کرے گا۔ (ترمذی ۲۳۷/۴)

حیاء جس چیز میں شامل ہوتی ہے اس کو خوبصورت بناتی ہے۔ (الحدیث، احمد ۱۶۵/۳)

اہل وعیال سے محبت

مسلمان کے دینی فرائض اور آداب میں سے یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی، بچوں اور متعلقین کے ساتھ شفقت ومحبت کا برتاؤ کرے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے" تم میں وہ اچھا ہے جو اپنی بیوی بچوں کے لئے اچھا ہے اور میں تم میں اپنے اہل وعیال کے لئے سب سے اچھا ہوں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے دو بچیوں کی پرورش کی (دوسری روایت میں تین بچیوں کا ذکر ہے) ان کو تعلیم دی، ادب سکھایا، اچھی طرح پرورش کر کے شادی کر دی تو جنت میں داخل ہوگا۔ (احمد ۱۴۸/۳)

یہی ثواب اس آدمی کا ہے جس نے صرف ایک بچی کی پرورش کی ہے۔

حضور ﷺ اپنے پیارے نواسے حسن اور حسینؓ کو اپنی دونوں رانوں پر بٹھا کر فرماتے تھے: اے اللہ! میں ان بچوں سے پیار کرتا ہوں تو بھی انہیں پیار فرما۔ (بخاری ۲۱۶/۴)

خیر خواہی

مسلمان کے دینی آداب میں سے ہے کہ وہ سب کا بھلا چاہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے: دین خیر خواہی کا نام ہے، ہم نے پوچھا کن کے لئے خیر خواہی یا رسول اللہ؟ فرمایا: اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے اور پیشوایان اسلام کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حسب ذیل چیزوں پر عمل کرنے کی بیعت کی:

(۱) نماز قائم کرنے پر۔ (۲) زکوٰۃ ادا کرنے پر۔
(۳) اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر۔ (مسلم ۱؍۷۵)

نیز فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک سچا مومن نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مسلم ۱؍۶۷)

اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنا

مسلمان کا دینی فریضہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا مددگار اور ہمدرد بنے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو دشمن کے حوالے کرے، جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے اللہ اس کی ضرورت پوری کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی مشکل کو دور کردے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مشکل دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا عیب چھپا لے گا۔ (بخاری و مسلم ۳؍۳۹۸، ۱۹۹۶)

نیز فرمایا اور اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ (مسلم ۴؍۲۰۷۴، ابوداؤد ۵؍۲۳۴)

زبان کی حفاظت

مومن کا فرض ہے کہ اپنی زبان کو لعنت، غیبت، بدکلامی اور جھوٹ سے محفوظ رکھے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ”مومن کو چاہئے کہ اچھی بات بولے ورنہ چپ رہے۔ (بخاری ۷؍۷۸)

نیز فرمایا: مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش بکنے والا اور بیہودہ گو نہیں ہوتا۔ (ترمذی ۴؍۳۵۰)

نیز فرمایا: پاکیزہ بات صدقہ ہے۔ (احمد ۲؍۳۱۲)

نیز فرمایا سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری ۱؍۸)

السلام علیکم کہنا

”السلام علیکم“ اسلام کا شعار اور مومن کے لئے اللہ کی طرف سے برکت و سلامتی کا انعام ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے: فَـاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً. (النور:۶۱)

ترجمہ: جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں پر سلام کرو، یہ دعا خیر اور اللہ کی طرف سے خیر اور برکت ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”لوگو! سلام کو رواج دو، کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں کا حق ادا کرو اور رات کو نماز پڑھو، جب لوگ سوئے ہوئے ہوں جنت میں سلامتی سے داخل ہوجاؤ گے۔ (ترمذی ۴؍۶۵۲)

نیز فرمایا: سوار آدمی پیدل چلنے والوں پر سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے پر اور کم آدمی زیادہ آدمیوں پر اور چھوٹا بڑی عمر والے کو سلام کرے۔ (بخاری ۷؍۱۲۷)

نیز فرمایا وہ افضل ہے جو لوگوں کو پہلے سلام کرے۔ (ابوداؤد ۵؍۳۸۰)

ملاقات کے وقت مصافحہ

مصافحہ کرنا اور ہنستے ہوئے چہرے سے اپنے بھائی کا استقبال کرنا اور بچے کو بوسہ دینا اور سفر سے آنے والے کے ساتھ معانقہ کرنا اسلامی آداب کا ایک اہم رکن ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ ان دونوں کو بخش دیتا ہے۔ (ابوداؤد ۵؍۳۸۸)

حضرت زید بن حارثہؓ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے اور آپ ﷺ سے ملے تو آپ ﷺ بھی ان کی طرف لپک کر گئے۔ (ابوداؤد)

نیز فرمایا: کسی نیکی کو چھوٹا مت سمجھو، یہاں تک کہ اپنے بھائی سے ملو تو ہنستے چہرے سے ملو۔ (مسلم ۴؍۲۰۲۶)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ جب آپس میں ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب سفر سے لوٹتے تو استقبال کرنے والے معانقہ کرتے تھے۔ (طبرانی)

اچھا اخلاق

سچے مومن کی پہچان یہ ہے کہ اس کا اخلاق اچھا ہو، نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ نیکی اور گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا

نام ہے اور برائی وہ ہے جو تمہارے دل میں چھپے اور تم اسے لوگوں کو بتانا پسند کرو۔ (مسلم ۱۹۸۰/۳)

نیز فرمایا: قیامت کے دن بندے کی میزان عمل میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی دوسری چیز نیکی نہیں۔ (ترمذی ۳۶۲/۴)

نیز فرمایا: قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور مجھ سے قریب رہنے والے وہ ہوں گے جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ۳۵۳)

نیز فرمایا: خوش خلق آدمی اپنے اچھے اخلاق سے رات کے تہجد گزار اور دن کے روزہ داروں کا درجہ پالیتا ہے۔ (ابوداؤد ۱۴۹/۵)

وعدہ پورا کرنا

مسلمان کا دینی فرض ہے کہ وہ اپنے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور وعدہ پورا کرو، وعدہ کے بارے میں اللہ کے یہاں پوچھا جائے گا۔“ (الاسراء:۳۴)

جو لوگ وعدہ کر کے پورا نہیں کرتے وہ منافق ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے ”منافق کی پہچان تین عادات ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب امانت پائے تو خیانت کرے۔“ (مسلم ۷۸/۱)

نیز فرمایا: مجھ کو چھ باتوں کی ضمانت دو میں تم کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں:

(۱) جب بات کرو تو سچ بولو

(۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔

(۳) جب امانت پاؤ تو ادا کرو۔

(۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

(۵) اپنے ہاتھوں کو برائی سے روکو۔ (احمد ۳۲۳/۳)

(۶) اپنی نگاہوں کو پست کرو۔ (احمد ۳۲۳/۵)

ارشاد نبوی ﷺ ہے ”جو امانت دار نہیں اس میں ایمان نہیں اور جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا دین نہیں۔“ (شعب الایمان)

☆☆☆

ارشاداتِ رسول ﷺ

❁ قرآنِ حکیم میں تم سے پہلے کی خبریں تمہارے بعد کی پیشین گوئیاں اور تمہارے درمیانی حالات کے احکامات ہیں۔

❁ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاکت میں مبتلا ہوں گے۔ ایک محبت میں حد سے بڑھنے والے اور دوسرے مجھ پر جھوٹا بہتان باندھنے والے۔

❁ دل کبھی عبادت کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ کبھی عبادت سے اُچاٹ ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب مائل ہوں تو مستحبات پر بھی توجہ دو اور جب اچاٹ ہوں تو واجبات پر اکتفا کرو۔

❁ تمہارا قاصد تمہاری عقل کا ترجمان ہے اور تمہاری طرف سے کامیاب ترجمانی کرنیوالا تمہارا خط ہے۔

❁ بے وقوف کی ہمنشینی اختیار نہ کرو کیوں کہ وہ تمہارے سامنے اپنے کاموں کو سجا کر پیش کرے گا اور چاہے گا کہ تم اس کے لئے ہو جاؤ۔

❁ طمع کرنے والا ذلت کی زنجیروں میں گرفتار ہے۔ جس کو حیا نے اپنا لباس پہنادیا ہے اس کے عیب لوگوں کے سامنے نہیں آسکتے۔ کیوں کہ وہ گناہ چھپ کر کرتا ہے۔

❁ جس کی نظروں میں خود اپنے نفس کی عزت ہوگی وہ اپنی نفسانی خواہشوں کو بے وقعت سمجھے گا۔

❁ بھوکا بھیڑیا بکریوں کے گلّے کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جس قدر رتباہی ایمان کیلئے حسد لاتا ہے۔

❁ ہر شخص کی قیمت اس ہُنر سے ہے جو اس کی ذات میں موجود ہے۔

☆☆☆

تحفہ امامیہ

نقش سورہ زاریات برائے دفعہ تنگ دستی

یہ سورہ قرآن پاک کا پارہ نمبر ۲۶ سورہ نمبر ۵۱ رکل آیات ۶۰ر ہیں۔ یہ قرآن مجید کا مجرب ترین سورہ ہے اس سے رزق کے بند دروازے کھل جاتے ہیں غیب سے رزق کی فراوانی ہوتی ہے تمام حاجات پوری ہوتی ہیں ملازمت اور ویزہ کی رکاوٹ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں۔ حضرت محمد ﷺ اور حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص دن یا رات میں اس سورہ کی تلاوت کرے گا اس کا رزق آسان اور وسیع ہوگا غربت و افلاس سے نجات پائے گا۔ کامیابی کے لئے سورہ الزاریات کے دو عدد نقش سعد وقت میں لکھیں ایک گلے میں پہنے دوسرا قرآن پاک میں رکھیں۔

قوله جبرائیل بسم اللہ الرحمن الرحیم عزرائیل

۳۹۸۴۹	۳۹۸۴۴	۳۹۸۵۱
۳۹۸۵۰	۳۹۸۴۸	۳۹۸۴۶
۳۹۸۴۵	۳۹۸۵۲	۳۹۸۴۷

اسرافیل الٰہی بحق محمد و آل محمد فلاں بن فلاں کے رزق میں اضافہ فرما میکائیل

فروانی رزق کے لئے

رزق کے لئے یہ عمل حضرت رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے اس کے وسیلہ سے سات پشتوں تک رزق پہنچتا ہے غیب سے رزق کی فروانی ہوتی ہے۔ تین مرتبہ صبح تین مرتبہ شام کو مع اول و آخر تین مرتبہ درود پاک پڑھیں۔

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَارَبِّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ٥

رزق کے لئے یہ مجرب ترین ہے یہ بھی سرور کائنات ﷺ سے منسوب ہے روزانہ تین مرتبہ جمعہ کے دن ۷۰ر مرتبہ تلاوت کریں۔ حاجت مندوں جان لو یہ ایک خزانہ ہے غیب کا، کنجی ہے خزانہ الٰہی کی۔ رزق عالم آپ کو رزق کی خوشخبری دے گا۔ الٰہی آمین۔

یَامُفِیْدُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ٥

شادی کے لئے سورۂ احزاب

اگر کسی کی شادی میں رکاوٹ ہو، رشتے آکر جاتے ہوں یا بات بنتے بنتے رہ جاتی ہو تو ایسے میں سورۂ احزاب خالص زعفران سے لکھ کر یا ہرن کی کھال پر نقش تیار کر کے اونچی جگہ رکھ کر ۴۰ر دن تک تلاوت کریں انشاء اللہ بچیوں کے بند نصیب کھل جائیں اچھی جگہ سے رشتے آنا شروع ہو جائیں گے یہ عمل بھی رسول پاک ﷺ سے منسوب ہے۔ جن کو بھی دیا ہے سب کے رشتے ہوگئے ہیں اس کے علاوہ سورۂ الزاریات کی آیت نمبر ۴۹ر وَمِنْ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ : سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر ۳۹۔۴۰ر وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ سے مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰکَ فُتُوْنًا تک لکھ کر گلے میں ڈالیں خاص زعفران سے لکھیں۔

الٓمّٓ الٓمّٓصٓ الٓرٰ الٓمّٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمّٓ
طٰسٓ یٰسٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ نٓ
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْزَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

قوله یا جبرئیل

۸۸۸۱۴	۸۸۸۱۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۰۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۱۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲
۸۸۸۱۶	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱

یا میکائیل نام بمعہ والدہ لکھیں

برائے حاجت اسم اعظم

کسی بھی حاجت کے لئے یہ دعا اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے۔ کتاب نہج الدعوت میں ہے کہ حضرت اما موسیٰ کاظمؑ کا فرمان ہے کہ ان کلمات میں اسم اعظم پوشیدہ ہے کسی بھی حاجت، پریشانی مصیبت میں کثرت سے ورد کریں ہر نماز کے بعد اس دعا کو اپنا وظیفہ بنائیں آپ رسول خدا ﷺ حجر اسماعیل پر میزاب رحمت کے نیچے سجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے دعا اسم اعظم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥ یَا نُوْرُ یَا قُدُّوْسُ یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا حَیُّ لَا یَمُوْتُ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیُّ یَا حَیُّ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْعَزِیْزِ الْمَتِیْنِ٥

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ناکامی کی وجہ

سوال از: خدیجہ ــــــــ احمد آباد

بعد سلام کے یہ خط میں بہت یقین کے ساتھ لکھ رہی ہوں، مولانا طلسماتی دنیا بہت سالوں سے پڑھتی ہوں اور آپ پر بھی بہت یقین رکھتی ہوں کہ آپ ایک سچے اور ایماندار مولانا ہیں، اس لئے یہ خط لکھ رہی ہوں، مولانا میرے سب سے چھوٹا بیٹا جس کا نام "ہود" ہے، ان کی پیدائش ۱۹۹۵ء۔۱۲۔۸ بروز جمعہ کو ہوئی ہے، اب پریشانی یہ ہے کہ انہوں نے دسویں اور بارہویں کا امتحان سب اچھے طریقے سے دیا ہے اللہ کامیاب کرے، اب چار سال سے انجینئرنگ میں ہے لیکن کچھ بھی کامیابی نہیں ملتی، چار سالوں میں ان کے دو سال بھی پورے نہیں ہوئے ہیں، جس سے وہ مایوس ہو گئے ہیں اور مایوسی انہوں نے کئی بار خودکشی کی کوشش بھی کی۔ مولانا آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس کی وجہ سے میرے لڑکے کی زندگی میں پھر سے امن آجائے، میں بہت امید کے ساتھ یہ خط لکھ رہی ہوں امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے اور میرے اور میرے بیٹے کے لئے دعا ضرور کریں گے، آمین۔

جواب

اس طرح کی صورت حال میں کسی بھی معاملے میں پے در پے ناکامی کی وجہ نظر بد اور لوگوں کی ہائے ہائے بھی ہو سکتی ہے، نظر بد، جادو اور آسیبی اثرات سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے، اس لئے وقتاً فوقتاً اس کا تدارک کرتے رہنا چاہئے، سات سرخ مرچ لے کر جو بالکل سیدھی ہوں، مڑی مڑی نہ ہوں اور مرچیں بالکل درست ہوں، درمیان سے چٹخی ہوئی بھی نہ ہوں، ہر ایک مرچ پر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں۔

وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○

اس کے بعد ان ساتوں مرچوں کو سیدھے ہاتھ کی مٹھی میں بند کر کے صاحب زادے کے سر سے پیروں کی طرف سات مرتبہ اتار کر جلا دیں، انشاء اللہ اسی وقت نظر بد سے نجات ملے گی۔ اکثر ماں باپ اور چاہنے والوں کی بھی نظر لگ جاتی ہے اسلئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جب کسی اچھی بات سے متاثر ہو کر والدین یا کسی کو چاہنے والے بچوں کی طرف پیار سے دیکھیں تو "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" ایک بار پڑھ لیا کریں، اس آیت کی برکت سے، بچہ نظر لگنے سے محفوظ رہے گا۔

آج کے دور میں بچوں کے بھٹک جانے یا احساس کمتری میں مبتلا ہو جانے یا کسی وجہ سے مایوس محض ہو جانے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ماں باپ اپنے بچوں کو صحیح تربیت نہیں دے پاتے اور اس کی بنیادی وجہ بے جا اور غیر ضروری مصروفیات ہیں، بچوں کی صحیح تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ماں باپ دونوں یا دونوں میں سے کوئی ایک روزانہ کسی وقت بچوں کو لے کر بیٹھے اور انہیں اپنے خاندان کے بارے میں اور اپنے دین اور اسلامی قوانین کے بارے میں بتائے اور زندگی کے اصل مقصد پر روشنی ڈالے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ آج کل بچوں کو نانا نانی اور دادا دادی کے نام بھی معلوم نہیں ہوتا اور دین کی بنیادی معلومات سے بھی اکثر

بچے نابلد ہوتے ہیں۔

ایک بات سبھی والدین کو یاد رکھنی چاہئے کہ اسکولوں میں تربیت نہیں ہوتی اور تعلیم بھی ایک واجبی سی ہوتی ہے جو بچے ہوم ورک کرتے ہوئے اپنے والدین کی نگرانی سے محروم ہوں وہ کبھی ترقی نہیں کرپاتے، وہ کسی نہ کسی طرح امتحانات میں پاس تو ہوجاتے ہیں لیکن استعداد اور قابلیت سے محروم ہی رہتے ہیں، آپ کے بچے کا خودکشی کے بارے میں سوچنا اس بات کی علامت ہے کہ بچہ والدین کی مکمل نگرانی، توجہ اور گرفت اور جزا اور سزا کے احساس سے تہی دامن ہے، آپ کو وقتاً فوقتاً بچے کو یہ بھی سمجھانا چاہیے کہ زندگی اور وقت کسی بھی انسان کی ملکیت نہیں ہے بلکہ زندگی اور وقت خدا کی امانت ہے اور اس امانت میں خیانت کرنا گناہ کبیرہ ہے، اسی لئے خودکشی کو حرام قرار دیا گیا ہے، دوسرے کا قتل کرنا ہو یا خود اپنا یہ اللہ کی بہت بڑی نافرمانی ہے۔ زندگی اللہ کی عطا کردہ سب سے بڑی نعمت ہے، ہم دوسروں کو زندگی سے محروم کردیں یا خود اپنے آپ کو تو بہت بڑی سرکشی ہے اور اس سرکشی کی سزا دائمی جہنم ہے، خودکشی یا قتل وہ لوگ کرتے ہیں جو مایوسی کا شکار ہوں یا پھر بزدل ہوں اور ان دونوں چیزوں کی دین اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے، مایوسی کفر ہے۔ قرآن حکیم میں فرمادیا گیا وَلَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ۝

اللہ کی رحمتوں سے ناامید مت ہو اللہ کی رحمتوں سے صرف کافر ہی مایوس اور ناامید ہوتے ہیں اور دین اسلام میں بزدلی کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہے، بزدل وہ ہوتا ہے کہ جس کو اپنے مالک وخالق پر کوئی بھروسہ نہ ہو اور جو اللہ کے ماسوا ہر ایک سے ڈرتا ہو اور خوفِ زدہ رہتا ہو، آپ اپنے بچے کی دینی تربیت جاری رکھیں تاکہ وہ مایوسی کا، بزدلی کا شکار نہ ہو اور خودکشی جیسی نامردی اور بزدلی جیسے ارادے اس کے ذہن کے قریب نہ پھٹکیں۔

ہمارا مشورہ ہے کہ بچے کا نام بدل دیں، یہ نام اس پر بھاری پڑرہا ہے، اگر بچہ تیار ہو تو اس کا نام بدل دیں، نام بدلنے میں آپ کو تھوڑی زحمت ہوگی لیکن اس کے اثرات اچھے مرتب ہوں گے اور بچے کو ناگہانی پریشانیوں اور الجھنوں سے نجات ملے گی، نام اچھا ہے لیکن بچے پر یہ منفی اثرات مرتب کررہا ہے، لہٰذا اس پر غور فرمالیں۔

دین کے تقاضے کچھ اور بھی ہیں

سوال از: سید الیاس ———— بنگلور

میں سید الیاس ابن مرحوم سید امیر جان صاحب ساکن ''ایچ بی آر لے آؤٹ بنگلور نمبر ۸۴۔

دراصل تقریباً ایک سال کی مدت گزرنے کو ہے کہ میرے گھر کے اندرونی وبیرونی حالات ناقابل اطمینان ہوچکے ہیں، حالانکہ گھر کا ماحول الحمدللہ دین داری والا ہے، گھر کے سبھی افراد پرہیزگار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں لیکن پتہ نہیں ہم سے کسی بات پر اللہ تعالیٰ ناراض تو نہیں ہوگیا یا ہمارا گھرانہ کسی کی نظربد یا کرنی کرتوت کا شکار تو نہیں ہوگیا، کیوں کہ کاروباری سطح اپنے معمول سے نیچے ہے اس کے علاوہ کچھ قرض دار بھی ہیں اور اکثر لوگوں کے پاس ہماری امانت اور پیسہ پھنسا ہوا ہے اور وہ ہمارے حالات جانتے ہوئے بھی واپس نہیں لوٹاتے، مزید یہ کہ گھر میں یکے بعد دیگرے افراد خانہ کی صحتوں کا اکثر خراب رہنا، کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان مسائل سے کیسے نمٹوں، رب العالمین کی طرف سے اپنی امید سے بھری ہوئی نگاہیں لگائے ہوئے منتظر رحمت خداوندی ہوں، اکثر نمازوں کے بعد مساجد میں خط کے ذریعہ دعا بھی کرائی۔

آپ سے بھی بڑی التجا کے ساتھ دعا خیر کا طالب ہوں کہ رب العزت اپنے مخلص اور نیک بندوں کی اپنی بارگاہ عظیمہ میں ہاتھ پھیلانے کی لاج ضرور رکھتا ہے، دعا فرمائیں کہ رب العالمین موجودہ ابتلاؤں سے مجھے میرے گھر والوں سمیت نجات عطا فرمائے اور مجھے اپنے فضل وکرم سے ثابت قدمی عطا فرمائے اور دارین میں اپنی رضامندی اور خوشنودی سے سرفراز فرمائے، آمین۔

جواب

نماز روزہ اپنی جگہ ہے اور نماز روزے کی برکتیں بھی اپنی جگہ ہیں لیکن اسباب وعلل کی اس دنیا میں ایک مسلمان کو چوکنا اور محتاط ہوکر زندگی گزارنی چاہئے اور ہر اس چیز سے خود کو بچانا چاہئے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہیں، نماز روزہ بھی اگر ہمیں اللہ کی نافرمانیوں سے نہ بچاسکے تو پھر نماز روزے کا مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے۔ قرآن صراحتاً یہ کہتا ہے کہ نماز بندے کو ہر نافرمانی اور فحش باتوں سے باز رکھتی ہے لیکن دیکھنے میں تو

یہ آتا ہے کہ پابندی سے نماز پڑھنے والے اللہ کی تمام نافرمانیوں میں مبتلا نظر آتے ہیں، نمازی جھوٹ بولتے ہیں، غیبتیں کرتے ہیں، ایک دوسرے پر تہمتیں اچھالتے ہیں، حسد کرتے ہیں، مقدموں میں جھوٹی گواہی دیتے ہیں، ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے ہیں، ایک دوسرے کا برا چاہتے ہیں اور ہر طرح کی عیاری اور مکاری کا شکار نظر آتے ہیں، خدانخواستہ ہم آپ پر کوئی شک نہیں کررہے ہیں ہم اپنے اور مسلمانوں کے عمومی حالات کا ذکر کررہے ہیں جو اسی طرح کے ہیں، آج دنیا میں مسلمانوں کی جو درگت بن رہی ہے اور مسلمان جس ذلت ومسکنت کا شکار نظر آرہے ہیں وہ سبھی پر عیاں بیاں ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اللہ کے اور اس کے رسول کے نافرمان ہوگئے اور ہماری نمازیں اور ہمارے حج زکوٰۃ اور روزے ہمیں اُن برائیوں سے نہیں روک پارہے ہیں جو دنیا وآخرت میں بربادی کا سبب بنتی ہیں، ہر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے حالات کا جائزہ لیتا رہے اور کسی نیکی کی وجہ سے کسی زعم میں مبتلا نہ ہوں۔ آج ہم سب کا حال یہ ہے کہ چند نیکیاں کرکے خود کو دین کا ٹھیکیدار اور اللہ میاں کا خاص رشتے دار سمجھ بیٹھتے ہیں جب کہ اللہ کی نظروں میں ہماری اوقات بہت گئی گزری ہے۔ اگر اللہ کی نظروں میں کوئی مقام ہوتا تو ہم اس درگت اور اس ذلت وخواری کا شکار نہ ہوتے۔

نماز کے تو آپ پابند ہی ہیں بس ہر فرض نماز اپنی ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا معمول بنالیں اور مغرب کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں اور پڑھتے وقت سر کے بالوں میں یا داڑھی میں کنگھا کیا کریں روزانہ اگر ظہر کی نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۴۵۰ مرتبہ اور جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ سو مرتبہ پڑھ لیا کریں تو بہتر ہے، انشاء اللہ ان چند وظائف کے اہتمام سے آپ کا بیڑہ پار ہوجائے گا قرض وصول بھی ہوگا اور ادا بھی۔

ہماری بطور خاص گزارش ہے کہ قرض لینے سے حتی الامکان احتراز کریں، قرض ایسی لعنت ہے جو انسان کا سکون اور نیند حرام کردیتی ہے، فاقہ کرلیں یا کسی بھی خوشی اور ارمان کا گلا گھونٹ دیں، لیکن خود کو قرض سے دور رکھیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو تمام مسائل اور مصائب سے نجات عطا کرے۔

تین سوال

سوال از: محمد ادریس قاسمی ——— شاجاپور

لکھنا ضروری یہ ہے کہ میں آپ کے پاس دو خط روانہ کرچکا ہوں لیکن ابھی تک میرے پاس خط کا جواب نہیں آیا ہے، ضروری تحریر یہ ہے کہ درود تنجینا کونسا درود ہے، ہم کو لکھ کردیں گے، آپ نے حصار قطبی کی زکوٰۃ میں لکھا ہے (۲) دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم ہندو کسی مسلم بھائی پر جادو کرے تو اس کے لئے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے کہ کوئی اثر نہ ہو اگر انسان جاہل ہو تو کونسا تعویذ حفاظت کے لئے گلے میں ڈال سکتا ہے۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ ایک عورت سے خبیث جنات جانے کا نام نہیں لیتا اور روزانہ تکلیف دیتا ہے اس کے نجات کے لئے کونسا عمل کریں گے، ان تینوں مسئلوں کا جواب ضرور دیں گے۔

جواب

جن خطوں کا جواب کسی وجہ سے نہیں دیا جاسکا اس کے لئے ہم آپ سے معذرت چاہتے ہیں، بطور طالب علم یہ عرض ہے کہ دانستہ تو کسی کے خط کو نظر انداز نہیں کیا جاتا، کبھی مصروفیت کی وجہ سے اور کبھی خط رَل جانے کی وجہ سے سوال کرنے والے حضرات جواب سے محروم رہ جاتے ہیں جو ہمارے لئے بھی باعث افسوس ہے اور اس صورت میں ہم معذرت اور اظہار شرمندگی کے سوا کچھ نہیں کرسکتے، جب کہ ہماری کوشش یہی رہتی ہے کہ ہم لوگوں کی الجھنوں کا سدباب کریں اور انہیں تشفی بخش جواب دے کر انہیں مطمئن کریں، آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنی ہی بار ایسا ہوتا ہے کہ سوال مختصر ہوتا ہے لیکن ہم اس کا جواب مفصل دیتے ہیں اور جب تک اپنے جواب سے ہم خود مطمئن نہیں ہوجاتے ہمارا قلم چلتا ہی رہتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ کو درود تنجینا کا علم نہیں ہے، یہ بہت معروف ومشہور درود ہے اور یہ ہمارے قاسمی بزرگوں کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ اس درود کے بے شمار فائدے ہمارے بزرگوں نے لکھے ہیں اور ہم نے کئی بار ان پر روشنی ڈالی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ

الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَاحَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَا اِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر. اس درود کو اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو سات دن کے اندر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوگی، مصائب اور مشکلات کے زمانہ میں اس کا ورد روزانہ تین سو مرتبہ کرنا چاہئے۔ یہ وہ درود ہے جس کی تلقین خواب میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی اور یہ درود ہمارے بے شمار اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔

جادو کسی طرح کا ہو اس کا توڑ "سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم" سے کیا جا سکتا ہے۔ سات کنوؤں کا یا سات مسجدوں کا پانی لے کر اس پر دو سو مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کر دیں اور اس پانی سے مریض کو نہلا دیں، اس کے بعد "سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم" کا نقش مریض کے گلے میں ڈلوا دیں، سات چھوارے لیں، ہر چھوارے پر سات مرتبہ یہی آیت پڑھ کر دم کر دیں، سات مسجدوں کا پانی لے کر اس پر دو سو مرتبہ "سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم" پڑھ کر دم کر دیں، مریض کو تاکید کریں کہ وہ روزانہ عصر کے بعد ایک چھوارہ کھائے اور پڑھا ہوا پانی پی لے، انشاء اللہ سات دن میں جادو کا اثر ختم ہو جائے گا، اگر مریض خود بھی دو سو مرتبہ یہ آیت پڑھتا رہے تو بہتر ہے ورنہ کوئی بھی پڑھ کر اس پر دم کر سکتا ہے، جادو کسی پر ہندو کرے یا مسلمان جادو حرام ہے اور اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے آیات قرآنیہ سے ہی استفادہ کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

"سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم"			
۱۳۱	۱۳۷	۹۰	۴۶۰
۹۱	۴۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۴۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۴۵۷	۸۹

جنات کو دفع کرنے کے لئے اصحاب کہف کا نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں اور سات دن تک روزانہ ان کے کان میں اذان اور ایک کان میں اقامت پڑھیں۔ ۴۰ مرتبہ معوذتین پڑھ کر پانی پر دم کر کے عورت کو صبح شام پلائیں انشاء اللہ جنات سے نجات مل جائے گی۔

راقم الحروف کی مرتب کردہ کتاب کشکول عملیات کو پیش نظر رکھیں اور اللہ کے پریشان حال بندوں کی خدمت کا تہیہ کر لیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو خدمت خلق کی توفیق دے اور آپ کے ہاتھ میں شفا عطا کرے، آج کل مسلمانوں کی روحانی عملیات کے خدمت کرنا وقت کا تقاضہ ہے۔

احساسِ ذمہ داری کے لئے

سوال از: محمد جعفر عبدالغنی۔ بھیونڈی تھانے ــــــــ ممبئی

میں محمد جعفر عبدالغنی، ٹی نمبر .TN 848 میں بھیونڈی تھانے (ممبئی) میں رہتا ہوں آپ کا ایک شاگرد ہوں، ایک شاگرد ہونے کے ناطے میں سب ریاضتیں اور چلہ کشی تقریباً مکمل کیا ہوں، آخری چلہ جو سورۂ یٰسین کا بھی مکمل کیا ہوں، آپ اجازت بھی دیئے ہیں علاج معالجہ کرنے کی، میں بھی خدمت خلق میں مشغول ہوں، اللہ کے فضل و کرم سے لوگوں کو شفا ہو رہی ہے، اجازت نامہ کی خواہش ہے، مسلم اور غیر مسلم سبھوں کو تقریباً شفا ہو جاتی ہے۔ اسماء حسنیٰ اور قرآن مجید کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں، آپ ایک خاکہ بنا کر دیئے تھے اس سے بھی علاج کرتا ہوں، علم الاعداد سے اس کی ضرورت مندوں کو نقوش دیتا ہوں، انشاء اللہ شفا ہوتی ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ ہمارے استاد محترم عزیزم کی صحت تندرستی سلامت رہے اور آپ سے گزارش ہے کہ آپ کی خصوصی دعاؤں میں ناچیز کو بھی شامل کریں اور ہمارے فن میں مزید نکھار آئے، حوصلہ اور ہمت قائم رہے۔

مندرجہ ذیل مریض ہیں، ایک مشورہ آپ سے چاہتے ہیں عنایت فرمائیں، علاج کی خاطر دیوبند آنا چاہتے ہیں۔

مریض کا نام: ظہور خاں ابن سلیمہ، شوہر (جن کا اثر ہے)

مریض کا نام: اشرف بی بنت سلطانہ بیوی (جن کا اثر ہے)

پتھری کی شکایت: یہ دونوں مریض حیدرآباد میں مقیم ہیں اور میرے ماموں زاد بھائی ہیں، میں بھی اس وقت حیدرآباد میں موجود تھا، آپ سے حیدرآباد میں ملاقات ہوئی تھی اور علاج کی غرض سے آئے تھے ان دونوں مریضوں کو آپ نے کچھ نقوش اور گلے میں تعویذ ڈالنے کے لئے دیئے تھے، صابن نہانے کے لئے، دوکان کے لئے بھی نقش دیئے تھے، مسلسل استعمال کررہے تھے، ایک ہفتہ بعد ان دونوں مریضوں کو بھیانک اور خطرناک ڈراؤنے خواب آنا شروع ہوگئے، ظہور خاں تو وحشتناک طریقے سے چلاتے ہیں، آواز سے پورا گھر سہم جاتا ہے اور رات بھر سو نہیں پاتے، ماں باپ بھی پریشان، چھوٹے بچے ہیں ان کے چاروہ بھی ڈر جاتے ہیں، بیوی مریضہ ہیں، وہ بھی ڈر جاتی ہے، دن میں بھی ظہور خاں ماں باپ سے مخاطب ہوکر کہتے ہیں کہ میں جاؤں گا نہیں آپ مجھے بھگانا چاہتے ہیں، میں جاؤں گا نہیں، زور زور سے چلاتے ہیں میں جاؤں گا نہیں۔ موبائل کی دوکان ہے، کاروبار چوپٹ ہوگیا ہے، مزید معاشی پریشانی کی حالت میں ہیں، قرض دار ہوگئے ہیں، آپ دونوں کے لئے مزید کچھ عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی، آپ پوسٹ سے بھیج دیئے جو خرچ ہے وہ دیں گے، ایک اجڑتا ہوا گھر بچالیجئے، مہربانی ہوگی، آپ کی اللہ کے فضل وکرم سے نزدیک کے طلسماتی شمارے میں چھاپ دیں مہربانی ہوگی۔

جواب

ریاضتوں سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو تحفۃ العاملین کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ آپ فن عملیات کی بنیادوں اور اصولوں سے واقف ہوسکیں، جب تک فن عملیات کے اصولوں سے آپ واقف نہیں ہوں گے عوام کی خدمت کرنا مشکل ہوگا، جب تک آپ پوری طرح نقش نویسی کے فن سے واقف نہ ہوں تو آپ ساعتوں کا اندازہ نہ کرسکیں، عروج ماہ اور زوال ماہ کی حقیقت کا ادراک نہ کرسکیں اور آپ کو یہ اندازہ نہ ہو کہ کس شخص کا تعویذ کونسی چال سے بنانا چاہئے اس وقت تک آپ ہماری مرتب کردہ کشکول عملیات سے استفادہ کرتے رہیں۔

روحانی علاج کرتے وقت ہندو مسلم وغیرہ کی بحث میں نہ الجھیں، ہندو بھی اللہ کے بندے ہیں وہ اگر آپ کے پاس علاج کے لئے آئیں تو ان کا علاج بھی تہہ دل سے کریں بلکہ ان پر خصوصی طور پر آپ شفیق ومہربان رہیں تاکہ ان کو یہ اندازہ ہوسکے کہ مسلمان کتنے اچھے ہوتے ہیں اور ان کا مذہب کتنا پیارا مذہب ہے لیکن اگر آپ غیر مسلمین کو قرآن حکیم کی آیات لکھ کر نہ دیں تو بہتر ہے البتہ اسماء حسنیٰ کے ذریعہ ان کا علاج کیا جاسکتا ہے۔

غیر مسلمین کو ردِ آسیب کے لئے اصحاب کہف کا نقش بھی دیا جاسکتا ہے اور پینے کے لئے ایک بوتل پانی پر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْم سو مرتبہ پڑھ کر دم کرکے دیدیں اور اس بوتل کا پانی ۷ دن تک دن میں ۲ بار پلائیں، اگر لاحول ولاقوۃ کا نقش بھی ان کے گلے میں ڈال دیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۱	۳۸۵	۳۸۲	۳۷۸
۳۸۳	۳۷۷	۳۷۲	۳۸۴
۳۷۶	۳۸۰	۳۸۷	۳۷۳
۳۸۶	۳۷۴	۳۷۵	۳۸۱

جو بھی مریض آنا چاہیں ان کو بتادیں کہ ہم صرف بدھ کے دن مریضوں کو دیکھتے ہیں، عام دنوں میں اگر آنا ضروری ہو تو پہلے دفتر کو فون کرکے یہ معلوم کرلیں کہ میں دیوبند میں ہوں یا نہیں۔

دوران علاج جنات اس طرح کی بکواس کرتے ہیں کہ تم کچھ بھی کرلو ہمارا کچھ بگڑے گا نہیں اور ہم جائیں گے، اس طرح کی بکواس سے نہ گھبرانا چاہئے نہ متاثر ہونا چاہئے، ہم روحانی علاج کا ۵۰ سال کا تجربہ رکھتے ہیں، قرآنی علوم کے سامنے جنات زیادہ دیر تک ٹک نہیں پاتے اور ایک دن انہیں مریض کا جسم چھوڑنا ہی پڑتا ہے لیکن یہ بات ہر معالج کو اور ہر مریض کو یاد رکھنی چاہئے کہ شفا دینے والی ذات اللہ کی ہے جب تک اس کا حکم نہیں ہوجاتا کسی مریض کو شفا نصیب نہیں ہوتی، دوا، تعویذ، غذا صرف اسباب کے درجے میں ہیں باقی مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے اس سے سرمو انحراف کرنے والے لوگ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور ڈینگیاں مار کے عوام کو بھی گمراہ کرتے ہیں، کاروباری حفاظت اور ترقی کے لئے دوکان کھولتے اور بند کرتے وقت آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھنی چاہئے، انشاء اللہ دوکان تمام آفتوں سے محفوظ رہے گی

اور کوشش کریں کہ جب دوکان پر بیٹھیں تو وضو کر کے بیٹھیں، انشاء اللہ خیروبرکت بھی ہوگی اور دوکان میں ترقی بھی ہوگی، دیگر یہ کہ دوران تجارت اور دوران معاملات اپنی نیت سے اور اپنی سوچ وفکر اور اپنے گراہکوں سے حسن اخلاق کا معاملہ کرنا چاہئے، گراہکوں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا چاہئے کہ وہ دوکان پر بار بار آنے پر مجبور ہوں۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ آپ کے ہاتھوں میں ساری مخلوق کی خدمت کرنے کی صلاحیت عطا کرے اور لوگ آپ کے حسن اخلاق سے متاثر ہوکر آپ کے گرویدہ ہوجائیں اور جب لوگ آپ کے گرویدہ ہوجائیں تو، تو پھر آپ اس دین کی تبلیغ بھی کریں جو دنیا کا سب سے زیادہ اچھا دین ہے۔

محنت کے بعد بھی پریشانی

سوال از: رئیسہ فاطمہ ———— اورنگ آباد

حضرت مسائل وپریشانیاں تو میری زندگی میں شروع سے ہی حائل ہیں مگر ایک پریشانی یہ بھی ہے کہ پہلے تو کہیں ذریعہ معاش نوکری کے اسباب نہیں بنتے ہیں اگر باوجود بہت دوڑ دھوپ کے کہیں چھوٹا موٹا کام مل بھی گیا تو لوگ حد سے زیادہ محنت کرواکر بھی معاوضہ نہیں دیتے، ہر جگہ یہی ہورہا ہے، زندگی مسائل ورکاوٹ سے پُر ہے، کسی عورت نے تجارت میں پیسہ لگاکر معاوضہ دینے کا کہہ کر میرے ہزاروں روپے کھاچکی ہے پھر اس کی قریبی عورت نے بھی مجھے بے وقوف بناکر میرے پیسے لوٹا نہیں رہی ہے، وہ پیسے میری جمع پونجی تھی میں نے (B.E.D) کی آدھی فیس ان لوگوں کی باتوں میں آکر دے چکی ہوں، مگر ان لوگوں نے جھوٹ کہہ کر میرا روپیہ کھالیا، فیس پوری نہ بھرنے کی وجہ سے دوسال سے میرا ریزلٹ نہیں ملا، مجبوری میں چھوٹا موٹا کام ڈھونڈا وہاں بھی پریشانی رہی، لوگوں نے مجھے جھوٹ کہہ کر معاوضہ دینے کو کہہ کر محنت کرواتے رہے اور پیسہ نہیں دیتے صرف میں محنت ہی کررہی ہوں مگر لوگ میری مجبوری جان کر میرے ساتھ دھوکہ کررہے ہیں کیسے میرا ریزلٹ کالج سے چھڑاؤں، ہر چیز میں رکاوٹ حائل ہے یہاں تک کہ سوچنے کے بعد کوئی کام کی ٹھان لینے کے بعد وہاں پر بھی ناکامی ورکاوٹ میں بیزار ہوچکی ہے، حضرت علم کی روشنی میں وجہ بتادیں اور اس کا زوداثر تعویذ بھی عنایت کردیں اور اس طرح کا تعویذ ہو کہ جن جن لوگوں نے میرا پیسہ کھایا ہے وہ تمام لوگ مجھے میرا پیسہ واپس کردیں، خاص کردہ عورت (نام مخفی) لوگوں کو جھوٹ کہہ کر اپنے جال میں پھنساتی ہے اور بہت ہی غلط قسم کی عورت ہے اس کے لئے کہیں سے تعویذ وغیرہ سے بھی کام لیا مگر وہ بدمعاش عورت الٹا مجھے پیسہ دینے کے بجائے رُلا رہی ہے، پولیس کی دھمکی دے رہی ہے۔

حضرت دعا فرمادیں کہ اللہ میری پریشانیاں ورکاوٹوں سے مجھے نجات عطا فرمائے اور جو بندش مجھ پر، جس جس قسم کی لگائی گئی ہے وہ ختم ہوجائے اور ترقی کامیابی کے اسباب بنیں، دعاگو ہوں کہ خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے آمین۔

جواب

عام طور پر ہم سبھی کا حال یہ ہے کہ غلطیاں ہم خود کرتے ہیں اور جب کسی غلطی کی وجہ سے ہم نقصانات سے دوچار ہوجاتے ہیں تو ہم دوسروں میں خامیاں نکالتے ہیں اور دوسروں میں غلطیاں گنواکر ہمیں سکون ملتا ہے۔ ہم نے اکثر وبیشتر یہ دیکھا ہے کہ جب ہم کسی کاروبار کی شروعات کرتے ہیں اور کسی کو اپنا پارٹنر بناتے ہیں تو اس کی لچھے دار باتیں ہمیں اچھی لگتی ہیں اتنی اچھی کہ ہم اس سے باقاعدہ کوئی لکھت پڑھت بھی نہیں کرتے اور اس کی کٹھی میٹھی باتوں میں اپنا سر دھننے لگتے ہیں، کتنے ہی مسلمان پارٹنر شپ کی بنیاد ڈالتے ہیں اور اپنے پارٹنر سے اس کے باپ کا نام تک نہیں پوچھتے اور لکھت پڑھت کا ہمیں خیال تک نہیں آتا، اس ادا کو بھروسہ اور اعتبار نہیں کہتے اس کو صرف بے وقوفی، نادانی اور حماقت ہی سمجھنا چاہئے اور اس طرح کی حماقتوں کی وجہ سے ہزاروں کیا لاکھوں مسلمان برباد ہوجاتے ہیں، سامنے والا انہیں چکمہ دے کر رفو چکر ہوجاتا ہے۔

آپ بھی اس طرح کی شرافتوں کا مظاہرہ کرچکی ہیں کہ جن سے صرف حماقتوں کی بو آتی ہے، کسی بھی پارٹنر شپ کی بنیاد ڈالتے وقت باقاعدہ لکھت پڑھت کرنی چاہئے اور نفع ونقصان کی باقاعدہ لمٹ طے ہونی چاہئے، آیا نفع نقصان میں دونوں فریق برابر کے شریک رہیں گے یا ان میں ۴۰ فیصد یا ۶۰ فیصد کا تناسب ہوگا، زبانی جمع خرچ کے ذریعہ کاروبار میں جو شراکت داری ہوتی ہے اس کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے جیسے

انجام سے آپ دوچار ہوئی ہیں۔ یہ ساری دنیا شطرنج کی بازی کی طرح ہے اور شطرنج کھیلنے والے حسن ترکیب سے جیتتے بھی ہیں اور اپنی کسی غلطی کی وجہ سے ہار بھی جاتے ہیں، پھر ہارنے کے بعد عام طور پر ہر انسان دوسروں میں خامیاں تلاش کرتا ہے یا پھر قسمت کو کوستا ہے یا پھر دوسرے کھلاڑی پر الزام تراشی کرتا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی عقل سے جیتتا ہے اور اپنی ہی کسی غلطی کی وجہ سے شکست سے دوچار ہوتا ہے، بقول مولانا عامر عثمانیؒ

اسباب ونتائج کے داخل ہیں قدرت کے اٹل قانونوں میں
جب سورج اُبھرا دن نکلا جب سورج ڈوبا رات ہوئی
قسمت کا گلہ کرنے والو شطرنج کی بازی ہے دنیا
ایک چال چلے تو جیت گئے ایک چال چلے تو مات ہوئی

اس لحاظ سے آپ کے بے جا اعتماد اور بے جا بھروسے نے آپ کو خساروں سے دوچار کیا ہے، اب آپ کے پیسے کی واپسی اللہ کے رحم وکرم پر منحصر ہے۔ آپ کو روزانہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ تین سومرتبہ پڑھنی ہیں اور اپنے پارٹنروں کا تصور کرتے ہوئے اور ان لوگوں کا تصور کرتے ہوئے روزانہ "یالطیف" بارہ سونوے مرتبہ پڑھتی رہیں، شاید کہ ان کے دلوں میں آپ کے لئے نرمی پیدا ہو اور شاید کہ وہ آپ کی رقم واپس کردیں، ہم بھی اللہ سے دعا کریں گے کہ کسی بھی طرح آپ کے اس نقصان کی تلافی ہو جو آپ کے لئے اس وقت سوہان روح بنا ہوا ہے۔

کاروبار میں محنت تو ایک بنیاد ہے اس کے بغیر کاروبار کے در و دیوار نہ اٹھتے ہیں، نہ اونچے ہوتے ہیں لیکن کاروبار میں ہوش وحواس کو برقرار رکھنا اور اپنی دونوں آنکھیں کھولے رکھنا بھی از بسکہ ضروری ہے، دوسروں پر بھروسہ کرنا چاہئے، بغیر بھروسے کے بھی کام نہیں چلتا لیکن بھروسہ کرتے ہوئے ان تمام اصولوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے جو اعتماد اور اعتبار کا ہی ایک حصہ ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ تم کسی بھی طرح کا معاہدہ کرو اس کی لکھت پڑھت کرلیا کرو تاکہ خدانہ کرے اگر کوئی فریق سے کوئی بھول چوک ہو یا کوئی فریق دوسرے کو کوئی فریب دے تو تحریر ایسے موقع پر کام آسکے، آپ نے اپنے سیدھے پن میں جس طرح کا کاروبار میں پیسہ لگایا ہے اور جس طرح آنکھیں بند کرکے بھروسہ کیا ہے اس کے بعد بھی اگر آپ کی رقم آپ کو مل جائے تو یہ ایک معجزہ ہوگا۔

ایک درد وغم یہ بھی

سوال از: (ایضاً)

حضرت میں مسلسل جناتی جادو واثرات کا شکار ہوں، کچھ خطوط کا جواب آپ نے بذریعہ رسالہ دے چکے ہیں الحمدللہ پہلے کے مقابلے میں کچھ راحت ہے مگر پوری طرح نہیں، علاج میں اس قدر رکاوٹ آتی ہے کہ بتا نہیں سکتی رکاوٹوں اور دشمنوں کی ریشہ دوانیوں نے جینا محال کردیا ہے۔ حضرت دعا فرمادیجئے کہ دشمن اپنی سازشوں میں ناکام ہوجائے اور اللہ نے انہیں میری زندگی سے بہت دور کردے۔ میں عاجز آچکی ہوں۔

حضرت ایک پریشانی یہ بھی ہے کہ عمر سے پہلے میرے بال بہت تیزی سے سفید ہورہے ہیں جو کہ باعث تشویش ہے اور صحت بھی گرچکی ہے، تھکاوٹ کا ہر وقت احساس ہے، جسم میں خون کی کمی ہے، کوئی بات یاد نہیں رہتی ہے، دماغی کمزوری، حضرت علاج بتادیجئے ایسا زبردست علاج جس سے یقینی طور پر شفا ہو اور تمام کمزوری، رکاوٹ، پریشانیاں دفع ہوں اور خاص کر میرے بال پھر سے کالے ہوجائیں اور سفید ہونا بند ہوجائے اور کوئی بندش، خبیث کا اثر اس میں رکاوٹ نہ لائے۔

ایک ایسا علاج وفارمولہ اس گناہ گار کو عنایت کردیجئے کہ جس کے اثر سے عقل دنگ رہ جائے، خود آپ کو خیر وعافیت عطا کرے، آمین۔

جواب

جو حضرات وخواتین پابندی کے ساتھ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ دوسومرتبہ پڑھتے ہیں ان پر سحر اثر انداز نہیں ہوتا اور اگر سحر اثر انداز ہوچکا ہو تو اس آیت کے ورد سے سحر سے نجات مل جاتی ہے۔ آپ روزانہ صبح شام دوسومرتبہ اس آیت کا ورد کیا کریں۔ اگر آپ اس آیت کا نقش خود لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں تو انشاء اللہ سحر رفتہ رفتہ ختم ہوجائے گا یا اس کے اثرات معدوم ہوجائیں گے۔ اس نقش کو بہ حالت وضو خود لکھ لیں یا کسی نمازی سے لکھوالیں اور اگر اس نقش کو لکھنے کے بعد دوسومرتبہ اس پر سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ پڑھ کر دم کردیں تو اس کی تاثیر دوگنی ہوجائے گی۔

اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں، اور اللہ کے فضل وکرم کا انتظار کریں، اس یقین کے

ساتھ کہ اللہ کے یہاں دیر تو ممکن ہے اندھیر ممکن نہیں ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

آپ نماز کی پابند تو ہوں گی ہی بس ہر فرض نماز کے بعد "یَا سَلَامُ یَا حَفِیْظُ" ۱۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لیا کریں اور نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اگر "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ لیا کریں تو ہمیشہ عافیت وسلامتی کے ساتھ رہیں۔ فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں اور فجر کے فرض ادا کرنے کے بعد دو سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھا کریں، رات کو نماز عشاء ادا کرنے کے بعد یعنی فرض ادا کرنے کے بعد "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں اور رات کو سونے سے پہلے دو سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھا کریں۔

ایک بات یاد رکھیں وظیفہ کوئی سا بھی ہو اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہو یا قرآنی آیات پر اس کے اول وآخر کم سے کم ایک مرتبہ درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے، درود شریف پڑھنے سے وظائف میں روح پیدا ہو جاتی ہے اور ان کی تاثیر یقینی ہو جاتی ہے۔

اگر آپ رات کو تکیہ لگانے کی عادی ہوں تو اپنے تکیہ میں یہ نقش لکھ کر رکھ لیں، اس نقش کی برکت سے آپ ہمیشہ انشاء اللہ عافیت میں رہیں گی اور دشمنوں اور بدخواہوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۳۵	۳۹	۲۵
۳۸	۲۶	۳۱	۳۶
۲۷	۴۱	۳۳	۳۰
۳۴	۲۹	۲۸	۴۰

نماز روزے اور وظائف کی پابندی اپنی جگہ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر مسلمان مرد اور عورت کا یہ ایمان اور یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے اور جب ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

یاد کیجئے وہ بات جب غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دشمنوں سے خائف تھے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا، لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا مت ڈرو کیوں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے، دشمنوں کی سازشیں اور گھات میں بیٹھے ہوئے بدخواہوں کی ریشہ دوانیاں ہرگز ہرگز کارگر نہیں ہو سکتیں، اگر اللہ کا فضل وکرم ہمارے ساتھ ہیں، ہمارا فرض اور ہماری دور اندیشی یہ ہے کہ ہم اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط رکھیں اور اس کی یاد اور اس کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہوں۔ آج کل مسلمان اللہ کی یاد اور اس کے ذکر سے غافل ہیں اس لئے انہیں دنیا بھر میں ذلت ومسکنت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر ہم خود کو بدل دیں تو حالات بدلنے میں دیر نہیں لگے گی۔ قرآن حکیم دنیا کی سب سے زیادہ سچی اور معتبر کتاب ہے اور وہ کہتا ہے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ تم ہی سرخرو اور بلند رہو گے، بشرطیکہ تم مومن ہو، گویا کہ متقی اور پرہیز گار ہونا تو بہت بڑی بات ہے اگر ہم صرف سچ مچ کے مسلمان بھی بن جائیں تو ہماری عزت وآبرو کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ہمیں سربلند ہونے سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔

ہم آپ کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو امن وامان میں رکھے اور جن وانس کی شرارتوں سے نجات دے۔

☆☆☆☆

ضروری اعلان

ماہِ رمضان المبارک کی وجہ سے یہ شمارہ مشترکہ دو ماہ پر مشتمل ہے۔ عید کے بعد انشاء اللہ اگست کا شمارہ منظر عام پر آئے گا۔ اس لئے ایجنٹ حضرات اور قارئین ماہ مبارک میں طلسماتی دنیا کا انتظار نہ کریں۔

اعلان کنندہ: **منیجر طلسماتی دنیا، دیوبند**

قسط نمبر ۱۵

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

فرمان الٰہی ہے۔
وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ٥

اور گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کئے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور نیز زینت کے لئے بھی۔

یہ آیت صاف بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر بڑا کرم فرمایا کہ ان کے نفعوں کے لئے چوپائے پیدا فرمائے۔ ان کو ٹھوس گوشت مضبوط ہڈیاں اور سخت پٹھے اور رگیں عطا فرمائیں اور ایک گٹھا ہوا بدن ان کو دیا، ان کو نہ زیادہ نرم بنایا نہ پتھر کی طرح ٹھوس اور سخت کیا۔

پھر ان کو کھال بھی ملی تو سخت قسم کی، کیوں کہ یہ بوجھ اٹھانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور کام ہی کے لئے ان کی تخلیق ہوئی ہے، سننے کی طاقت بھی ان کو ملی اور دیکھنے کی بھی تا کہ انسان ان سے اپنی پوری حاجتیں حل کر سکے، اگر یہ اندھے یا بہرے ہوتے تو انسان کی حاجت روائی میں سنگین رخنہ پڑ جاتا اور ان کے ذریعہ کوئی مقصد بھی حل نہ ہوتا، پھر چوپائے عقل اور سمجھ سے محروم کئے گئے، اس حکمت کی بنا پر کہ انسان کی خدمت میں ان کو ہر طرح کی ذلت گوارا ہو اور اس کی فرمانبرداری سے یہ سرِ مو انحراف نہ کریں۔

انسان جس محنت ومشقت میں ان کو ڈالے خواہ ان سے چکیاں چلوائے یا بھاری بھاری بوجھ گھسٹوائے یہ اس کے خلاف دَم نہ ماریں، اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ انسان کو ایسی سخت حاجتیں پیش آئیں گی جس کو وہ خود پوری نہیں کر سکے گا کیوں کہ اس کی قوت وطاقت کم ہے یا اگر وہ اپنی تھوڑی سی طاقت کو کٹھن کاموں اور کڑے دھندوں پر لگا بھی دے گا اور یوں اپنی طاقت ختم کر دے گا تو پھر اُن ہنروں اور دھندوں کے لئے اس کے پاس طاقت نہیں بچے گی جن کے لئے وہ بنا ہے اور جن کو صرف وہی انجام دے سکتا ہے نیز ان کی انجام دہی کے بغیر اس کو چارہ بھی نہیں، مثلاً علوم وفنون آداب وخصائل وغیرہ وغیرہ۔

پھر یہ بھی ہے کہ انسان اگر اپنی قلیل طاقت اس طرح کھپا دے تو روزی کی راہیں اس پر تنگ ہو جائیں اور وہ طلب معاش کی طاقت اپنے میں نہ پائے، لہٰذا کتنا بڑا احسان الٰہی ہے کہ اس نے مشقت طلب امور میں چوپایوں کو اس کے زیر فرمان بنا دیا۔

جانداروں کی قسموں پر نظر ڈالئے ہر ایک کو خالق عالم نے اسی نہج پر پیدا فرمایا جس کی مصلحت متقاضی تھی، انسان کو ہنروں، پیشوں یا علوم وصفات فاضلہ کی تحصیل کے لئے تجویز فرمایا اور معمار، جولاہا اور بڑھئی بننے کی صلاحیت اس کو دی، تو پھر عقل وذہن فکر اور سوچ کی قوت بھی اس کو مرحمت کی، ساتھ ساتھ ہاتھ دیئے اور ان میں انگلیاں لگائیں تا کہ چیزوں کو بہ سہولت پکڑ سکے اور اپنے کاروبار آسانی سے چلائے۔

گوشت خود شکاری جانوروں کو دیکھئے کہ ان ہی کی ضرورت کے مطابق ان کو پنجے نوکیلے عطا فرمائے اور تیزی سے کودنے پھاندنے کی طاقت ان کو بخشی، اسی طرح وہ جانور گھاس چرنے والے تھے ان کو چونکہ نہ انسانی پیشوں سے تعلق تھا، نہ شکار کرنے اور نہ چیرنے پھاڑنے سے اس لئے ان میں سے بعض کو ایسے سخت قسم کے کھر ملے کہ اگر وہ سخت زمین پر چلیں پھریں تو زمین کی کرختگی ان کے کھروں کو گزند نہ پہنچا سکے، بعض تلوؤں کی طرح گہرائی لئے ہوئے کھر ملے اس غرض سے چلنے میں پاؤں زمین پر اسی طرح جم جائے اور بوجھ اٹھانے اور سواریاں گھسیٹنے میں یہ اِدھر اُدھر نہ ڈگمگائیں۔

غور کیجئے گوشت خور جانوروں کو کیسے تیز دانت اور داڑھیں اور کشادہ منہ ملے تا کہ وہ ان سے شکار کرنے میں ہتھیاروں کا کام لیں اور گوشت خوری ان کے لئے آسان ہو، اگر گھاس چرنے والے جانوروں

کو پنجے اور درندوں جیسے منہ ملتے، تو عبث تھے یہ ان کے کیا کام آتے، نہ یہ شکار کرسکتے نہ یہ گوشت کھاسکتے۔ اسی طرح درندے اگر کھر دار ہوتے تو شکار کرنے کے ہتھیاروں سے محروم رہ جاتے اور ان کی ضرورتوں کے راستے بند ہوجاتے، معلوم ہوا کہ قدرت نے ہر جاندار کو اس کی حاجتوں اور ضرورتوں کے تقاضے کے مطابق اس کو اعضاء بخشے۔

ذرا دیکھئے کہ چوپایوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں کیسی توانائی کے ساتھ اپنی ماؤں کے پیچھے دوڑنے لگتے ہیں، انسانی بچوں کی طرح ان کو سکھانے پڑھانے اور تربیت دینے کی حاجت نہیں، کیوں کہ ان کی ماؤں کو عقل وعلم کہاں نصیب؟ ان کے پاس قوت فکر اور ہاتھ اور انگلیاں کہاں کہ محبت اور پیار سے اپنے بچوں کی پرورش کریں اور چلنا پھرنا ان کو سکھائیں۔

مرغی اور تیتر کے چوزوں کا بھی یہی کمال ہے وہ انڈے سے نکلتے ہی چلنے پھرنے لگتے ہیں، ہاں کبوتر چونکہ کمزور ہوتے ہیں وہ پیدا ہونے پر اٹھ نہیں سکتے تو قدرت نے ان کی ذاتی توانائی کے عوض میں ان کی ماؤں کے دل میں محبت وشفقت ڈال دی اور وہ اپنے بچوں کی پرورش میں ہمہ تن لگ پڑیں۔

کبوتری پہلے دانہ خود چگتی ہے، پھر اسی کو نکال کر اپنے بچوں کے پوٹوں میں پہنچاتی ہے جب تک ان میں خود اٹھنے کی طاقت نہیں آتی، یہ اپنا یہی عمل جاری رکھتی ہے۔

جانوروں کی ٹانگوں کا نظام کچھ عجیب ہی ہے، ان کی ٹانگیں دوہری پیدا کی گئی ہیں، اگر ایک ٹانگ ہوتی تو چلنا پھرنا ممکن نہ رہتا۔ آپ جانوروں دیکھئے کہ ان کو دو ٹانگیں ملیں تو یہ ایک کو اٹھاتے اور آگے چلاتے ہیں اور دوسری پر ٹیک لگاتے ہیں اور اس کو اپنی جگہ جمی رہنے دیتے ہیں جن کو قدرت سے چار ٹانگیں ملی ہیں وہ بھی دو کو اٹھاتے ہیں اور دو پر ٹیک لگاتے ہیں مگر خلاف سمت سے اگر ایک ہی سمت کی دو ٹانگیں اٹھائیں اور دوسری سمت کی ٹانگوں پر ٹیک لگائیں تو گر پڑیں اور نہ چل سکیں، مثلاً چار پایوں والا تخت کہ اگر ایک سمت سے اس کے دو پائے نکال لیں تو گر پڑے گا اور زمین پر آرہے گا یا اگر جانور اگلے دو قدم اٹھالے اور اس کے بعد پچھلے دو قدم تو اس کی چال ہی گڑبڑ ہوجائے۔

اب صورت یہ ہے کہ جانور اگلے دو قدموں میں سے سیدھا قدم اٹھاتا ہے پھر پچھلے دو قدموں میں سے الٹا قدم اٹھاتا ہے اور ٹیک مخالف قدموں پر لگاتا ہے، اس صورت سے زمین پر ٹھہرا رہتا ہے اور رفتار میں گرتا نہیں کیوں کہ بہت تیزی سے قدم اٹھاتا بھی جاتا ہے اور ٹیک بھی لیتا جاتا ہے۔

جانوروں کی اطاعت شعاری ملاحظہ ہو کہ گدھا بے چارہ بوجھ ڈھونے اور چکی چلانے کے لئے بسر و چشم حاضر ہے، گھوڑے سے یہ کام نہیں ہوتا، اونٹ ہے کہ اگر اکڑ جائے تو چند آدمی بھی اس کو قابو میں نہیں لا سکتے، مگر غریب ایک چھوٹے بچے کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے اور وہ حسب منشا اس سے کام لے رہا ہے۔

ادھر سخت بدن بیل کو دیکھئے کہ وہ اپنے مالک کے ہاتھوں میں بن داموں غلام ہے اور یہ اگر اس کی گردن پر جوا رکھ کر زمین پھاڑنا چاہے تو یہ بہ دل وجان حاضر ہے، گھوڑا بھی فرمانبرداری میں کسی سے کم نہیں ہے چاہے اس پر سواری لیں چاہیں تو اس پر ہتھیار جنگ سے لیس ہوکر نبرد آزما ہوں، یہ بڑی وفاداری سے مالک کو خطرات سے نکالتا ہے، بکریوں کے گلے کو ملاحظہ کیجئے کہ اس نے اپنی جان ایک بچہ کے ہاتھ فروخت کردی ہے وہ جیسے چاہتا ہے اس گلے کو رکھتا ہے ورنہ بکری جیسا غریب جانور اگر یہی طوق غلامی اپنی گردن سے نکال لے اور گلہ میں سے ایک ایک بکری اپنی اپنی راہ لے تو ان کا جمع کرنا بہت دشوار ہوجائے اور ان کو چرانے کی کوئی صورت نہ نکل سکے۔

اسی طرح تمام جانور انسان کے لئے فرمانبردار بنادیئے گئے ہیں اور اس کا راز یہی ہے کہ ان کو عقل اور سمجھ نہیں دی گئی اور یوں وہ ذی عقل کے سامنے جھک گئے اور انسان جس قدر بھی ان سے محنت ومشقت لے کبھی منہ نہیں موڑتے، درندوں کو دیکھئے کہ وہ اگر عقل مند ہوتے اور فکری طاقت رکھتے ہوتے تو انسانوں پر حملہ آور ہوکر ان کو سخت نقصان وآزار پہنچاتے اور ان کو دفع کرنے کی کوئی سبیل نہ نکلتی، خصوصاً جب کہ ان کو اپنی روزی کی سخت تلاش ہوتی۔ غور کیجئے انسانوں سے یہ کیسے دور بھاگتے ہیں اور ان کے گھروں کے پاس نہیں پھٹکتے، یہی وجہ ہے کہ اکثر وبیشتر جب بھوک ان کو ستاتی ہے تو صرف رات ہی کو یہ اپنی روزی کی تلاش میں نکلتے ہیں، یہ سب قدرت کی کارفرمائی ہے ورنہ بے پناہ طاقت وقوت کے مالک ہیں، اگر چاہیں تو انسانوں کے گھروں میں گھس پڑیں اور ان کی

زندگی کے لالے پڑ جائیں۔

کتے ہی کی مثال کو لے لیجئے کہ یہ بھی ایک درندہ ہے اس کو قدرت نے انسان کے لئے کیسا مسخر کیا کہ اپنے مالک کے گھر کی رکھوالی کرتا ہے، اپنی نیند قربان کرتا ہے حتی کہ جان تک کی بازی لگانے کو تیار ہو جاتا ہے مگر مالک پر آنچ نہیں آنے دیتا، خطرہ کے وقت بھونکتا ہے اور اپنے مالک کو نیند سے جگا دیتا ہے تا کہ وہ اپنی جان کا بچاؤ کرے، اپنے مالک کا ساتھ بھوک پیاس، ذلت وظلم، غرض کسی حال میں نہیں چھوڑتا۔ اس کا مالک اگر چوکسی کا کام اس سے لے تو اس کے لئے وہ حاضر ہے، اگر شکار کرنے کا حکم دے تو بھی اسے انکار نہیں، یہ سب قدرت کے کھیل ہیں۔ کتے کا کام جب چوکیداری ٹھہرا تو اس کو نوکیلے ناخن ملے تا کہ ان کے ذریعہ چوروں کو ڈرائے اور ہر غیر اور اجنبی کو اس جگہ سے بچائے جس کی حفاظت پر وہ مامور ہے، جانور کی پیٹھ کو دیکھئے کیسی ہموار چاروں ٹانگوں پر مسطح بنائی گئی ہے تا کہ اس پر سواری لینے میں آرام ملے اور اگر بوجھ لادیں تو بھی مفید رہے۔ جانوروں میں فرج پیچھے کی رکھی گئی تا کہ نر اس پر آسانی سے قابو پاسکے، اگر نیچے پیٹ کی جانب آدمی کی طرح ہوتی تو جفتی کی کوئی سبیل نہ نکلتی، ہتھنی میں پیٹ کی جانب پیدا ہوئی ہے، مگر حیرت کا مقام ہے کہ جفتی کے وقت وہ باہر نکل آتی ہے اور یوں نر اس پر قابو پالیتا ہے، یہ سب کچھ اسی مصلحت کے کہ نسل کا سلسلہ نہ ٹوٹنے پائے۔ جانوروں کے بدن پر بال اور اون پیدا کی گئی تا کہ وہ اس کے ذریعہ گرمی اور سردی کے آزار سے بچ سکیں، ان کے قدموں میں کھر لگائے گئے تا کہ چلنے میں زمین کی اذیت سے بچ سکیں، بعض جانوروں کو بجائے کھر کے نرم تلی ملی۔

قسط نمبر:۱۰

عکسِ سلیمانی

العلیُّ : جلالی ہے، عدد اس کے ایک سو دس ہیں، اگر کوئی شخص اس کو روزانہ ایک سو دس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو فقیر ہو تو تونگر ہو جائے اور اگر ذلت وخواری میں مبتلا ہو تو عزت وعظمت سے بہرہ ور ہو جائے۔

الکبیرُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۳۲ ہیں، اس کا ورد رکھنے والا بارعب ہو جائے، لوگوں کے دلوں میں اس کا خوف پیدا ہو اور اس کی ہر مہم کامیابی سے سرفراز ہو۔

الحفیظُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۹۹۸ ہیں، اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھے تو وہ ہر بلا سے مامون ومحفوظ رہے۔

المقیتُ : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۵۵۰ ہیں، اس اسم الٰہی کے ورد سے غربت وافلاس سے نجات ملتی ہے اور انسان کی زندگی میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

الحسیبُ : جمالی ہے، اس کے اعداد اسی ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی دشمن سے خوف زدہ ہو اور اس کے خوف سے نجات چاہتا ہو تو روزانہ حسبی اللّٰہ الحسیب ستر مرتبہ سات دن تک پڑھے اور جمعرات سے اس کی شروعات کرے، انشاءاللہ دشمن کے خوف سے نجات ملے گی۔

الجلیلُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۷۳ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کو مشک وزعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تمام مخلوق اس کی تعظیم کرنے پر مجبور ہو۔

الکریمُ : جمالی ہے، اس کے اعداد دو سو ستر ہیں۔ جو شخص سونے سے پہلے بستر پر لیٹ کر اس اسم الٰہی کو دو سو ستر مرتبہ پڑھے تو فرشتے اس کے لئے یہ دعا کریں: اکرمکَ اللّٰہ تجھے اللہ عزت عطا کرے۔ حضرت علیؓ اس اسم الٰہی کا ورد رکھتے تھے، اسی لئے ان کو کرم اللہ وجہہٗ کا خطاب عطا ہوا۔

الرقیبُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۱۲ ہیں، اگر کوئی رات کو ۳۱۲ مرتبہ پڑھ کر اپنے بیوی بچوں پر دم کردے تو وہ تمام رات ہر طرح کی آفات سے محفوظ رہیں۔

المجیبُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۵۵ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کا ورد رکھے تو اس کی دعائیں قبول ہوں اور اگر کوئی اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ہمیشہ حق تعالیٰ کی امان میں رہے۔

الواسعُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۳۷ ہیں، اس اسم الٰہی کا ورد کرنے سے رزق میں زبردست وسعت پیدا ہو اور رزق

موسلا دھار بارش کی طرح برسے۔

الحکیم : جمالی ہے، اس کے اعداد ۷۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی آزمائش میں مبتلا ہو تو روزانہ اس اسم کو ۷۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے، انشاء اللہ چند ہفتوں ہی میں ہر آزمائش سے نجات مل جائے گی۔

الودودُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۰ ہیں۔ اگر میاں بیوی میں موافقت اور محبت پیدا کرنی ہو تو اس کا ورد ایک ہزار مرتبہ کریں اور کھانے کی چیز پر دم کر کے کھلائیں، انشاء اللہ محبت پیدا ہوگی۔ دونوں میں سے جو بیزار ہو اس کو کھلانا چاہئے۔

المجیدُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۷ ہیں۔ اگر کسی کو برص یا جذام کی بیماری ہو تو ایام بیض کے روزے رکھے اور افطار کے وقت ۵۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیے، تو اس کو مذکورہ بیماریوں سے نجات مل جائے اور اگر کوئی شخص نماز فجر کے بعد ننانوے مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کو عزت وعظمت حاصل ہو اور ہر مجلس و محفل میں وہ سرخ رو ہو۔

الباعثُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۷۳ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا ورد رکھنے والا باطنی قوتوں سے سرفراز ہو جاتا ہے، اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور انوار و برکات اس پر نازل ہونے لگتے ہیں۔

الشھیدُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۳۱۹ ہیں۔ اگر کسی کا بیٹا نافرمان ہو تو نمازِ فجر کے بعد بیٹے کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر ۲۱ مرتبہ "یاشھیدُ" پڑھ کر اس پر دم کرے اور اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھے تو انشاء اللہ اس کی نافرمانیاں ختم ہو جائیں گی۔

الحق : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۱۰۸ ہیں۔ اگر کسی کا کچھ کھو گیا ہو تو رات کو سوتے وقت اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر "الحق" لکھے اور ۱۰۸ مرتبہ پڑھ کر سو جائے تو انشاء اللہ اس کی کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی۔ اگر کوئی قیدی نصف رات کو ننگے سر اور ننگے پاؤں کھڑے ہو کر آسمان کے نیچے اس اسم الٰہی کو ایک سو ساٹھ مرتبہ پڑھے تو اس کو رہائی نصیب ہو۔

الوکیل : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۶۶ ہیں۔ اس کا ورد کرنے والا آگ، پانی اور ہوا سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا ورد کرنے سے ہر خوف سے نجات ملتی ہے۔

القویُّ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱۶ ہیں۔ اگر کسی کا دشمن قوی ہو اور اس کی دشمنی سے نجات چاہتا ہو تو آٹے کی ایک ہزار گولیاں بنائے اور ہر گولی پر ایک مرتبہ "یاقوی" پڑھ کر دم کرے، پھر ان گولیوں کو کسی مرغے کو کھلائے، انشاء اللہ اس کی دشمنی سے نجات مل جائے گی۔ اگر کسی کو نسیان کی بیماری ہو تو جمعہ کی شب میں ۱۱۶ مرتبہ اس اسم کا ورد رکھے، انشاء اللہ نسیان سے نجات ملے گی۔

المتینُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۵۰۰ ہیں۔ اگر کسی عورت کے دودھ نہ اترتا ہو یا کم اترتا ہو اور اس کا بچہ بھوکا رہ جاتا ہو تو "یامتین" پڑھ کر پانی پر دم کر کے عورت کو پلائے تو اس کے دودھ میں اضافہ ہو۔ اگر کسی حاملہ عورت کے پیٹ پر "یامتین" ۷۰ مرتبہ لکھ دے تو اللہ کے فضل سے لڑکا پیدا ہو لیکن یہ عمل حمل ٹھہرنے کے تین ماہ کے اندر اندر کرنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص عروج ماہ میں اس اسم الٰہی کو روزانہ تین سو مرتبہ پڑھے تو وہ مطلوبہ منصب سے سرفراز ہو۔

الولیُّ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۴۶ ہیں۔ اگر کسی بات کی جانکاری کوئی شخص چاہتا ہو تو رات کو ۴۶ مرتبہ پڑھ کر سو جائے، اس کو خواب میں رہنمائی ہوگی۔ اگر کسی کی بیوی نافرمان ہو تو "یاولی" ۴۶ مرتبہ پڑھ کر جب بیوی سو جائے تو اس پر دم کر دے، انشاء اللہ

نافرمانی سے باز آئے گی۔

المجیدُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۶۲ ہیں۔ اگر کوئی شخص بدزبان اور بدگوئی سے اپنی حفاظت چاہتا ہو تو روزانہ ۶۲ مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد رکھے۔ انشاءاللہ اس کی زبان ہر طرح کی بدگوئی سے محفوظ ہو جائے گی۔

المحصی : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۴۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک ہزار مرتبہ شب جمعہ میں پڑھنے کا معمول رکھے تو عذاب قبر سے محفوظ رہے۔

المبتدئُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۵۶ ہیں۔ اگر کسی کی بیوی کو حمل ہو اور بار بار اس کو اسقاط ہو جاتا ہو تو اپنی بیوی کے پیٹ پر شہادت کی انگلی رکھ کر ۵۶ مرتبہ "یــامبدئُ" پڑھے۔ اور بعض بزرگوں نے فرمایا کہ ۹۰ مرتبہ پڑھے اور لگاتار تین دن اس عمل کو جاری رکھے، انشاءاللہ حمل اسقاط سے محفوظ رہے گا۔

المعیدُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۱۶۴ ہیں۔ اگر کوئی غائب یا فرار ہو جائے تو جب گھر والے سو جائیں تو کوئی ایک شخص گھر کے چاروں کونوں میں کھڑا ہو کر ستر ستر مرتبہ "یــامعیدُ" پڑھے اور غائب کا تصور رکھے۔ انشاءاللہ غائب اور مفرور کی واپسی ہوگی یا صحیح اطلاع ملے گی۔ روزانہ اس اسم الٰہی کو ۶۸ مرتبہ پڑھیں، چند دنوں میں ہر غم سے نجات ملے گی۔

الممیتُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۴۹۰ ہیں۔ اگر کوئی دشمن اپنے نفس پر قادر نہ ہو، رات کو اپنا دایاں ہاتھ اپنے سینے پر رکھے اور لاتعداد مرتبہ اس کو پڑھتے پڑھتے سو جائے، ہر رات ایسا ہی کرے، انشاءاللہ جلد اس کا نفس اس کے کنٹرول میں ہوگا۔

الحیُّ : جلالی ہے اور اس کے عدد ۱۸ ہیں، اگر کوئی شخص بیمار ہو تو اس کو روزانہ پڑھا کرے، انشاءاللہ جلد اس کو شفا نصیب ہوگی۔

القیومُ : جلالی ہے، اس کے عدد ۱۵۶ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ نمازِ فجر کے بعد ۵۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے گا تو اس کو تصرفات کی دولت نصیب ہوگی، لوگ اس سے دوستی کرنے پر فخر محسوس کریں گے، ہر وقت اس اسم الٰہی کا ورد کرنے سے مہمات میں کامیابی ملتی ہے۔

الواجدُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص کھانا کھاتے وقت اس اسم الٰہی کا ورد رکھے تو کھانا اس کے پیٹ میں جا کر نور بن جائے اور اس کو عبادتوں کی توفیق نصیب ہونے لگے۔ اگر رات کو سوتے وقت اس کو ۱۱۴ مرتبہ پڑھے تو اس کے دل پر انوار الٰہی کی بارشیں ہونے لگیں۔

الماجدُ : جلالی ہے، اس کے عدد ۵۴ ہیں۔ اس کا بکثرت پڑھنے والا باطنی طاقتوں سے سرفراز ہو جاتا ہے۔

الواحدُ الاحد : جلالی ہے، اس کے اعداد ۶۳ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کو بکثرت پڑھے تو ہر خوف اس کے دل سے نکل جائے۔ اگر کوئی حاملہ عورت اس کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے تو اس کو نرینہ اولاد عطا ہو۔

الصَّمدُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۳۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص ہر رات اس کو پڑھنے کا معمول رکھے تو دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے اور اس کا پڑھنے والا سچائی اور صداقت کی دولت سے مالا مال ہو جائے اور دنیا کے ہر خوف سے بے پرواہ ہو جائے۔ اگر بحالت وضو پڑھے تو دنیا کی دولتیں اس کے قدموں میں آجائیں۔

القادرُ : اس کے اعداد ۳۰۵ ہیں۔ اگر وضو کرتے وقت ہر عضو کو دھوتے وقت ایک بار یا قادر پڑھتا رہے تو کوئی دشمن اس پر قابو نہ پاسکے۔ اگر کوئی مشکل آپڑے تو صبح شام اس اسم کو ۴۱ بار پڑھے تو مشکل ۔ سے چھٹکارا نصیب ہو۔

المقتدرُ : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۷۴۴ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا ورد کرنے والا غفلت سے محفوظ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی تمام مرادیں پوری کرے۔

المقدمُ : جلالی ہے اور اعداد اس کے ۱۸۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص دورانِ جنگ اس کا ورد رکھے تو دشمن پر فتح پائے اور اگر عام دنوں میں اس کا ورد جاری رکھے تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا ہو۔

الموخرُ : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۸۴۴ ہیں۔ اگر روزانہ اس اسم کو سو بار پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کے تمام کام آسان ہو جائیں اور اگر روزانہ صرف ۴۱ بار پڑھے تو نفس اس کا اس کے قبضہ میں رہے۔

الاولُ : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۳۷ ہیں۔ اگر کسی کے نرینہ اولاد نہ ہو تو ایام سے فارغ ہونے کے بعد دونوں میاں بیوی سو مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں، انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا اور اگر کسی خاص حاجت کے لئے جمعہ کی شب میں اس اسم الٰہی کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں تو اس کی حاجت پوری ہو۔

الآخرُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۸۰۱ ہیں۔ جو شخص اس اسم الٰہی کو بہ کثرت پڑھے گا اس کا انجام بخیر ہوگا۔

الظاھرُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ایک ہزار ایک سو چھ ہیں۔ اگر کوئی روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کی بینائی سلامت رہے اور اگر آنکھ میں کوئی بیماری ہو یا بینائی متاثر ہو تو بیماری کو شفا ہو اور بینائی بڑھ جائے۔ اگر کوئی اس اسم کو اپنے گھر کی دیواروں پر لکھ دے تو گھر کی دیواریں ہمیشہ محفوظ رہیں۔

الباطنُ : مشترک ہے اور اس کے اعداد ۶۲ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا روزانہ ۶۲ مرتبہ ورد کرنے والا اسرارِ الٰہی سے آگاہ ہوگا اور ہر وقت اس اسم کا ورد کرنے سے تسخیر خلائق کی دولت عطا ہوتی ہے اور دیکھنے والے محبت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

الوالیُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۴۷ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کو کوری پلیٹ پر لکھ کر گھر میں کسی جگہ رکھ دے تو گھر تمام آفات سے محفوظ رہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد اس اسم الٰہی کو گیارہ مرتبہ پڑھے تو دنیا مسخر ہو۔ اگر کوئی کسی خاص شخص کو مسخر کرنا چاہے تو اس کا تصور کر کے اس اسم الٰہی کا ورد جاری رکھے۔

المتعالی : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۵۵۱ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا بہ کثرت ورد کرنے والا تمام مشکلات اور آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر عورت اس اسم الٰہی کو صبح شام سو مرتبہ پڑھتی رہے تو وہ حیض کی کمی اور زیادتی سے محفوظ رہے۔

البرّ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۲۰۲ ہیں۔ طوفان اور طاعون وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ لاتعداد بار پڑھیں۔ اگر کوئی شخص گناہوں میں مبتلا ہو جیسے شراب نوشی یا زنا کاری وغیرہ تو اس اسم الٰہی کو ہر فرض نماز کے بعد ۷ بار پڑھیں، انشاء اللہ گناہوں سے نجات مل جائے گی۔

التوّابُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۴۰۹ ہیں۔ اگر کوئی اس اسم کو تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو توبۃ النصوح کی

توفیق عطا فرمائیں گے۔ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کا مطیع بن جاتا ہے اور اس کو عبادت و ریاضت کی توفیق عطا ہوتی ہے۔

المنتقمُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۶۳۰ ہیں۔ اگر کسی دشمن کو دوست بنانا ہو یا یہ خواہش ہو کہ دشمن دشمنی سے باز آجائے تو اس اسم الٰہی کا روزانہ تین سو مرتبہ ورد کرنا چاہیے۔ انشاء اللہ دشمن یا تو دوست بن جائے گا یا دشمنی سے باز آجائے گا۔

العفوُ : مشترک ہے، اس کے اعداد ۱۵۶ ہیں۔ اس اسم کا بہ کثرت پڑھنے والا اللہ کی رحمتوں کا حق دار بن جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

الروفُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۲۸۶ ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی کے ظلم کا شکار ہو تو نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ ظلم سے نجات مل جائے گی، ہر وقت اس اسم الٰہی کا ورد کرنے والا عزیز خلائق بن جائے۔

مالک الملکُ : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۲۱۲ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا بہ کثرت ورد کرنے والا اپنی تمام مرادوں کو پہنچ جاتا ہے اور اس کی ہر خواہش پوری ہو جاتی ہے۔

ذوالجلال والاکرام : جلالی ہے اور اس کے اعداد ایک ہزار چورانوے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کو بہ کثرت پڑھے گا تو لوگ اس کی عزت و توقیر کرنے پر مجبور ہوں گے۔ بعض اکابرین کا کہنا ہے کہ ملکہ سبا بلقیس کا جو جن تخت اٹھا کر لایا تھا وہ اس اسم اعظم کا عامل تھا۔ اگر کوئی شخص اس اسم کو روزانہ دو سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے وہ سماج میں ہمیشہ سرفراز اور سربلند رہے اور دنیا اس کی اطاعت کرنے پر مجبور ہو۔

المقسطُ : جلالی ہے، اس کے اعداد دو سو نو ہیں۔ جو شخص اس کو روزانہ دو سو نو بار پڑھنے کا معمول بنائے تو شیطان کے شر سے محفوظ رہے۔ اگر وہ وساوس میں مبتلا ہو تو اس کو وساوس سے نجات مل جائے۔

الجامعُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱۴ ہیں۔ اگر کسی خاندان میں آپسی جھگڑے ہوں اور آپسی جھگڑوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے لوگ بیزار ہو گئے ہوں اور سب کے دلوں کے درمیان دوریاں پیدا ہو گئی ہوں تو اس اسم الٰہی کو روزانہ چاشت کی نماز کے بعد ۱۱۴ مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ چند ہفتوں میں دوریاں ختم ہوں گی اور آپسی اختلافات ختم ہو جائیں گے۔

الغنیُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ایک ہزار ساٹھ ہیں، اگر کوئی طمع اور لالچ میں گرفتار ہو جا تو روزانہ اس اسم الٰہی کو سو بار پڑھے، انشاء اللہ طمع اور لالچ سے نجات ملے گی۔ اگر کوئی روزانہ اس اسم الٰہی کو تین سو بار پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کے مال میں خیر و برکت ہو اور اس کو غربت اور تنگی سے نجات مل جائے۔

المغنیُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد گیارہ سو ہیں۔ اگر کوئی شخص جمعہ کو گیارہ سو بار پڑھے اور اس عمل کو دس جمعوں تک جاری رکھے تو پڑھنے والے کو دولتِ کثیر حاصل ہو اور پڑھنے والا المخلوق سے بے نیاز ہو جائے۔

المانعُ : جلالی ہے، اعداد اس کے ۱۶۱ ہیں۔ جن میاں بیوی میں اختلاف رہتا ہو اور بات بات پر جھگڑا کھڑا ہوتا ہو تو وہ دونوں روزانہ ۱۶۱ بار "یامانع" پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ آپسی طنا طنی سے نجات مل جائے گی۔

الضارُّ : جلالی ہے، اعداد اس کے ایک ہزار ایک ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی خاص مرتبہ اور منصب کا خواہش مند ہے تو اس کو چاہیے

کہ روزانہ یہ اسم الٰہی دس بار پڑھے اور جمعہ کے دن ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو دس جمعوں تک جاری رکھے۔ انشاءاللہ منصب اور عہدہ عطا ہوگا۔

النافعُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد دو سو ایک ہیں۔ کسی بھی سواری پر بیٹھنے سے پہلے گیارہ مرتبہ پڑھیں تو سواری حادثہ سے محفوظ رہے اور اگر کسی بھی کام کرنے سے پہلے اکیس مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں تو کاموں میں کامیابی یقینی طور پر ملے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ زندگی کے ہر ہر موڑ پر کامیاب حاصل کرنے کے لئے روزانہ سو بار پڑھنے کا معمول رکھے۔

النورُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد دو سو چھپن ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک سال تک اس اسم الٰہی کو ۱۰۰ مرتبہ اور جمعہ کے دن سورۂ نور سات مرتبہ اور ''یا نور'' ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کے باطن میں ایک نور پیدا ہو اور اس کا چہرہ بھی نورانی ہو جائے اور دیکھنے والے اس نور سے متاثر ہوں۔

الهادی : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۲۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر آسمان کی طرف دیکھ کر عشاء کے بعد بیس مرتبہ ''یاهادیُ'' پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر ہاتھ مل لے تو اس کو دولتِ معرفت عطا ہو جائے اور اس کا دل آئینے کی طرح صاف و شفاف ہو جائے۔

البدیعُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۸۶ ہیں۔ اگر کوئی شخص مصائب کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم الٰہی کو ۷۰ ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کو مصائب سے نجات مل جائے۔ اگر کوئی مہم درپیش ہو تو عشاء کے بعد بستر پر لیٹ کر لاتعداد مرتبہ یا بدیع السمٰوٰت والارض پڑھے یہاں تک کہ نیند آجائے تو انشاءاللہ مہم میں کامیابی ملے۔

الباقیُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱۳ ہیں، اگر جمعہ کی شب میں اس اسم الٰہی کو ۱۱۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کی تمام دعائیں قبول ہوں۔

الوارث : جمالی ہے، اس کے اعداد سات سو سات ہیں۔ اگر کوئی آفتاب طلوع ہونے سے پہلے سو بار پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کے سب کام بن جائیں۔

الرشیدُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۱۴ ہیں، اگر کسی کی جدوجہد نا کام ہو جاتی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم الٰہی کا ورد روزانہ پانچ سو مرتبہ کرے، انشاءاللہ کچھ ہی دنوں میں اس کی جدوجہد کامیابی سے دوچار ہو جائے گی۔

الصبورُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۲۹۸ ہیں۔ دشمنوں کو مغلوب کرنے اور مشکل کو آسان کرنے کے لئے اور حصولِ اولاد کے لئے اس کا ورد بہ کثرت کریں۔

میاں بیوی کی محبت کے لئے

علم الجفر کا ایک قیمتی روحانی فارمولا

اگر میاں بیوی کے درمیان ناچاقی رہتی ہو اور دونوں کے درمیان محبت پیدا کرنے کی کوشش چل رہی تو اس روحانی فامولے کو آزما کر دیکھیں۔ علم جفر کا ایک خاص طریقہ ہے۔

سب سے پہلے میاں بیوی کے نام معہ والدہ حاصل کریں۔ پھر ان کے ناموں کی ایک سطر تیار کریں۔ پھر ان کل حروف کی الگ الگ تقسیم عنصر کے اعتبار سے کریں۔ عنصر کے اعتبار سے جو بھی حروف برآمد ہوں، ان میں سے نحس حروف کو ساقط کردیں اور ہر عنصر کی کل تعداد میں ۴۵ رکا اضافہ کر کے مثلث کے ۴ر نقش عنصر کے اعتبار سے تیار کریں اور ہر عنصر کے ۴۵ نقش بنائیں۔

آبی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ بادی نقوش کو کپڑے میں پیک کر کے پھل دار درخت پر لٹکائیں۔ خاکی نقوش کو خاکی کپڑے میں پیک کر کے زمین میں دبائیں۔ اور آتشی نقوش کو آگ میں جلادیں۔ اس کے بعد جن حروف کا غلبہ پیدا ہو، عنصر کے اعتبار سے مربع کا نقش تیار کریں اور طالب کے عنصر کے اعتبار سے ایک نقش مربع کا تیار کریں۔ طالب اور والدہ کے اعداد میں ۴۵ رکا اضافہ کر کے حسب قاعدہ نقش بنائیں اور طالب کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ طالب و مطلوب میں زبردست محبت پیدا ہوگی۔ اس تفصیل کو ایک مثال سے سمجھے۔

نام شوہر: طالب نسیم احمد ولد شمیم بانو

نام مطلوب: سلمہ بانو والدہ اسمہ خاتون۔

ان کی ایک سطر الگ الگ حروف میں اس طرح بنے گی:

ن س ی م اح م دش م ی م ب ان وس ل م ہ ب ان واس م ہ خ ا ت ون۔

ان حروف کو عناصر کے اعتبار سے تقسیم کیا۔

آتشی۔ام م ش م م ام ہ اام ہ ا

خاکی۔ دح ل خ

آبی۔ س س س

عناصر کے اعتبار سے نحس حروف ساقط ہوں گے ان کی تفصیل یہ ہے:

آتشی۔ش

بادی۔ب ن

خاکی۔خ

آبی۔×

آتشی حروف میں سے نحس حروف ساقط کرنے کے بعد بقیہ حروف کے کل اعداد: ۲۵۵ اضافہ ۳۰۰=۴۵

بادی حروف سے نحس حروف ساقط کرنے کے بعد بقیہ حروف کے کل اعداد: ۳۸۸، اضافہ ۴۳۳=۴۵

خاکی حروف میں سے نحس حروف ساقط کرنے کے بعد بقیہ حروف کے اعداد: ۱۴۲، اضافہ ۸۷=۴۵

آبی حروف کے کل اعداد: ۱۸۰، اضافہ ۲۲۵=۴۵

آتشی نقش اس طرح بنے گا:

۷۸۶

۱۰۳	۹۶	۱۰۱
۹۸	۱۰۰	۱۰۲
۹۹	۱۰۴	۹۷

یہ نقش ۴۵؍عدد بنا کر ان کو آگ میں جلا دیں۔

بادی نقش اس طرح بنے گا:

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۷	۱۴۱
۱۴۰	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۸	۱۴۲	۱۴۳

یہ نقش ۴۵؍عدد بنا کر پھل دار درخت پر لٹکا دیں۔

آبی نقش اس طرح بنے گا:

۷۸۶

۷۲	۷۷	۷۶
۷۹	۷۵	۷۱
۷۴	۷۳	۷۸

اس نقش کو ۴۵؍عدد بنا کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ خاکی نقش بنے گا۔

۷۸۶

۲۶	۳۳	۲۸
۳۱	۲۹	۲۷
۳۰	۲۵	۳۲

اس نقش کو ۴۵؍عدد بنا کر زمین میں دبا دیں۔

اس تفصیل میں غلبہ آتشی حروف کے اعداد کو ہے۔ اس لئے مربع کا نقش آتشی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۷	۸۱	۷۸	۷۴
۷۹	۷۳	۶۸	۸۰
۷۲	۷۶	۸۳	۶۹
۸۲	۷۰	۷۱	۷۷

اس نقش کے نیچے یہ عزمیت بھی لکھ دیں اور نقش کو طالب کے گلے میں ڈلوا دیں۔

احرق القلب سلمه بانو بنت اسمه خاتون درغرض وعلیٰ حب نسیم احمد ابن شمیم بانو یا مقلب القلوب العجل العجل العجل الساعه الساعه الساعه الواحا الواحا الوحا

اس طرح کے نقوش علم جفر کا ایک راز ہیں۔ ان نقوش سے یقین کامل کے ساتھ استفادہ کرنا چاہئے اور اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ اس طرح کے فارمولے کے لئے صحیح ماہ، صحیح تاریخ دن اور صحیح ساعت کا اہتمام ہو۔ اگر اس طرح کے اعمال ماہ ثابت عروج ماہ، سعید تاریخ اور ساعت سعید میں ہوں تو بہتر ہے۔ سفر، جمادی الاول، شعبان ذی قعدہ کے مہینے ثابت مانے جاتے ہیں۔ ان مہینوں کی یہ تاریخیں غیر مبارک سمجھی جاتی ہیں:

صفر	۲، ۱۱، ۲۰	جمادی الاول	۱۰، ۱۱، ۲۸
شعبان	۱۳، ۲۰، ۲۶	ذی قعدہ	۲، ۶، ۸

عروج ماہ سے مراد چاند کی شروع تاریخ سے ۱۴؍تاریخ تک کا وقت اور ساعت سعید سے مراد یہ ہے کہ اس طرح کے اعمال ساعت زہرہ، ساعت مشتری اور ساعت شمس میں ہی کریں تو بہتر ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ دنیا کا کوئی بھی کام ہو، جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو، وہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن اسباب وعلل کی اس دنیا میں صحیح اسباب اختیار کرنے کے بعد ہی اللہ پر بھروسہ کرنا درست ہے۔ اسباب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ جو بندہ اپنے مالک کے پیدا کردہ اسباب کو اہمیت نہیں دیتا، اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ علم جفر ہو یا علم سائنس سب اللہ کے حکم اور مرضی کے محتاج ہیں۔ لیکن جو لوگ جدوجہد نہ کر کے توکل کرتے ہیں وہ در حقیقت توکل کو بدنام کرتے ہیں

واضح رہے کہ اس فارمولے میں ۴۵؍کا جو اضافہ ہے، وہ آدم وحوا کے اعداد ہیں۔ درحقیقت حوا کے اعداد ۱۵؍ہیں اور نقش مثلث کی ایک لائن میں ۳؍خانے ہوتے ہیں۔ ۳؍کو ۱۵؍سے ضرب دیں گے تو ۴۵؍ہوں گے۔ جو آدم کے اعداد ہیں۔

غصہ اور قوّت برداشت

یہ بہت ہی معمولی بات تھی، اشارے پر ٹریفک رکی، گاڑی ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑی ہوگئی۔ پیچھے سے ایک موٹر سائیکل آئی، موٹر سائیکل گاڑیوں سے الجھنے لگی، کسی گاڑی کا شیشہ دہرا ہوگیا، کسی کی باڈی پر لکیر پڑ گئی اور کسی کے دروازے کے ساتھ موٹر کا پائیدان لگ گیا۔ گاڑی میں سوار تمام لوگوں نے ناپسندیدگی سے موٹر سائیکل سواروں کی طرف دیکھا لیکن نوجوان کسی کی پروا کئے بغیر آگے بڑھتے چلے گئے۔ آخری گاڑی میں چار نوجوان سوار تھے۔ موٹر سائیکل والے نوجوان نے اس گاڑی کو کراس کرنے کی کوشش کی لیکن جگہ بالکل نہیں تھی۔ لہٰذا موٹر سائیکل کا پائیدان گاڑی کے ساتھ لگ گیا۔ گاڑی میں سوار نوجونوں نے شیشہ نیچے کیا اور موٹر سائیکل پر سوار نوجوان سے الجھ پڑے، موٹر سائیکل والے نوجوانوں نے جواب میں بدتمیزی کی اور یوں دونوں پارٹیوں میں لڑائی شروع ہوگئی۔ گاڑی والے نیچے اترے اور انہوں نے موٹر سائیکل والوں کو مارنا شروع کردیا اور موٹر سائیکل والے ہیلمٹ پہن کر انہیں ٹکریں مارنے لگے اور یوں دیکھتے ہی دیکھتے سڑک میدان جنگ بن گئی۔

یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا میں نیچے اترا اور انہیں چھڑانے کی کوشش کی لیکن وہ باز نہیں آئے۔ اتنے میں اشارہ کھل گیا اور گاڑیوں کے ہارن بجنا شروع ہوگئے۔ ہارنز کی وجہ سے ماحول مزید خراب ہوگیا۔ پولیس آئی اور اس نے دونوں پارٹیوں کو گرفتار کرلیا۔ میں گاڑی میں بیٹھا اور آگے نکل گیا لیکن یہ واقعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے میری یادداشت کا حصہ بن گیا۔

میں اس دن سے سوچ رہا ہوں یہ واقعہ کیوں پیش آیا؟ مجھے ہر بار جواب ملتا ہے برداشت کی کمی کے باعث ہم نے گزشتہ ۶۲ برسوں کے دوران بے شمار چیزیں کھودی ہیں لیکن ہمارا سب سے بڑا نقصان برداشت کی کمی ہے۔ ہم سب میں برداشت، دوسرے کی بات کو تسلیم کرنا، اختلاف رائے کو سہہ جانا اور غصے کو پی لینا جیسے جذبے ہی ختم ہو گئے ہیں۔ ہم سب لوگ آگ کا گولہ بن گئے ہیں اور جونہی کوئی ہماری آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے تو ہم اس کو جلا کر راکھ کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں، چنانچہ پورا ملک بھٹی بن کر رہ گیا ہے۔ برداشت ہوتی کیا ہے؟ یہ ایک بہت اہم سبجیکٹ ہے اور ہم اسے چند مثالوں سے ہی سے ثابت کرسکتے ہیں۔

صدر ایوب خان پاکستان کے پہلے ملٹری ڈکٹیٹر تھے۔ وہ روزانہ سگریٹ کے دو بڑے پیکٹ پیتے تھے۔ روز صبح ان کا بٹلر سگریٹ کے دو پیکٹ ٹرے میں رکھ کر ان کے بیڈروم میں آجاتا تھا اور صدر ایوب سگریٹ سلگا کر اپنی صبح کا آغاز کرتے تھے۔ وہ ایک دن مشرقی پاکستان کے دورے پر تھے، وہاں ان کا بنگالی بٹلر انہیں سگریٹ دینا بھول گیا۔ جنرل ایوب خان کو شدید غصہ آیا اور انہوں نے بٹلر کو گالیاں دینا شروع کردیں۔ جب ایوب خان گالیاں دے دے کر تھک گئے تو بٹلر نے انہیں مخاطب کرکے کہا "جس کمانڈر میں اتنی برداشت نہ ہو وہ فوج کو کیا چلائے گا، مجھے پاکستانی فوج اور اس ملک کا مستقبل خراب دکھائی دے رہا ہے"، بٹلر کی بات ایوب خان کے دل پر لگی، انہوں نے اسی وقت سگریٹ ترک کردیا اور پھر باقی زندگی سگریٹ کو ہاتھ نہ لگایا۔

آپ نے رستم زماں گاما پہلوان کا نام سنا ہوگا۔ ہندوستان نے آج تک اس جیسا دوسرا پہلوان پیدا نہیں کیا ایک بار ایک زور سے دکاندار نے گاما پہلوان کے سر میں وزن کرنے والا باٹ مار دیا۔ گاما کے سر سے خون کے فوارے پھوٹ پڑے، گامے نے سر پر مفلر لپیٹا

اور چپ چاپ گھر لوٹ گیا۔ لوگوں نے کہا ''پہلوان صاحب آپ سے اتنی کمزوری کی توقع نہیں تھی، آپ دکان دار کو ایک تھپڑ مار دیتے تو اس کی جان نکل جاتی'' گامے نے جواب دیا ''مجھے میری طاقت نے پہلوان نہیں بنایا، میری برداشت نے پہلوان بنایا ہے اور میں اس وقت تک رستم زمان رہوں گا جب تک میری قوت برداشت میرا ساتھ دے گی''

قوت برداشت میں چین کے بانی چیئرمین ماؤزے تنگ اپنے دور کے تمام لیڈرز سے آگے تھے، وہ ۷۵ سال کی عمر میں سردیوں کی رات میں دریائے شنگائی میں سوئمنگ کرتے تھے اور اس وقت پانی کا درجہ حرارت منفی دس ہوتا تھا۔ ماؤ انگریزی زبان کے ماہر تھے لیکن انہیں نے پوری زندگی انگریزی کا ایک لفظ نہیں بولا۔ آپ ان کی قوت برداشت کا اندہ لگایئے کہ انہیں انگریزی میں لطیفہ سنایا جاتا تھا وہ لطیفہ سمجھ جاتے تھے لیکن خاموش رہتے تھے لیکن بعد ازاں جب مترجم اس لطیفے کا ترجمہ کرتا تھا تو وہ دل کھول کر ہنستے تھے۔ قوت برداشت کا ایک واقعہ ہندوستان کے پہلے مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر سنایا کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ انہوں نے زندگی میں صرف ڈھائی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ان کی پہلی کامیابی ایک اژدھے کے ساتھ لڑائی تھی ایک جنگل میں بیس فٹ کے ایک اژدھے نے انھیں جکڑ لیا اور بابر کو اپنی جان بچانے کے لئے اس کے ساتھ بارہ گھنٹے اکیلے لڑنا پڑا۔ ان کی دوسری کامیابی خارش اس قدر شدید تھی کہ وہ جسم پر کوئی کپڑا نہیں پہن سکتے تھے۔ بابر کی اس بیماری کی خبر پھیلی تو ان کا دشمن شبانی خان ان کی عیادت کے لئے آ گیا۔ یہ بابر کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا کہ وہ بیماری حالت میں اپنے دشمن کے سامنے جائے۔ بابر نے فوراً پورا شاہی لباس پہنا اور بن ٹھن کر شبانی خان کے سامنے بیٹھ گیا، وہ آدھا دن شبانی خان کے سامنے بیٹھے رہے، پورے جسم پر شدید خارش ہوئی لیکن بابر نے خارش نہیں کی۔ بابر ان دونوں واقعات کو اپنی دو بڑی کامیابیاں قرار دیتا تھا اور آدھی دنیا کی فتح کو اپنی آدھی کامیابی کہتا تھا۔

دنیا میں لیڈرز ہوں، سیاستدان ہوں، حکمران ہوں، چیف ایگزیکٹو ہوں یا عام انسان ہوں، ان کا اصل حسن ان کی قوت برداشت ہوتی ہے۔ دنیا میں کوئی شارٹ ٹمپرڈ کوئی غصیلا اور کوئی جلد باز شخص ترقی نہیں کر سکتا۔ دنیا میں معاشرے قومیں اور ملک بھی صرف وہی آگے بڑھتے ہیں جن میں قوت برداشت ہوتی ہے۔ جن میں دوسرے انسان کی رائے، خیال اور اختلاف کو برداشت کیا جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک ہمارے معاشرے میں قوت برداشت میں کمی آتی جارہی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص ہر وقت کسی نہ کسی شخص سے لڑنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ شاید قوت برداشت کی یہ کمی ہے جس کی وجہ سے پاکستان میں دنیا کی سب سے زیادہ قتل اور سب سے زیادہ حادثے ہوتے ہیں۔

لیکن یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کیا ہم اپنے اندر برداشت پیدا کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب ''ہاں'' سے اور اس کا حل رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہے۔ ایک بار ایک صحابی نے رسول ﷺ سے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے زندگی کو پر سکون اور خوبصورت بنانے کا کوئی ایک فارمولہ بتا دیجئے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''غصہ نہ کیا کرو''، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دنیا میں تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اول وہ لوگ جو جلدی غصے میں آجاتے ہیں اور جلد اصل حالت میں واپس آجاتے ہیں۔ دوم وہ لوگ جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلد اصل حالت میں واپس آجاتے ہیں اور سوم وہ لوگ جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور دیر سے اصل حالت میں لوٹتے ہیں'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ان میں سے بہترین دوسری قسم کے لوگ ہیں جبکہ بدترین تیسری قسم کے انسان''۔ غصہ دنیا کے ۹۰ فیصد مسائل کی اماں ہے اور اگر انسان صرف غصے پر قابو پالے تو اس کی زندگی کے ۹۰ فیصد مسائل ختم ہو سکتے ہیں۔ برداشت دنیا کی سب سے بڑی اینٹی بائیوٹک اور دنیا کا سب سے بڑا ملٹی وٹامن ہے۔ آپ اپنے اندر صرف برداشت کی قوت پیدا کر لیں تو آپ کو ایمان کے سوا کسی دوسری طاقت کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ انسان اکثر اوقات ایک گالی برداشت کر کے سینکڑوں ہزاروں گالیوں سے بچ سکتا ہے اور ایک بری نظری کو اگنور کر کے دنیا بھر کی غلیظ نظروں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ آج کے بعد آپ کو جب بھی غصہ آئے تو فوراً اپنے ذہن میں اللہ کے رسول ﷺ کے یہ الفاظ لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا ''غصہ نہ کیا کرو'' مجھے یقین ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے یہ الفاظ آپ کی قوت برداشت میں اضافہ فرما دیں گے۔

قسط نمبر: ۵۷

اسلام الف سے ی تک

(س)

مختار بدری

سماع

حال قال، گانا سننا، ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں سماع حق کا فیضان ہے جو دلوں کو حق کی طرف راغب کرتا ہے، پس جس نے حقیقی معنوں میں سنا اس نے راہ حق کو پالیا اور جس نے خواہش نفس سے سنا بے دین ہوگیا۔ حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں، سماع کا ظاہر فتنہ ہے اور باطن عبرت، جو اہل اشارہ ہے اور بشارات کو پہچانتا ہے اس کے لئے سماع عبرت حلال ہے ورنہ طلب فتنہ اور مصیبت کا سامنا کرنا ہے۔ حضرت علی ہجویریؒ گنج بخش کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے آخری عمر میں سماع بالکل ترک کردیا اور واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ میں اسے زیادہ پسند کرتا ہوں کہ کوئی شخص سماع میں نہ پڑے۔ اس سے طبیعت کو پریشان نہ کرے کیوں کہ اس میں بڑے خطرے ہیں۔ حضرت بابا اخوند کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ سماع کے سخت مخالف تھے اور اس معاملۂ سماع میں انہوں نے اپنے مرشد حضرت سید علی خواصؒ سے بھی مباحثہ کیا اور جب تک حضرت خواص نے محفل سماع شرکت کرنے سے پرہیز کرنے کا وعدہ نہ کرلیا انہوں نے پیچھا نہ چھوڑا۔

سنت

طریقہ، رسم، چلن، سُنّتِ سُنّۃُ اللّٰہ سے مراد اللہ کا دستور حکمت اور قانون قدرت مراد ہے اور سنۃ النبی سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل پیرا رہے۔ حدیث کو سنت اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ اصطلاح فقہ میں سنت سے مراد ہے۔ جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا ہو۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا ہے۔ فرمایا میرا راس المال معرفت ہے، میرے دین کی جڑ عقل ہے، میری بنیاد محبت ہے، میری سواری شوق ہے، میرا انیس ذکر الٰہی ہے، میرا لباس صبر ہے، میرا مال یغمار رضائے سبحانی ہے، میرا فخر عجز بہ درگاہ ربانی ہے، میرا پیشہ زہد ہے، میری خوراک یقین ہے، میرا شفیع صدق ہے، میرا اندوختہ طاعت الٰہی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔

(رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم)

سنت کی دو قسمیں ہیں، پہلی سنت مؤکدہ ہے یہ وہ حکم شرعی ہے جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو مگر اس خیال سے کہ کہیں امت پر فرض نہ ہوجائے کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔ دوسری سنت غیر مؤکدہ وہ حکم شرعی جس پر شریعت میں کوئی تاکید نہ آئی ہو مگر اس کا ترک کرنا بھی شریعت کو پسند نہیں۔ عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک سیدھی لکیر کھینچ کر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے راستے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں، بلاشبہ میرا راستہ سیدھا ہے اور تم لوگ اسی پر عمل کرو۔

سنت الفعل وہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو (۲) سنت القول وہ جس کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو (۳) سنت التقریر وہ چیزیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع نہ فرمایا ہو، وہ چیزیں جن کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی، سنت الہدیٰ یا سنت محمدیہ کہلاتی ہیں، مثلاً اذان وغیرہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی تاکید نہ فرمائی سنت الزائدہ کہلاتی ہیں۔ مالک بن انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہوگے گمراہ نہ ہوں گے، ایک کتاب اللہ اور دوسری

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم (موطا)

سنت والجماعت

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین کو عامہ مسلمین کا حق جان کر پوری قوم میں جو منتخب ہو جائے اس کو خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سمجھنے والا اہل سنت والجماعت کہلاتا ہے، دوسرا فرقہ شیعہ ہے جو کسی انتخاب کے بغیر اہل بیت ہی کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حق دار سمجھتا ہے۔

سنہ

سال، قدیم عربی سال جو بارہ مہینوں پر مشتمل ہوتا تھا مگر ۴۱۲ء میں عربوں نے تین سالوں میں ایک بار ایک مہینہ جوڑنا شروع کیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی یہی رواج قائم تھا، حجۃ الوداع کے خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال کے بارہ ہی مہینے ہوتے ہیں اور عربوں کے اس چلن کو ختم کردیا، عربوں میں حرام مہینوں میں تبدیل کرنے کی جو عادت تھی اس سے بھی منع فرمایا۔

سن ہجری

حضرت موسیٰ اشعریؓ نے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ آپ کے خطوط ہم کو کسی تاریخ کے بغیر ملتے ہیں جس سے معاملات کو سمجھنے اور احکامات کے نافذ کرنے میں بڑی دشواری ہوتی ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ کوئی تاریخ ڈالا کریں۔ امیر المؤمنین نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ چار چیزوں سے تاریخ کی ابتدا کی جاسکتی ہے۔

(۱) ولادت نبویؐ (۲) بعثت نبویؐ (۳) ہجرت نبویؐ اور (۴) وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سبھی حضرت ہجرت نبویؐ سے تاریخ کی ابتدا کرنے پر متفق ہوگئے، پھر سوال اٹھا کہ سال کی ابتدا کس مہینے سے کی جائے، بعض صحابہ رمضان المبارک سے آغاز کرنے کے حق میں تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، محرم الحرام سے سال کی ابتدا ہوگی۔

سنی

اہل سنت والجماعت، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے مسلمان کو سنی کہتے ہیں، یہ لفظ عام طور سے شیعہ کے مقابل کہا جاتا ہے، یعنی وہ مسلمان جو چاروں خلفاء کو مانتے ہیں، صحاح ستہ یعنی احادیث کے چھ مجموعوں اور چار ائمہ دین میں سے کسی کا اتباع کرتے ہیں۔

سوء: برائی، عیب، گناہ، امام راغبؒ نے لکھا ہے کہ سوء ہر وہ چیز ہے جو آدمی کو رنجیدہ کرے خواہ وہ امور دنیوی ہو یا امور اخروی۔

سواع

ایک بت کا نام جس کی پرستش حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کرتی تھی، سورۂ نوح میں ہے۔

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا۝

تفسیر عزیزی میں ہے کہ یہ پانچوں حضرت ادریسؑ کے بیٹوں کے نام ہیں جو بہت نیک تھے، ان کے بہت زمانہ بعد لوگوں نے ان کے اوصاف کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے مجسمے تراش لئے اور پھر ان کی پرستش شروع کردی اس طرح یہ نام ان بتوں کے قرار پائے۔ تاریخ الامم خضری میں لکھا ہے کہ عرب میں عمرو بن لحی خزاعی کے زمانے تک بت پرستی کا رواج نہ تھا، یہ شخص جب شام گیا تو وہاں سے اس مرض کو ساتھ لایا، بت پرست قوموں کے پرانے بتوں کے ہم شکل بت بنائے، ینبع کے قریب رمعاط کے مقام پر ایک مندر بنا کر اسے نصب کیا گیا، بنی لحیان اس مندر کے مہنت بنے۔

سوائم: سائمہ کی جمع وہ جانور جو چراگاہوں میں ہوں اور جن پر زکوۃ لازمی ہے۔

سود

اسلام میں سود کی سخت ممانعت ہے، سود خور، سود کا گواہ، سود کی دستاویز لکھنے والا، سود دینے والا سبھی ایک حکم میں آتے ہیں، سود عرب میں دو طرح کا ہوتا تھا، ایک قرض پر، ایک بیع پر، قرض پر اس طرح کے روپیہ دینے والا ایک مقررہ وقت کے لئے کسی کو روپیہ دیتا، جب مدت پوری ہو جاتی تو روپے کا تقاضا کرتا، اگر قرض لینے والے کے پاس روپیہ نہ ہوتا تو وہ مہلت طلب کرتا، تو قرض پر سود بڑھا لیا جاتا اور اسے بھی اصل رقم

میں شامل کر کے مدت کی توسیع کردی جاتی۔ بیع پر اس طرح کہ کوئی شخص کسی کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرتا اور اسی قسم کی چیز خریدنے والے سے اس کے عوض میں لیتا تو زیادہ لیتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گیہوں کو گیہوں کے عوض، نمک کو نمک کے عوض، جو کو جو کے عوض، کھجور کو کھجور کے عوض، چاندی کو چاندی کے عوض اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو تو برابر فروخت کرو یعنی زیادہ لینا دینا داخل سود ہے اور یہ دونوں قسم کے سود حرام ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا گناہ ستر حصہ ہے۔ جس میں سے چھوٹا حصہ اس (گناہ) کے برابر ہے جو کسی شخص کو اپنا ماں حرام کرنے سے ہو (ابن ماجہ)

عبداللہ بن حنظلہ غسیلؓ ملائکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھائے چھتیس زنا سے زیادہ گناہ رکھتا ہے۔ (احمد)

حضرت سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ میں نے رات کو خواب میں دو آدمیوں کو دیکھا، وہ میرے پاس آئے اور ایک پاکیزہ سرزمین میں مجھے لے گئے، پھر ہم وہاں سے چل کر ایک خون کی نہر پر پہنچے جس میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا اور نہر کے بیچ میں ایک اور آدمی تھا جس کے ہاتھ میں کچھ پتھر تھے، یہ شخص اس آدمی کے سامنے تھا جو نہر میں تھا، میں نے سوال کیا کہ یہ کون شخص ہے تو اس آدمی نے جواب دیا جو شخص نہر میں ہے وہ سود خور ہے۔ (بخاری)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

قسط نمبر: ۱۰

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے۔ ”جب تم کسی صوفی کی یہ حالت دیکھو کہ وہ ظاہرداری کی باتوں کا زیادہ خیال رکھتا ہے تو سمجھ لو کہ اس کا باطن خراب ہے۔“

تصوف ایک ایسا موضوع ہے جس پر صدیوں سے عجیب وغریب بحث جاری ہے مگر اس سلسلے میں حضرت جنید بغدادیؒ نے جو کچھ فرمادیا ہے اس پر کسی بھی زاویئے سے اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔

ایک موقع پر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”تصوف یہ ہے کہ اللہ سبحانہ اور تیرے درمیان میں کوئی واسطہ باقی نہ رہے۔“

ایک بار فرمایا۔ ”تصوف تو ایک جنگ ہے جس میں صلح نہیں۔“ جنگ سے مراد نفس کے خلاف جنگ ہے اور نفس آخری سانس تک باقی رہتا ہے، اس لئے نفس کے ساتھ صلح نہیں ہوسکتی۔

ایک دن فرمایا۔ ”تصوف اللہ کے ساتھ معاملات کے صاف رکھنے کا نام ہے اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ دنیا سے روگردانی کی جائے۔“

ایک دن وعظ کے دوران فرمایا۔ ”تصوف یہ ہے کہ اسی تصوف سے اللہ تیری خودی کو مٹا کر مار ڈالے اور پھر اسی تصوف سے تجھے زندہ کرے۔“

ایک اور موقع پر صوفی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ ”صوفی وہ ہے جو زمین کے مانند ہو کہ دنیا بھر کی غلاظت اس پر ڈالی جاتی ہے مگر اس کے اندر سے سرسبز فصل پھوٹتی ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے کہ تصوف کی بنیاد آٹھ خصلتوں پر ہے جو انبیائے پاک علیہم السلام کے ساتھ مخصوص تھیں۔

(۱) سخاوت جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وصف خاص تھی۔ دوسری روایت میں ہے کہ صوفی کا دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح دنیا کی دوستی سے پاک ہو۔

(۲) رضا جو حضرت اسحٰق علیہ السلام کے لئے مخصوص تھی۔ دوسری روایت میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مثال دی گئی ہے۔

(۳) صبر جس کا حق حضرت ایوب علیہ السلام نے ادا کیا۔

(۴) اشارہ جو حضرت زکریا کے لئے مخصوص تھا۔

(۵) اندوہ وغم جسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔

(۶) غریب الوطنی جو حضرت یحیٰی علیہ السلام کے لئے مخصوص تھی۔

(۷) سیاحت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خصائص میں سے تھی۔

(۸) فقیر اور درویشی جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور خاص بخشے گئے تھے، دوسری روایت کے مطابق مناجات میں صوفی کا اخلاص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہو۔

ان مثالوں سے کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صوفی پیغمبرانہ صفات کا حامل ہوتا ہے، دراصل انبیائے کرام علیہم السلام سیرت وکردار کا اعلیٰ ترین نمونہ ہوتے ہیں، اس لئے ان ہی کی تقلید کرکے کوئی انسان صوفیت اور ولایت کی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔

ایک بار کسی شخص نے برسر مجلس آپ سے پوچھا۔ ”مریدوں کو حکایتیں سنانے سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟“

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواب میں فرمایا۔ ”حکایتیں تو اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس سے مریدوں کے دلوں کو تقویت پہنچتی ہے۔“

اسی شخص نے دوسرا سوال کیا۔ ”کیا آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت بھی ہے؟“

حضرت جنید بغدادی نے فرمایا۔ ”قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مقدس ہے۔

ترجمہ: ”ہم تم سے پیغمبروں کے تمام قصے بیان کریں گے جس سے تمہارے دل کو مضبوطی بخشیں گے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے تھے۔ ”اللہ جل شانہ نے مومنین کو ایمان سے شرف عطا کیا، ایمان کو عقل سے نوازا اور عقل کو صبر سے آراستہ

کیا، لہٰذا ایمان مومنین کا دین ہے، عقل ایمان کا دین ہے اور صبر عقل کا دین ہے۔"

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ اخلاص کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے، آپ نے اپنی ذاتی زندگی کا ایک واقعہ سناتے ہوئے فرمایا۔

میں نے اخلاص ایک حجام سے سیکھا، وہ اس وقت مکہ معظمہ میں کسی رئیس شخص کے بال بنا رہا تھا، میرے مالی حالات نہایت شکستہ تھے، میں نے حجام سے کہا۔

"میں اجرت کے طور پر تمہیں ایک پیسہ نہیں دے سکتا، بس تم خدا کے لئے میرے بال بنادو۔"

میری بات سنتے ہی حجام نے اس رئیس کو چھوڑ دیا اور مجھ سے مخاطب ہوکر بولا۔ "تم بیٹھ جاؤ۔!"

مکے کے رئیس نے حجام کے طرز عمل پر اعتراض کیا تو وہ معذرت کرتے ہوئے بولا۔

"جب خدا کا نام اور واسطہ درمیان میں آجاتا ہے تو میں سارے کام چھوڑ دیتا ہوں۔"

حجام کا جواب سن کر مجھے بڑا تعجب ہوا، پھر اس نے قریب آکر میرے سر کو بوسہ دیا اور بال بنانے لگا، اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد حجام نے مجھے ایک پڑیا دی جسمیں کچھ رقم تھی۔

"اسے اپنے استعمال میں لایئے۔" حجام کے لہجے میں بڑا خلوص تھا۔

میں نے رقم قبول کرلی اور اس کے ساتھ ہی نیت کی کہ مجھے جو پہلی فتوح حاصل ہوگی وہ حجام کی نذر کروں گا۔

پھر چند روز بعد جب میرے پاس کچھ روپیہ آیا تو میں سیدھا اس حجام کے پاس پہنچا اور وہ رقم اسے پیش کردی۔

"یہ کیا ہے؟" حجام نے حیران ہوکر پوچھا۔

میں نے اس کے سامنے پورا واقعہ بیان کردیا۔

میری نیت کا حال سن کر حجام کے چہرے پر ناگواری کا رنگ اُبھر آیا۔ "اے شخص! تجھے شرم نہیں آتی؟ تو نے اللہ کی راہ میں بال بنانے کو کہا تھا اور اب کہتا ہے کہ یہ اس کا معاوضہ ہے، تو نے کسی بھی مسلمان کو دیکھا ہے کہ اللہ کی راہ میں کام کرے اور پھر اس کی مزدوری لے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ "میں نے اخلاص کا مفہوم اسی حجام سے سیکھا ہے۔"

☆☆☆

سیرت و کردار کی ایسی بلندی نے حضرت جنید بغدادیؒ کو اہل عراق کا محبوب بنادیا، پھر آپ کی یہی محبوبیت بعض علماء کے لئے حسد کا سبب بن گئی، ایک دن عباسی خلیفہ مستنصر باللہ کے دربار میں کہا گیا۔

"امیر المؤمنین! اس درویش کی خبر لیجئے جو اپنے مکان کے ایک گوشے میں بیٹھ کر اہل ایمان کو گمراہ کر رہا ہے۔" علماء کا اشارہ حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف تھا۔

خلیفہ نے بڑی حیرت سے فقہائے عراق کی بات سنی۔ "آخر وہ شخص کیا کرتا ہے؟"

وہ سماع سنتا ہے، رقص کرتا ہے اور لوگوں کو صوفیت کی تعلیم دیتا ہے۔" حاسد علماء نے حضرت جنید بغدادیؒ کے خلاف فرد جرم پیش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ انسان کا اپنا فعل ہے کہ وہ مسجد میں کھلے عام اللہ کی عبادت کرے یا گوشہ نشیں ہوکر اپنے مالک کو یاد کرے۔" عباسی خلیفہ نے حاسد علماء کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"امیر المؤمنین! جنید دنیاداری کے کاموں میں مبتلا ہیں۔" علمائے عراق نے دلیل پیش کی۔ "لوگ ان کی مصنوعی درویشی اور ظاہری تقویٰ دیکھ کر دھوکا کھاتے ہیں اور فریب میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

"کسی محبت کے بغیر جنید کو ان کے اعمال و اشغال سے روکا نہیں جاسکتا۔" عباسی خلیفہ نے حضرت جنید بغدادیؒ کے مخالفین کو واضح الفاظ میں جواب دیدیا۔

مگر فقہا کا حاسد کردہ مسلسل خلیفہ کے کان بھرتا رہا، آخر عباسی خلیفہ نے یہ کہہ کر جان چھڑائی۔ "پہلے میں جنید کو آزماتا ہوں، اگر وہ دنیادار ہوئے تو اس آزمائش میں ناکام ہوجائیں گے، پھر انہیں شریعت کی گرفت سے کوئی نہیں بچاسکے گا۔"

خلیفہ کی ایک کنیز تھی جسے اس نے تین ہزار درہم کے عوض خریدا تھا، کنیز کے خد و خال اس قدر دلکش تھے کہ وہ اپنے زمانہ میں خوبصورتی کی ایک اعلیٰ مثال تھی، خلیفہ نے اپنی خدمت گار عورتوں کو حکم دیا کہ اس کنیز کو قیمتی لباس اور زر و جواہر سے آراستہ کیا جائے۔

پھر کنیز کو اپنی خلوت میں طلب کر کے عباسی خلیفہ نے کہا۔ ''تجھے لازم ہے کہ تو شیخ جنید کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرے کہ تجھے ان سے بے پناہ عقیدت ہے۔''

کنیز نے حیران ہو کر خلیفہ کی طرف دیکھا۔ ''امیر المومنین! میں تو شیخ جنید کو جانتی تک نہیں۔''

''شیخ جنید بغداد کے ایک پارسا انسان ہیں۔'' عباسی خلیفہ نے اپنی کنیز کو سارا منصوبہ سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''تجھے ان کی پارسائی کو آزمانا ہے۔''

''اگر وہ نیک انسان ہیں تو پھر مجھے کس طرح قبول کریں گے؟''

کنیز کی حیرت برقرار تھی۔

''تجھے اپنی پر زور تقریر کے ذریعے شیخ جنید پر یہ ظاہر کرنا ہے کہ تو ایک مال دار عورت ہے مگر تیرا دل دنیا کی رنگینیوں سے اکتا گیا ہے، اب تجھے صرف خدا کی تلاش ہے اور تو شیخ جنید کی صحبت میں رہ کر حق تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتی ہے۔''

الغرض وہ خوبصورت کنیز حضرت جنید بغدادیؒ کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوگئی، خلیفہ نے اپنا ایک معتمد غلام بھی اس کے ساتھ روانہ کر دیا تاکہ وہ خانقاہ میں پیش آنے والے واقعات سے خلیفہ کو باخبر کرتا رہے۔

کنیز بڑے عاجزانہ انداز میں حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے حاضر ہوئی اور اس نے اپنے خوبصورت چہرے کو بے نقاب کر دیا، حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک نظر اس فتنہ ساماں عورت کو دیکھا اور فوراً ہی سر جھکا لیا۔

عباسی خلیفہ کے منصوبے کے مطابق کنیز التجا کرنے لگی۔ ''شیخ! میری رہنمائی کیجئے! میں آپ کی صحبت میں رہ کر اپنی باقی زندگی یاد الٰہی میں بسر کرنا چاہتی ہوں۔''

جیسے ہی کنیز کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے حضرت جنید بغدادیؒ نے سر اٹھا کر دوبارہ کنیز کی طرف دیکھا اور ایک آہ سرد بھری۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا یہ رنگ جلال دیکھ کر کنیز اس قدر خوفزدہ ہوئی کہ فرش پر گر کر تڑپنے لگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی روح جسم سے پرواز کر گئی۔

غلام بدحواسی کے عالم میں قصر خلافت تک پہنچا اور خلیفہ کے روبرو سارا واقعہ بیان کر دیا۔ مشہور تصنیف ''تذکرۃ الاولیاء'' میں حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کی روایت ہے کہ جب عباسی خلیفہ کو کنیز کی موت کا علم ہوا تو وہ غضب ناک ہو کر کہنے لگا۔

''اب شیخ جنید وہ دیکھیں گے جو انہیں نہیں دیکھنا چاہئے۔''

پھر خلیفہ پورے جاہ وحشم کے ساتھ حضرت جنید بغدادیؒ کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوا، خوشامدی مصاحبوں نے عباسی خلیفہ کو سمجھانے کی کوشش کی۔

''امیر المومنین! آپ کا ایک عام انسان کے گھر جانا منصب خلافت کے منافی ہے۔ شیخ جنید کو اپنی خدمت میں طلب کر کے ان سے باز پرس کیجئے۔''

خلیفہ نے اپنے مصاحبوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ ''ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ شیخ جنید کون ہیں اور ان کی خانقاہ میں کیا ہوتا ہے؟''

پھر جب عباسی خلیفہ حضرت جنید بغدادیؒ کے مکان کے قریب پہنچا تو پورے محلے میں امیر المومنین کی آمد کا شور مچ گیا، خدمت گاروں نے حضرت جنید بغدادیؒ کو بھی خبر دی مگر آپ نے کسی تاثر کا اظہار نہیں کیا بلکہ پورے اطمینان وسکون کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہے۔

پھر جب عباسی خلیفہ آپ کی خانقاہ میں داخل ہوا تو حضرت شیخ نے ایک مسلمان طرح امیر المومنین کا استقبال کیا اور مزاج پرسی کی۔

عباسی خلیفہ نے رسمی باتیں کرنے کے بجائے براہ راست حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔ ''شیخ! یہ کیسی ادا ہے کہ آپ نے ایک محبوبۂ دلنواز کو مار ڈالا اور اسے جلا کر خاک کر دیا۔''

خلیفہ کی بات سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے بے نیازانہ لہجے میں فرمایا۔

''امیر المومنین آپ کی یہ شفقت کیسی ہے کہ میری چالیس سالہ ریاضت، مجاہدات اور بے خوابی کو وہ کنیز ایک لمحے میں برباد کر ڈالتی اور لوگ تماشا دیکھتے رہ جاتے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کی اس قوت کشف پر عباسی خلیفہ سناٹے میں آ گیا۔

''امیر المومنین! ایک انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ دوسرے

انسان کو مار ڈالے۔ ''حضرت جنید بغدادیؒ نے عباسی خلیفہ کو دوبارہ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''میں اس گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر جسے پکار رہا ہوں، وہ خود نہیں چاہتا کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی غیر حائل ہو جائے۔''

عباسی خلیفہ چپ چاپ اٹھ کر چلا گیا، پھر جب مخالفین نے دوبارہ حضرت بغدادیؒ کی شکایت کی تو خلیفہ مستنصر سخت برہم ہوگیا۔ ''لوگ جھوٹ بولتے ہیں، جو شخص خود فتنے میں مبتلا نہیں ہوا اسے دیکھ کر دوسرے لوگ کبھی گمراہ نہیں ہوسکتے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کے کردار پر عباسی خلیفہ کی گواہی ایک بڑی گواہی ہے، اگر لوگ اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆

پھر جب خلیفہ معتضد باللہ کا زمانہ آیا تو علمائے بغداد نے اجتماعی طور پر صوفیاء کے خلاف ہنگامہ آرائی شروع کردی۔ ایک روایت کے مطابق اس ہنگامہ آرائی کا سبب ایک شخص غلام خلیل تھا، خلیل نے دربار خلافت میں عرضداشت پیش کرتے ہوئے کہا۔

''عراق کے تمام صوفیاء زندیق اور بے دین ہیں، اس لئے امیر المؤمنین کا فرض ہے کہ وہ اسلام کو اس خوناک فتنے سے بچائیں۔''

غلام خلیل کی درخواست سن کر خلیفہ معتضد باللہ نے تمام صوفیائے عراق کے قتل کا حکم جاری کردیا۔

دوسری روایت ہے کہ اس ہنگامہ آرائی کی ابتدا شیخ نوریؒ سے ہوئی جو نہایت بلند مرتبہ صوفی تھے۔ شیخ نوریؒ نے ایک دن بغداد کے کسی راستے سے گزر رہے تھے کہ آپ نے چند لوگوں کو دیکھا جو شراب کے مٹکے اٹھائے ہوئے تھے، شیخ نوریؒ کی مذہبی غیرت اس منظر کو برداشت نہ کرسکی، آپ وارفتگی کی حالت میں آگے بڑھے اور شراب کے بہت سے مٹکے توڑ ڈالے، خم بردار تعداد میں زیادہ تھے اس لئے ان لوگوں نے حضرت شیخ نوریؒ کو پکڑ لیا اور عباسی خلیفہ کے دربار میں لے گئے۔ بعض مؤرخین نے معتضد باللہ کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ وہ ایک زشت خو اور تند مزاج حکمراں تھا، پہلے گالی دیتا تھا، بعد میں گفتگو کا آغاز کرتا تھا، خلیفہ نے حسب عادت شیخ نوریؒ کو گالی دیتے ہوئے کہا۔

''تو شراب کے خم توڑنے والا کون ہوتا ہے اور تجھے محتسب کس نے بنایا ہے؟''

حضرت شیخ نوریؒ نے کسی تکلف اور رعایت کے بغیر فرمایا۔ ''ج
ذات پاک نے تجھے خلیفہ بنایا ہے، اسی نے مجھے محتسب کے منصب
فائز کیا ہے۔''

خلیفہ معتضد باللہ حضرت شیخ نوریؒ کا یہ بے باکانہ جواب برداش
نہ کرسکا اور تمام صوفیائے عراق کے قتل کا حکم جاری کردیا تھا، معتو
صوفیاء میں حضرت شیخ نوریؒ کے احباب بھی شامل تھے۔

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ عباسی خلیفہ معتضد باللہ ایک پا
شریعت اور محتاط حکمراں تھا، وہ حضرت شیخ نوریؒ کے اس عمل سے اس ق
برہم نہیں ہوسکتا تھا۔ اب تاریخی حقائق کی روشنی میں ایک ہی صورت
رہ جاتی ہے کہ عراق کے فقہاء اور محدثین صوفیاء کے علم باطنی کو تسلیم ن
کرتے تھے۔ ان کے نزدیک ذکر اور سماع کی محفلوں کی کوئی حقیقت ن
تھی، اس لئے وہ صوفیاء کے عشق جاں سوزی کو کوئی اہمیت نہیں د
تھے۔ اتفاق سے بعض صوفیاء بھی غیر محتاط زندگی بسر کرتے تھے، نتیجتاً ا
سرعام جذب مستی کی کیفیت طاری ہوجاتی تھی، پھر یہی جذب و
صوفیاء کی دشمن بن گئی اور اسی کو بنیاد بنا کر فقہائے عراق نے عباسی خ
کے دربار میں صوفیاء کی بے راہ روی کی شکایت اور اس اندیشے کا اظہ
کہ اگر اس گروہ کو شرع کا پابند نہ بنایا گیا تو عام مسلمان گمراہی کا ش
ہوسکتے ہیں، کسی تاریخی روایت سے پتہ نہیں چلتا کہ اس سلسلے میں خ
وقت نے تحقیق سے کام لیا صرف فقہائے عراق کی شکایت پر تمام صو
کے قتل کا حکم جاری کردیا۔

فقہاء کی طرف سے صوفیاء پر تین الزامات عائد کئے گئے
زندقہ، الحاد اور حلول، یہ تینوں صورتیں کفر کی کھلی ہوئی علامت ہیں
بنیاد پر صوفیاء کو دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا اور واجب القتل قرار پا

صرف جنید بغدادیؒ کی حد تک پتہ چلتا ہے کہ اس سلسلہ می
قدر تحقیق سے کام لیا گیا تھا، بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ ناخوشگوار
معتضد باللہ کے بجائے خلیفہ الموفق باللہ کے دور اقتدار میں پیش آ
مؤرخین کی اسی جماعت کے مطابق حضرت جنید بغدادیؒ کو الموفق
دربار میں طلب کرکے پوچھا گیا تھا۔

☆☆☆☆

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: حیدرآباد

نام: محمد تمیزالدین

نام والدین: افضل بی بی محمد ابوالحسن

تاریخ پیدائش: ۲۷؍جنوری ۱۹۵۵ء

نام شریک حیات: نفیسہ خانم

شادی کی تاریخ: ۷؍اکتوبر ۱۹۸۳ء

قابلیت: ایم اے (عثمانیہ)

آپ کا نام ۱۳حروف پر مشتمل ہے، ۵حروف نقطے والے ہیں، باقی ۸حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۵حروف آتشی، ۴حروف بادی، ۳حروف خاکی اور ایک حرب آبی ہے، بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں آتشی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۵، مرکب عدد ۱۴ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۶۴۴ ہیں۔

۵ کا عدد خود اعتباری سے وابستہ ہے، جس شخص کا عدد ۵ ہوتا ہے اس کی طبیعت میں استحکام ہوتا ہے اور یہ شخص اپنی ذات کے سوا کسی پر اعتبار نہیں کرتا۔ جن لوگوں کا عدد ۵ ہوتا ہے وہ بے تکلف ہوتے ہیں، ان کی طبیعت میں ایک طرح کی آزادی ہوتی ہے اور وہ لوگوں سے ان کے مرتبہ کا حافظ نہ رکھتے ہوئے ملاقاتیں نہیں کرتے ہیں، کسی سے ملاقات کرتے ہوئے ان کے دل میں کسی طرح کا خوف، جھجک اور تردد نہیں ہوتا، ان کا حلقہ احباب وسیع ہوتا ہے لیکن ان میں ایک طرح کا ہرجائی پن ہوتا ہے۔ یہ لوگ پرانے دوستوں سے ترک تعلقات کرکے پھر نئے دوست بنالیتے ہیں اور پرانے دوستوں کو یکسر نظر انداز کردیتے ہیں، اس فطرت کی وجہ سے کبھی کبھی انہیں بڑے بڑے نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں اور کئی بار انہیں اچھے دوستوں سے ہاتھ دھونے پڑ جاتے ہیں۔

پانچ عدد کے لوگوں کو راج نیتی سے بھی بہت دلچسپی ہوتی ہے، یہ خود کو نمایاں کرنے کی جدوجہد میں بھی لگے رہتے ہیں، ان کو خواتین سے بھی ایک خاص قسم کی دلچسپی ہوتی ہے اور خواتین کے سامنے یہ اپنے خیالات کو بار بار پیش کرنے کی کوششیں کرتے ہیں، ان کے خیالات میں ایک طرح کا انتشار رہتا ہے اور یہ انتشار ان کو رنجیدگی اور پراگندگی سے وابستہ رکھتا ہے اور یہ مضطرب سے رہتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ سنجیدہ ہوتے ہیں، بہت گہرے ہوتے ہیں، لیکن روپے پیسے کے معاملے میں قابل بھروسہ ہوتے ہیں، کاروبار سے انہیں بہت دلچسپی ہوتی ہے اور کاروبار کے معاملے میں یہ ہوشیار بھی بہت ہوتے ہیں، انہیں جھوٹ اور لاگ لپیٹ سے نفرت ہوتی ہے، یہ عیش وعشرت اور راحت ومسرت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ سفر کے شوقین ہوتے ہیں، ۵ کا عدد ایک اور ۹ کے درمیان کا عدد ہے اس میں وفا کی مقدار کم ہوتی ہے، اس عدد کا حامل کسی بھی وقت دوسری عورت کی طرف متوجہ ہوسکتا ہے، اگر ان کی نگرانی اور حفاظت نہ کی جائے تو یہ کسی بھی وقت بے وفائی کا مظاہرہ کرسکتے ہیں، محبت اور دوستی کے معاملے میں یہ گرگٹ کی طرح رنگ بدل لیتے ہیں، یہ شہرت حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور اس کے لئے یہ جدوجہد بھی کرتے ہیں اور اکثر کامیاب بھی ہوجاتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ لفظ نقصان سے بہت چڑتے ہیں، ان کا ذہن ہر وقت صرف نفع اور پروفٹ کی طرح مائل رہتا ہے، یہ ایسی تجارت کے قائل ہوتے ہیں جس میں نقصان کا کوئی پہلو نہ ہو، بزنس کے معاملے میں ان کی ہوشیاری اور چالاکی مسلم ہوتی ہے لیکن ان میں استقلال اور ثابت قدمی نہیں ہوتی یہ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل دیتے ہیں، بعض اوقات تو کسی بھی طرف

چلتے چلتے معمولی سے خسارے کی بنا پر اپنی رائے تبدیل کر لیتے ہیں اور اپنے لگے ہوئے سرمائے کو نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ اگر یہ ثابت قدمی سے کام لیں اور تھوڑا سا نقصان برداشت کر کے اسی راستے پر چلتے ہیں تو ان کے نقصان کی تلافی ممکن ہے اور انہیں پہلے ہی راستے پر چل کر بے انتہا نفع حاصل ہو سکتا ہے لیکن ان کا مزاج یہ ہوتا ہے کہ بہت تھوڑا سا نقصان بھی یہ برداشت نہیں کر پاتے اور ایک دم پسپا ہو جاتے ہیں، ان کی زیادہ تر توجہ اپنی محنت کا صلہ پانے پر لگی رہتی ہے، بعض عدد کے لوگوں کے اعتقادات بہت کمزور ہوتے ہیں، ان کی سوچ و فکر اور ان کا نقطہ نظر کسی بھی وقت بدل سکتا ہے، ایک اعتبار سے یہ رجعت پسند ہوتے ہیں ان کے مزاج میں ہر آن تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔

۵ عدد کے لوگوں کی بیویاں ان کے بدلتے ہوئے مزاج سے بہت پریشان اور خوفزدہ رہتی ہیں۔ اگر ان لوگوں کی شادی دور اندیش اور صبر وضبط کرنے والے خواتین سے نہ ہوں تو تعلقات ٹوٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ ۵ عدد کے لوگ حقائق اور دلائل کو پسند کرتے ہیں، ان کے نزدیک خدا پرست ہونا اور جذبۂ رحم کی رکھنا محض کمزوری کی دلیل ہے۔

۵ عدد کے لوگ اپنے یا کسی اور راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اپنا ہی راز فاش کرنے کی وجہ سے انہیں کئی بار بڑے بڑے صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ تغیر پسند ہوتے ہیں، بہت جلد ناراض ہو جاتے ہیں لیکن دیر تک کسی سے ناراض بھی نہیں رہ پاتے، صبح کو راستہ بھول کر شام کو گھر لوٹ آنا ان کی فطرت ہوتا ہے، چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۵ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کو اچھے کھانوں کا شوق ہوگا لیکن کھانوں میں کمی نکالنا بھی آپ کی فطرت ہوگی، آپ کسی بھی وقت کسی بھی کھانے کو ٹھکرا سکتے ہیں، آپ کی یہ ادا آپ کی شریک حیات کے لئے اور مسئلہ بنی رہتی ہوں گی، سفر آپ کا محبوب مشغلہ ہوگا، آپ گفتگو اچھی کر لیتے ہیں لیکن آپ گفتگو کرنے میں زیادہ محتاط نہیں ہوں گے، آپ کی غیر محتاط باتیں کئی بار دوسروں کے لئے اور خود آپ کے لئے مشکلات کھڑی کر دیتی ہوں گی لیکن آپ اپنی چرب زبانی سے باز نہیں آتے اور کئی ناحق باتوں کی وجہ سے آپ اپنے اچھے دوستوں اور قابل قدر رشتے داروں سے اپنا تعلق ختم کر لیتے ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۵، ۱۴، اور ۲۳ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا لکی عدد ۵ ہی ہے، ۵ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۳ اور ۹ عدد کے لوگوں کے ساتھ خوب جمے گی، ایک، ۶، ۷ اور ۸ کے لوگ آپ کیلئے عام سے لوگ ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے برے ثابت ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ۲ اور ۴ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کے لوگ آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے، اگر آپ ۲ اور ۴ عدد والے لوگوں سے اور چیزوں سے خود کو بچائیں تو یہی آپ کے حق میں بہتر ہوں گے، آپ کوئی گاڑی، کوئی مکان یا موبائل بھی ایسا نہ خریدیں اس کا مفرد عدد ۲ یا ۴ ہو۔

آپ کا مرکب عدد ۱۴ ہے، یہ کاروبار اور دوستی سے ہم آہنگ مانا گیا ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو دولت حاصل کرنے میں ہمیشہ کامیابی رہے گی، اگر آپ خرید وفروخت اور زمین کے کاروبار میں دلچسپی رکھتے ہوں تو کسی بھی زمین کو یا کسی بھی فروخت کرنے والی چیز کو ۵ سال سے زیادہ اپنے پاس نہ رکھیں، ورنہ آپ کو غیر معمولی نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ کا مرکب عدد آگ، ہوا اور پانی کے طوفان سے آپ کو چوکنا کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے، آپ ان چیزوں سے احتیاط برتتے ہوئے زندگی گزارنی چاہئے کیوں کہ آگ، ہوا اور پانی آپ کے لئے کسی بھی وقت بڑی مشکلات کھڑی کر سکتے ہیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۲، ۱۷، ۲۳ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ ایک ضروری بات یہ یاد رکھیں کہ نام کے مفرد عدد کے حساب سے ۲۳ تاریخ آپ کی مبارک تاریخ ہے اور برج کے اعتبار سے آپ کے لئے یہی تاریخ غیر مبارک ہے اس لئے آپ کے لئے بہتر ہوگا کہ آپ اپنے اہم کام انجام دیتے وقت اس ۲۳ تاریخ سے گریز کریں۔

آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، ہفتہ کا دن آپ کے لئے اہم ہے آپ اپنے اہم کام تو ہفتہ کے دن بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر ہفتہ کا دن غیر مبارک تاریخوں میں پڑ رہا ہو تو اس کو نظر انداز کر دیں، بدھ اور جمعہ بھی آپ کے لئے اہمیت کا حامل ہیں، آپ اپنے اہم کام بدھ اور جمعہ کو بھی

کر سکتے ہیں، اتوار، پیر اور منگل آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوں گے، ان دنوں میں اگر آپ اپنا کوئی اہم شروع نہ کریں تو بہتر ہے۔

یاقوت آپ کی راشی کا پتھر ہے، اگر آپ اس پتھر کو ساڑھے ۴ گرام کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن لیں گے تو انشاء اللہ آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ کے لئے راحتوں کے دروازے کھل جائیں گے۔

جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی درجہ کی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج میں غفلت نہ برتیں، آپ کو اپنی عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، امراض دماغی، ٹانگوں اور پیروں کی تکلیف، درد گھٹیا اور امراض چشم کی شکایت ہو سکتی ہے۔

آپ کے نام میں ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۶۶ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۲۳۲ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۰	۶۴	۶۱	۵۷
۶۲	۵۶	۵۱	۶۳
۵۵	۵۹	۶۶	۵۲
۶۵	۵۳	۵۴	۶۰

آپ کے مبارک حروف ث، س، ش اور ص ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء اور مقامات آپ کے لئے اہم ثابت ہوں گے۔

آپ محنت و مشقت کرنے کی عادی ہیں، آپ دماغی اعتبار سے چست و چالاک ہیں، جدت طرازی اور منصوبہ بندی میں ماہر ہیں، جرأت مند اور بہادر ہیں، آپ کے مزاج میں عجلت اور جلد بازی ہے اور جلد بازی کی وجہ سے کئی بار آپ کو بڑے بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن آپ عجلت اور جلد بازی کرنے سے باز نہیں آتے، آپ اکثر غصہ سے بے قابو ہو جاتے ہیں اور غصے میں آکر غلط فیصلے کر گزرتے ہیں، آپ کی قدر شکی مزاج بھی ہیں، آپ اپنے اس مزاج کی وجہ سے اپنے کئی اچھے دوست گنوا دیں گے اور کئی قرابت داروں سے آپ کی دوری ہو جائے گی اگر آپ اپنے اس مزاج کو ترک کر دیں تو آپ کے حق میں بہت بہتر ہوگا۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خوش کلامی، نکتہ شناسی، قوت امتیاز، دور اندیشی، موقعہ شناسی، ہمت و حوصلہ، ہوشیاری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دل برداشتگی، تنقید مزاجی، بے استقلالی، نخوت و غرور، بے پرواہی وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد اگر آپ نے اپنی خامیوں سے نجات حاصل کر لی اور رفتہ رفتہ آپ نے اپنی خوبیوں میں اضافہ کر لیا تو پھر آپ کی شخصیت میں مزید حسن پیدا ہو جائے گا اور دیکھنے والوں کو آپ اور زیادہ اچھے اور بھلے محسوس ہونے لگیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹		
	۵۵	۲
۷		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد ۲ بار آیا ہے جو آپ کی قوت گویائی کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور اپنے مافی الضمیر کو بہت ہی عمدہ طریقے سے بیان کر سکتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک میں بڑھی ہوئی ہے لیکن نہ جانے کیوں آپ بروقت اپنی اس صلاحیت کا فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی غیر موجودگی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ اپنی کاوشوں اور اپنی تخلیقات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور اس طرح آپ اپنی ہنر مندیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے محروم ہی رہتے ہیں۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے مواقعات کافی چاق و چوبند دکھائی دیتے ہیں اور علمی کارناموں میں کبھی کبھی یہ لاپرواہی آپ کو اہم مسائل سے دور کر دیتی ہے اور یہ بری صفت آپ کے لئے بہت سی

الجھنوں کے دروازے کھول دیتی ہے اور آپ کو کئی طرح کی ناگہانیوں سے دوچار کراتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کا عدد ۲ بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر خود اعتباری حد سے زیادہ بڑھی ہے اور آپ کے لئے کسی وقت بھی کوئی مشکل کھڑی کرسکتی ہے، انسان کے اندر خود اعتباری ہونی چاہئے لیکن ایک حد میں، حد سے زیادہ بڑھی ہوئی خود اعتباری انسان کو نقصان پہنچاتی ہے۔

۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہاں اس بات کا اندیشہ ہوجاتا ہے کہ آپ حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے کہیں راہ فرار اختیار نہ کرلیں اور اگر ایسا ہو تو پھر یہ ایک طرح کی پست ہمتی ہوگی جو آپ جیسے باصلاحیت انسان کے لئے وجہ ندامت بنے گی۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدادہ ہیں اور آپ ہر جگہ عدل وانصاف ہی کو دیکھنا چاہتے ہیں، آپ ظلم وستم کو ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتے اور آپ ظلم وستم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ سے یہ فہمائش کرتی ہے کہ آپ کو اپنے کاموں میں مزید منظم ہونا چاہئے، مادی کاموں میں آپ کی دلچسپی از حد ضروری ہے اور روپے پیسے کے لین دین میں آپ کو ہر وقت چوکنا رہنا چاہئے۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے اور اس سے یہ ثابت ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں اور کشادہ ذہن بھی لیکن یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اکثر معاملات میں آپ جلد بازی سے کام لیتے ہیں اور ایک دم جذباتی ہوجاتے ہیں اس لئے کئی کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے لیکن کوئی بھی لائن بالکل خالی بھی نہیں ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ کی زندگی میں الجھاؤ بہت پیدا ہوں گے اور زندگی کا ہر سال کسی نہ کسی کشمکش کا شکار رہے گا، آپ کتنی ہی احتیاط سے اپنا قدم اٹھائیں مگر پیچیدگیاں آپ کا مقدر بن کر رہیں گی۔

آپ کے دستخط آپ کی بردباری اور آپ کی نکھری ہوئی سوچ کے آئینہ دار ہیں، آپ کی تصویر آپ کی سوچ وفکر اور آپ کے گہرے خیالات کو واضح کرتی ہے اور آپ کی تصویر سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ آپ عمر بھر کسی نہ کسی کھوج میں رہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ اس کالم کو پڑھ کر اپنی شخصیت کی نوک پلک کو مزید درست کرنے کی جدوجہد کریں گے تاکہ آپ کی شخصیت بے مثال بن جائے اور آپ کا کردار چاند اور ستاروں کی طرح چمکنے لگے۔

جنات کی دنیا

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سلیمان علیہ السلام کے لئے جہاں بہت سی چیزیں مسخر کی تھیں وہیں جنوں اور شیطانوں کو بھی آپ کے تابع کر دیا تھا، جو چاہتے ان سے کرواتے ان میں ان میں سے جو نافرمانی کرتا اس کو سزا دیتے اور قید میں ڈال دیتے تھے۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ○ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ○ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ○ (ص: ۳۶-۳۸)

"تب ہم نے اس کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے نرمی کے ساتھ چلتی تھی جدھر وہ چاہتا تھا اور شیاطین کو مسخر کر دیا، ہر طرح کے معمار اور غوطہ خور اور دوسرے جو پابند سلاسل تھے۔"

نیز سورہ سبا میں فرمایا: وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ○ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ ○ (سباء: ۱۲-۱۳)

"اور ایسے جن اس کے تابع کر دئے جو اپنے رب کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے ان میں سے جو ہمارے حکم سے سرتابی کرتا اس کو ہم بھڑکتی ہوئی آگ کا مزاہ چکھاتے۔ وہ اس کے لئے بناتے تھے جو کچھ وہ چاہتا، اونچی عمارتیں تصویریں، بڑے بڑے حوض جیسے لگن اور پانی جگہ سے نہ ہٹنے ولی بھاری دیگیں۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جنوں کو اس طرح مسخر کرنا اس کی دعا کی قبولیت کا نتیجہ تھا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کی تھی کہ:

وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي (ص ۳۵)

"اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو۔"

اسی دعا کی وجہ سے ہمارے نبی محمد ﷺ نے اس جن کو نہیں باندھا تھا جو آپ کے چہرے پر پھینکنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا۔ صحیح مسلم میں ابو داؤد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا "میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں" پھر آپ نے فرمایا: "میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں" اور آپ نے اپنا ہاتھ پھیلایا جیسے کوئی چیز لے رہے ہوں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو نماز میں کچھ کہتے ہوئے سنا جو اس سے پہلے نہیں سنا، ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھی دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس میرے چہرے پر پھینکنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا، میں نے تین مرتبہ اس سے اللہ کی پناہ چاہی پھر اس پر اللہ کی لعنت بھیجی پھر بھی وہ پیچھے نہیں ہٹا میں نے اس کو پکڑنا چاہا اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو اس کو پکڑ کر باندھ دیتا جس سے مدنیہ والوں کے بچے کھلتے۔

یہ واقعہ ایک سے زائد مرتبہ پیش آیا ہے: چنانچہ صحیح مسلم ہی میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کل رات شیطان میری نماز خراب کرنے کے لئے مجھ پر حملہ کرنے لگا تھا اللہ نے اسے میرے قابو میں کر دیا، میں نے سوچا اسے مسجد کے کسی ستون سے کس دوں تا کہ صبح کو تم لوگ اس کا نظارہ کرو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی بات یاد آئی انہوں نے کہا تھا کہ اے رب مجھے بخش دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو، چنانچہ اللہ نے شیطان کو ذلیل کر کے واپس کر دیا۔

سلیمان علیہ السلام پر یہود کی تہمت

یہود اور ان کے جو متبعین جادو کے ذریعہ جنوں کو استعمال کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام جادو کے ذریعہ جنوں سے کام لیتے تھے۔ بہت سے علماء سلف کہتے ہیں کہ جب سلیمان علیہ السلام کا انتقال ہوا تو شیطانوں نے جادوئی اور کفریہ کتابیں لکھ کر آپ کی کرسی کے نیچے رکھ دیں اور کہا کہ سلیمان انہی کتابوں کے ذریعہ

جنوں سے خدمت لیتے تھے۔

چنانچہ بعض یہود کہنے لگے کہ اگر یہ چیز حق اور جائز نہ ہوتی تو سلیمان کبھی نہ کرتے، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَمَّا جَآئَهُمْ رَسُوْلٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. (البقرة)

''اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول اس کتاب کی تصدیق وتائید کرتا ہوا آیا جو ان کے ہاں پہلے سے موجود تھی تو ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کتاب اللہ کو اس طرح پست پشت ڈالا گویا کہ وہ کچھ جانتے ہی نہیں''

پھر بتایا کہ یہود ان چیزوں کی پیروی کرتے ہیں جو شیاطین، سلیمان علیہ السلام کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان علیہ السلام جادوگری اور کفریہ باتوں سے کوسوں دور تھے۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوْ الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْ. (البقرة)

''اور ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے جو شیطان، سلیمان کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیا کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے۔''

جن معجزات پیش کرنے سے قاصر ہیں

انبیاء علیہم السلام نے اپنی نبوت ورسالت کی صداقت کے ثبوت میں جو معجزات پیش کئے تھے جنات اس طرح معجزات پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ چنانچہ جب بعض کافروں نے یہ کہا کہ قرآن شیطانوں کا بنایا ہوا کلام نہیں ہے اللہ نے ان کے جواب میں فرمایا:

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِيْنُ ۞ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۞ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ۞ (الشعراء)

اس کتاب مبین کو شیاطین لے کر نہیں اترتے ہیں نہ یہ کام ان کو سجتا ہے اور نہ وہ ایسا کر ہی سکتے ہیں۔ وہ تو اس کی سماعت تک سے دور رکھے گئے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو قرآن کے بارے میں چیلنج دیا ہے: قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى اَنْ يَاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۞ (بنی اسرائیل)

کہہ دو کہ اگر انسان اور جن سب کے سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لاسکیں گے چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں''

جنات خواب میں رسول ﷺ کی شکل اختیار نہیں کرسکتے

جنات اور شیاطین خواب میں رسول اللہ ﷺ کی شکل میں نہیں آسکتے، ترمذی میں صحیح سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے دیکھا وہ میں ہی ہوں، شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔ بخاری اور مسلم میں یہی حدیث ان لفظوں میں ہے:

''جس نے مجھے دیکھا اس نے صحیح دیکھا، اس لئے شیطان میرا روپ نہیں دھار سکتا۔'' (الجامع الصحیح)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ شیطان رسول اللہ ﷺ کی حقیقی شکل اختیار نہیں کرسکتا البتہ یہ ممکن ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے کی شکل میں آئے اور یہ کہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

اس لئے اس حدیث سے یہ دلیل نہیں دی جاسکتی کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں آپ کو دیکھ لیا البتہ حدیث کی کتابوں میں آپ کے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں اگر انہیں اوصاف میں دیکھا ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ بہتیرے لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی شکل میں دیکھا جو حدیث کی معتبر کتابوں میں بیان کردہ شکل سے مختلف تھی۔

کرمانی نے ''باب رؤیا النبی ﷺ'' کے ضمن میں کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر نبی ﷺ خواب میں بوڑھے نظر آئیں تو وہ صلح کا سال ہوگا اور اگر جوان نظر آئیں تو وہ جنگ کا سال ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص یہ دیکھے کہ نبی ﷺ اس کو ایسے آدمی کے قتل کا حکم دے رہے ہیں جس کو قتل کرنا جائز نہیں تو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ خیالی صفت ہے، نبی ﷺ نے یہ جو فرمایا کہ: (مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ)

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا۔''

اس کے متعلق مازری نے کہا کہ: اگر لفظ ''فسیرانی فی الیقظة'' محفوظ ہے تو یہ ہوسکتا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے زمانہ کے ان

لوگوں کو مراد لیا ہو جنہوں نے ہجرت نہ کی ہو یعنی اگر انہوں نے آپ کو خواب میں دیکھا تو بیداری میں بھی دیکھیں گے۔ اس طرح اللہ جل شانہ نے خواب میں دیدار کو بیداری میں دیدار کی علامت قرار دیا ہو اور نبی ﷺ کو اس کی وحی کردی ہو۔

جنات فضا میں حدود سے آگے نہیں بڑھ سکتے

یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ○ (الرحمٰن)

اے گروہ جن وانس! اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ کر دیکھو، نہیں بھاگ سکتے، اس کے لئے بڑا زور چاہئے۔ اپنے رب کی کن کن قدروں کو تم جھٹلاؤ گے؟ (بھاگنے کی کوشش کروگے تو) تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تم مقابلہ نہ کرسکو گے۔"

معلوم ہوا کہ جنوں میں عظیم طاقت ہونے اور لمحوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرنے کے باوجود ان کے اپنے مخصوص حدود ہیں جن سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتے ورنہ ان کا انجام ہلاکت و بربادی ہے۔

جس دروازہ کو بسم اللہ کہہ کر بند کیا گیا ہو اس کو جنات نہیں کھول سکتے

یہ بات نبی ﷺ نے بتائی۔ آپ نے فرمایا: دروازے بند کرو اور بند کرتے وقت اللہ کا نام لو، شیطان ایسا دروازہ نہیں کھول سکتا جو اس پر بند کردیا گیا ہو۔ اس کو ابوداؤد، احمد، ابن حبادن اور حاکم نے صحیح سند سے روایت کیا (الجامع الصحیح)

بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے۔ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا، اور اپنے مشکیزے اللہ کا نام لے کر بند کرو اور اپنے برتن اللہ کا نام لے کر ڈھانپ رکھو، اور چراغوں کو بجھادو۔ (الجامع الصحیح)

مسند احمد میں ہے: دروازے بند کرو، برتن ڈھانپ دو، مشکیزے بند کردو چراغ گل کردو، شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور نہ کوئی ڈھکی ہوئی چیز سے پردہ اٹھا سکتا ہے۔

بعض عبادت گزاروں سے منقول ہے کہ

وہ اپنی مناجات میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

(۱) الٰہی لمبی لمبی امیدوں نے مجھے دھوکہ میں ڈالدیا۔

(۲) دنیا کی محبت نے مجھے ہلاک کرڈالا۔

(۳) شیطان نے مجھ کو گمراہ کردیا۔

(۴) نفس امارہ (جو برائی کا حکم کرتا ہے) نے مجھ کو حق سے روک دیا۔

(۵) اور برے ہم نشین (ساتھی) نے نافرمانی پر میری مدد کی، پس تو میری فریادرسی کر (مدد کر) اے فریاد کرنے والوں کی فریادرسی (مدد کرنے والے) پس اگر تو نے مجھ پر رحم نہ کیا تو تیرے علاوہ مجھ پر کون رحم کریگا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے

عقریب میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھلادیں گے۔

(۱) دنیا سے محبت کریں گے اور آخرت کو بھلادیں گے۔

(۲) زندگی سے محبت کریں گے اور موت کو بھلادیں گے۔

(۳) محلوں (بڑے بڑے مکانات) سے محبت کریں گے، لیکن قبروں کو بھلادیں گے۔

(۴) مال سے محبت کریں گے اور حساب کو بھلادیں گے۔

(۵) مخلوق سے محبت کریں گے اور خالق کو بھلادیں گے۔

حضرت یحییٰ بن معاذؒ اپنی مناجات میں کہا کرتے تھے

(۱) الٰہی رات اچھی نہیں لگتی، مگر تیری مناجات کے ساتھ۔

(۲) دن اچھا نہیں لگتا مگر تیری اطاعت کے ساتھ۔

(۳) دنیا اچھی نہیں لگتی مگر تیرے ذکر کے ساتھ۔

(۴) آخرت اچھی نہیں لگتی مگر تیری معافی کے ساتھ۔

(۵) جنت اچھی نہیں لگتی مگر تیرے دیدار کے ساتھ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ممبئی کی مشہور ومعروف مٹھائی ساز فرم

اُف یہ رشتہ داریاں

رفیعہ نوشین

انسان جب اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو وہ تن تنہا آتا ہے لیکن اس کی آمد کے ساتھ ہی کئی رشتے تخلیق ہوتے ہیں۔ رشتے ہمیں جینے کا ڈھب سکھاتے ہیں اور زندگی جیسا مشکل سفر ان ہی رشتوں کے ساتھ مل کر ہم گزارتے ہیں۔ سب سے پیارا رشتہ والدین کا ہوتا ہے اور اس میں بھی خاص طور سے ''ماں'' کا۔ اس کے بعد باپ، بھائی، بہن، تایا، چاچی، ماموں، خالہ، نانا، دادی وغیرہ وغیرہ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا روایت کردہ ایک واقعہ ہے کہ ایک صحابی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ ''کون لوگ میرے بہترین سلوک کے حق دار ہیں؟'' رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تمہاری ماں'' صحابی نے پھر عرض کیا ''اس کے بعد کون؟'' تو آپ نے فرمایا ''تمہاری ماں'' صحابی نے پھر پوچھا ''اس کے بعد؟'' آپ نے فرمایا ''تمہاری ماں'' صحابی نے پھر پوچھا کہ ''اس کے بعد؟'' تو آپ نے فرمایا ''تمہارا باپ''۔

آج کے دور میں اس ماں کے ساتھ اکثر اولاد کا جو سلوک ہے اس کا ثبوت اولڈ ایج ہومس میں ہونے والا بتدریج اضافہ ہے جو معمرین کے آخری وقت کا مسکن بنے ہوئے ہیں۔ کچھ بچے جو خود کو فرماں بردار خدمت گزار ثابت کرنے کے لئے والدین کو اولڈ ایج ہوم میں نہیں چھوڑتے ہیں تو گھر کا ماحول ہی ان کے لئے اولڈ ہوم جیسا بنا دیا جاتا ہے جہاں ان کی زندگی کی ایک کمرے میں مقید کر کے یکہ و تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ وقت پر کچھ کھانے کو دے دیا اور تفریح کے نام پر ایک ٹیلی ویژن اولاد کو اپنی زندگی کے چند ساعت بھی ان کے نام کرنے کی فرصت نہیں، جس کی وجہ سے گھر میں ہوتے ہوئے بھی وہ علیحدگی اور تنہائی کے بوجھ تلے دبے رہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس سے اچھا تو ہوم ہی ہوتا جہاں ہمیں اپنے ہم عمر تو ملتے ہے، جن سے ہم جی بھر کے باتیں کرتے، ہنستے بولتے اور من ہلکا کرتے یہاں تو در و دیوار کو تکتے تکتے آنکھیں جیسے پتھرا گئیں ہیں۔ کچھ پوچھیں تو جواب ملتا ہے کہ ''آپ کو نہیں معلوم'' کچھ بتاؤ تو ''یہ آپ کا زمانہ نہیں ہے'' کہیں جانا چاہو تو ''آپ نہیں جاسکتے'' کچھ خاص کھانا چاہو تو ''آپ کو پرہیز ہے'' زندگی کی ساری گفتگو جیسے ان چار پانچ جملوں میں سمٹ کر رہ گئی ہو۔

والدین اور اولاد کے درمیان تو خون کا رشتہ ہوتا ہے، خون کے ساتھ ساتھ رشتے احساس کے بھی تو ہوتے ہیں، اگر احساس ہو تو اجنبی بھی اپنے ہو جاتے ہیں اور اگر احساس نہ ہو تو اپنے بھی اجنبی محسوس ہونے لگے ہیں۔ رشتوں کا نہ ہونا اتنا تکلیف کا باعث نہیں ہوتا جتنا رشتوں کا ہوتے ہوئے بھی احساس کا مرجانا تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

ایک خاتون اپنے کسی قریبی رشتہ دار سے ملنے ان کے گھر گئیں، دیوان خانے کے سینٹر ٹیبل پر ایک ٹرے میں چھوٹے چھوٹے چمکیلے، رنگین، مگر بیجان پتھر رکھے تھے جسے دیکھ کر اس خاتون کا چھوٹا سا بیٹا مچل گیا اور ان پتھروں سے کھیلنے لگا۔ ظاہری بات ہے جب بچے کھیلتے ہیں تو چیزیں ہوں یا کھلونے بکھرتی ہیں، ٹوٹتی ہیں، اس کے بغیر بچپن کا تصور ہی کیسا؟ اس بچے کے ساتھ بھی یہی ہوا کہ کچھ پتھر اس کے ہاتھ سے پھسل کر نیچے گر پڑے۔ صاحب خانہ کی نظر جیسے ہی ان گرے ہوئے پتھروں پر پڑی ان کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑنے لگیں اور انہوں نے بہت ہی میٹھے لہجے سے بچے کے ہاتھوں سے وہ پتھر والی ٹرے اٹھائی اور اسے اونچائی پر رکھ دیا جہاں بچے کا ہاتھ نہ پہنچ سکے۔ بچہ مایوس ہو کر خاموش بیٹھ گیا۔ کاش وہ یہ جانتے کہ چیزیں اہمیت نہیں رکھتیں، رشتے اہمیت رکھتے ہیں۔ جب ہم سے چیزیں چھین لی جائیں تو دل ڈوب ڈوب کر ابھرتا ہے لیکن جب رشتے کھو جائیں تو دل ایسا ڈوبتا ہے کہ پھر ابھر نہیں سکتا۔

کاش وہ سمجھتے کہ ''ایک معصوم بچے'' کے چہرے پہ بکھری مسکراہٹ کی قیمتی دنیا کی قیمتی سے قیمتی چیز سے بھی زیادہ معنی رکھتی ہے، پر یہ تو حقیر سے پتھر ہیں۔ اپنی زندگی میں پیش آنے والے خوشی اور غم کے خاص طور پر خوشی کے مواقع پر رشتہ داروں کو شامل رکھنا ضروری ہے۔ اکثر رشتہ دار جب خوش خبریاں دوسروں سے بانٹتے ہیں تو کچھ رشتہ داروں کا عمل واقعی خوش کن ہوتا ہے جب کہ کچھ رشتہ داروں کے لہجے میں اتنی

سرد مہری اور بیزارگی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے کہ خوش خبری سنانے والے کو سوچنا پڑتا ہے کہ اس نے خوش خبری ہی سنائی ہے یا پر کوئی دردناک خبر؟

ایک مرتبہ Telecommunication کے تربیتی پروگرام میں شرکت کرنے والے شرکاء سے کہا گیا کہ آپ جب بھی فون ریسو کریں تو مسکراتے ہوئے ''ہیلو'' کہیں۔ ایک لڑکے نے سوال کیا ''سر کیا ہماری مسکراہٹ ٹیلیفون پر انہیں دکھائی دے گی؟'' پروفیسر نے کہا نہیں، آپ کا چہرہ تو نہیں دکھائی دے گا لیکن سننے والا آپ کے لہجے سے، آپ کی مسکراہٹ کو ضرور جان لے گا کیوں کہ مسکراہٹ کا عنصر آواز میں شامل ہو جاتا ہے۔ چائے میں چینی کی طرح، جو دکھائی نہیں دیتی لیکن مٹھاس ضرور گھول دیتی ہے۔ مسکرانا صدقہ ہے، جس کے لئے کسی کو کچھ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس کے باوجود وہ بھی ہم اپنے رشتہ داروں کو دینے میں کنجوسی کرتے ہیں۔ ہماری لب گلاب کی پنکھڑیاں یا سنگترے کی قاشیں نہیں بلکہ ''لب سنگ'' ہیں جو مسکرانے کے لئے ہوتے ہی نہیں۔ پہلے زمانے میں جب رشتہ دار بطور مہمان گھر آتے تو میزبان خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ اتنی گرم جوشی اور محبت سے ان کا استقبال ہوتا کہ مہمان بھی سرشار ہو جاتے۔ میزبان حتی الامکان کوشش کرتا کہ مہمان کی خوب خاطر تواضع کی جائے اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

لیکن آج کے دور میں جب رشتہ دار کسی کے گھر بطور مہمان جاتے ہیں تو میزبان کے چہرے پر ایسے ناگواری کے آثار نمودار ہوتے ہیں کہ مہمان اپنی آمد پر پچھتانے لگتا ہے۔ پہلے کھانا کھاتے وقت اگر مہمان آجائے تو اسے بہت مبارک تصور کیا جاتا اور کہا جاتا کہ جو کھاتے وقت آتا ہے وہ سچا بہی خواہ اور دوست ہوتا ہے مگر آج ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ کھاتے وقت مہمان آجائے تو میزبان اسے بوجھ تصور کرتا ہے اور پھر آپس میں کہنے لگتے ہیں'' پتہ نہیں کیسے لوگ ہوتے ہیں جو عین کھانے کے وقت وارد ہو جاتے ہیں۔ بیٹھے بیٹھے کھانا کا انتظام کرنا کوئی معمولی بات نہیں'' کچھ رشتہ دار معاشی، معاشرتی اور خاندانی خوبی ملنے کی وجہ سے دوسروں کو خود سے برتر سمجھنے لگتے ہیں اور یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ وہ ہر ایک معاملہ میں اپنی بات منوانے کا حق رکھتے ہیں اور دوسروں کو ان کی کوئی بھی بات رد کرنے کا کوئی حق نہیں اور اس تکبر میں وہ سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں اور قریب والوں کو رگڑتے ہیں اور اگر کوئی ان کی کسی غلط بات کو بھی رد کر دے تو وہ اپنے اس تکبر میں رشتہ داریاں توڑنے میں بھی کوئی تردد محسوس نہیں کرتے بلکہ بسا اوقات تو زندگیوں کو جہنم بنا دیتے ہیں۔

اکثر اوقات بیویاں خاوند کے لئے اس کے رشتہ داروں سے قطع تعلق کا سبب بنتی ہیں۔ ان میں صرف اور صرف اپنے شوہر سے تعلق رکھنا ہی منسوب ہوتا ہے۔ ان سے جڑے رشتوں سے نہیں۔ ان کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ وہ اپنے گھر میں موجود پیڑ سے صرف اس کا پھل کھانا چاہتی ہیں۔ جڑ (ماں) اور پتوں (بھائی بہن) کی انہیں پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر رہتی ہیں کہ بنا جڑ اور پتوں کے درخت سرسبز و شاداب نہیں رہ سکتا بلکہ سوکھ کر ویران ہو جاتا ہے اور اگر ایسا ہو تو انہیں بھی اپنی زندگی ویرانے میں ہی بسر کرنی ہوگی۔

اب جہاں تک خاوند کا سوال ہے تو وہ بے چارہ اپنی بیوی کی رضامندی کے لئے، اس کو خوش رکھنے کے لئے اپنے دیگر رشتہ داروں کا حق مارنے لگتا ہے یہاں تک کہ ان کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے، اس کے برعکس ایسی کئی خواتین بھی ہیں جن کے شوہر انہیں مجبور کرتے ہیں کہ وہ کسی شرعی سبب کے بغیر اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرلیں۔ بیویاں ان کی محکوم جو ہوتی ہیں، دونوں ہی صورتیں رشتہ داروں کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہیں کیوں کہ رشتے اور موسم دونوں ایک جیسے ہوتے ہیں، کبھی حد سے زیادہ اچھے اور کبھی برداشت سے باہر۔ فرق بس اتنا ہے کہ موسم جسم کو تکلیف دیتا ہے اور رشتے روح کو۔ اگر ہم مال یا وسائل یا زکوٰۃ کی رقم بھی مستحق رشتہ داروں کو دیتے ہیں تو ان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ صرف ہماری مرضی کے مطابق ہی عمل کریں گے۔ ہماری غلط صحیح ہر بات مانیں گے اور ہمارے احسانات کا ورد کرتے رہیں گے وغیرہ وغیرہ۔ اور اگر ہم ایسا سوچتے ہیں یا کسی کو کرنے پر مجبور کرتے ہیں تو یقین رکھئے کہ ہم رشتہ داریاں جوڑنے یا نبھانے والوں میں سے نہیں بلکہ اپنے نفس کی پیروی کرنے والوں میں سے ہیں۔ جس کا نتیجہ عموماً اچھا نہیں ہوتا۔

رشتے اعتبار کی ڈور سے بندھے ہوتے ہیں اور اعتماد کی فضاء میں پل کر مضبوط ہوتے ہیں۔ اگر انہیں بدگمانی کی ہوا جھٹکا دے تو یہ کچے دھاگے کی مانند ٹوٹ جاتے ہیں اور ہمارا عالم یہ ہے کہ جہاں رشتے دار جمع ہوئے نہیں کہ بدگمانیوں کا بازار گرم ہونے لگتا ہے۔ رسول پاک

ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں ہے جو صرف بدلہ چکائے (یعنی احسان کے بدلے احسان کرے) بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اگر اس سے رشتہ ناطہ توڑا جائے تب بھی وہ رشتہ ناطہ جوڑے رکھے۔ رشتہ داروں کی طرف سے ملنے والے، دکھ اور تکالیف کو درگزر کرنا اور بدلہ نہ لینا یہ ہماری مذہبی تعلیمات ہیں۔ اس کے برخلاف ہمارا انداز فکر ایسا ہے کہ کہیں سے دعوت نامہ آتا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ ہماری دعوت میں شرکت کئے تھے یا نہیں؟ اگر کئے تھے تو انہوں نے کیا تحفہ دیا تھا؟ یا بطور سلامی کتنے روپے دیئے تھے۔ ہم بھی کم وبیش ویسا ہی تحفہ یا اتنے ہی روپے انہیں دیں گے۔ اب چاہے ان کے اور ہمارے معاشی حالات میں زمین آسمان کا فرق کیوں نہ ہو۔ یہ تو بات تھی خوشی کے مواقع کی لیکن کہیں سے موت کی بھی خبر آتی ہے تو ہمارا موازنہ یہی ہوتا ہے کہ وہ ایسے ہی کسی موقع پر ہمارے گھر آئے تھے یا نہیں اور حاضری کے وقت کوئی تحفہ لائے تھے یا نہیں۔ اگر وہ آئے تھے تو تب تو ہم جائیں گے۔ ورنہ بنانے کے لئے بہانوں کی کمی تو نہیں۔ ایسی باتوں کو بڑھاوا دینے میں گھر کے دیگر افراد بھی موثر کردار ادا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''جب ان کو آپ کی پرواہ نہیں تو آپ کیوں ان کی پرواہ کرتے ہو؟'' آپ کو کوئی نہیں پوچھتا تو آپ کیوں سب کی خبر گیری کرتے رہتے ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔ اگر ہم اپنے کسی اچھے عمل کے بدلے کی امید مخلوق سے رکھتے ہیں تو ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ ہم نے وہ کام اللہ کی خوشنودی کے لئے نہیں کیا بلکہ اپنے نفس کے لئے، دنیا کے دکھاوے کے لئے یا کسی اور مقصد اور نیت سے کیا ہے۔ اللہ کے لئے نہیں کیا اور اگر وہ دکھاوے کے لئے کیا گیا ہے تو پھر ''ریاکاری'' میں شامل ہو گیا۔

تکبر سے پاک گفتگو، مفاد سے پاک محبت، لالچ سے پاک خدمت اور خود غرضی سے پاک دعا سچے رشتے کی دلیل ہوتے ہیں۔

کہاں ہے ایسے رشتے، وہ تو عنقا ہو گئے۔

کوئی ٹوٹے تو اسے بنانا سیکھو
کوئی روٹھے تو اسے منانا سیکھو
رشتے تو ملتے ہیں مقدر سے
بس اسے خوبصورتی سے نبھانا سیکھو

☆☆☆

قوتِ باہ عدد ۹ کی انگوٹھی

منگل کا دن مریخ سے منسوب ہے، جسے سپہ سالار فلک، ہمت بہادری طاقت اور قوت کا سیارہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سیارہ دو بروج حمل اور عقرب کا حامل ہے، مردانہ قوت، ہمت، حوصلہ اور بہادری اس کی خاصیت ہے۔ جن افراد کے زائچہ پیدائش یہ سیارہ کمزور ہوتا ہے ایسے افراد کو مردانہ کمزوری، معدہ اور خون کی خرابی، پھوڑے پھنسی، بخار جیسے امراض کے علاوہ بزدلی، ڈر، خوف، نفسیاتی امراض، احساس کمتری کا سامنا رہتا ہے۔ اگر ایسے افراد شادی شدہ ہوں تو ان کو اکثر اوقات شرمندگی رہتی ہے جس کے علاج کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں، روپیہ پیسہ برباد کرتے ہیں لیکن پھر بھی حاصل وصول کچھ نہیں ہوتا، ایسے افراد کا مسئلہ کا حل عدد ۹ کی انگوٹھی یا طلسم مریخ میں پوشیدہ ہے۔ ایسے افراد کو چاہئے کہ شرف یا اوج مریخ کے وقت قوت باہ میں اضافہ چاہیں تو اپنے نام کے عدد شمسی برآمد کریں، ان اعداد میں حرف ی کے شمسی اعداد ۱۰۰۰ شامل کر کے موکل برآمد کریں، حاصل شدہ موکل کا اسم تانبہ یا لوہے کی انگوٹھی پر بوقت اوج یا شرف مریخ یا مریخ شمس تسدیس وتثلیث میں مذکورہ بالا دھات اور قوت ایسی ملے گی کہ جیسے اُس نے ویاگرا کا استعمال کر لیا ہو۔ اکثر وبیشتر دیکھنے میں آیا ہے کہ عدد ۹ کی انگوٹھی چاندی میں تیار کی جاتی ہے جب کہ ہماری تحقیق کے مطابق چاندی میں تیار کردہ انگوٹھی کے اثرات کمزور ہو جاتے ہیں کیوں کہ مریخ عنصر آتشی ہے اور چاندی کا مزاج آبی ہے۔ لہٰذا آگ اور پانی کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ضروری ہے کہ اگر آگ کو بڑھاوا دینا ہو گا تو ہوا کی مدد لینی ہے۔ آتشی عمل کر رہے ہیں تو نظر میں رکھنا ضروری ہے کہ دھات بھی آتشی استعمال ہو۔ بخورات بھی آتشی مزاج سے مسلک ہو رنگ سرخ یعنی آتشی ہو تو یقیناً اثرات جلد ظاہر ہوں گے۔ ابجد قمری میں اعداد کی قوت آبی ہوتی ہے۔ لہٰذا ابجد قمری سے اعداد برآمد نہ کئے جائیں گے، یہ انگوٹھی تیار کرنے کے بعد اگر اسی ساعت میں پہن لیں تو بہت خوب ورنہ بروز منگل تیسری ساعت جو کہ عموماً رات کی ۸:۵ تا ۹ بجے میسر آتی ہے اس وقت میں پہن لی جائے۔ عدد ۹ کی انگوٹھی تیار کرنے کے لئے مثلث آتشی سے خانے پر کئے جائیں گے تا کہ تاثیر وقوت برقرار رہے۔

عمل برائے رد سحر و نظر بد

تحریر: روحانی اسکالر حکیم حافظ عتیق الرحمٰن ضیاء، کراچی

موجودہ دور نفسانفسی کا ہے، انسان دنیا اور دنیاداری کی لالچ کے چکر میں پڑ کر ایک مشین کی طرح کام میں لگ گیا، اس دنیا کے چکر میں وہ دنیا بنانے والے اپنے حقیقی رب کو بھول گیا، رب کو اور اس کے احکام کو بھولنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ نفس کی پاکیزگی نے شرانگیزی، کینہ، بغض وحسد نے جگہ لی اور شیطانیت سر چڑھ کر بولی جو کہ نظر بد، جادو، سحر و آسیب جیسی روحانی بیماریوں نے جنم لینا شروع کردیا۔ یہ ضروری نہیں کہ اس قسم کی بیماریوں کو جادوگر یا کوئی آپ کا دشمن ہی آپ پر جادو، سحر وغیرہ کروائے بلکہ جب انسان خود احکام الٰہیہ اور سنت نبوی پر عمل کرنا چھوڑ دے تو ماورائی قوتیں ایسے انسان پر اپنا قبضہ جمالیتی ہیں اور یا تو بھٹکے ہوئے ہمزاد کی یہ شرانگیزیاں ہوتی ہیں، جیسے لوگ سحر، آسیب، جادو، بندش وغیرہ کا نام دیدیتے ہیں اور ہمارے یہاں تو علاج کرنے والوں کو تو اکثر خود ہی علم نہیں ہوتا کہ مریض کا مسئلہ کیا ہے؟ بس دو کتابی چلّے کئے اور کچھ وظائف پڑھے اور بنگئے جناتی بابا حالاں کہ یہ خود مریض ہوتے ہیں اور ان کو علاج کی ضرورت ہوتی ہے، ہماری بے چاری عوام اپنا پیسہ، عزت دونوں ہی ایسے نام نہاد لوگوں پر ضائع کردیتے ہیں اور بعد میں کف افسوس ملتے ہیں، خیر یہ ایک لمبا موضوع ہے۔ مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی بیماریوں سے نجات کے لئے اگر علاج کے ساتھ ساتھ ان ہدایت پر بھی عمل کیا جائے تب ہی علاج ممکن ہے۔ سب سے پہلے تو اپنے نفس پر قابو رکھیں، اچھے اخلاق اور اچھے کردار سے ایک اچھا انسان بننے کی کوشش کریں۔ جھوٹ، غیبت، چغل خوری، حسد سے دور رہیں، ہمیشہ باوضو رہا کریں، نماز پابندی سے ادا کریں، قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کریں، ہرنماز کے بعد آیت الکرسی کالازمی ورد رکھیں۔

ذیل میں شائع شدہ عمل نظر بد، سحر، آسیب اور دیگر جسمانی بیماریوں کے لئے مفید و مجرب ہے اور میرے اساتذہ کا تجربہ شدہ عمل ہے اور بزرگانِ دین سے بھی ثابت ہے۔ اکثر لاعلاج بیماریوں میں اسے مفید پایا گیا، میرا کام علم کی آگاہی ہے، شفاء اور صحت کس کے مقدر میں کتنی ہے وہ اللہ پاک خوب جانتے ہیں کہ کون کتنے پانی میں ہے۔

ترکیب عمل: ایک کوری مٹی کی ہنڈیا لے آئیں، جس کو پانی نہ لگا ہو اور ٹھیک دوپہر کو ڈھائی مٹھی سیاہ ماش مریض اپنے ہاتھ سے اس میں ڈال دے اور دیا گیا تعویذ ایک کاغذ پر لکھ کر ہنڈیا میں ڈال دے اور ڈھکن اچھی طرح بند کرکے آٹا لپیٹ دے اور پھر مریض کے سر سے پاؤں کی جانب تین بار پھیرے، پھر کوئی گھر کا فرد ایسی جگہ اس ہنڈیا کو لے جائے جہاں لوگوں کا آنا جانا کم ہو، وہاں پتھر سے چولہا بنا کر لکڑیاں جلائے اور ہنڈیا کو گرم کرے، یہاں تک کہ وہ وہاں پتھر سے چولہا بنا کر لکڑیاں جلائے اور ہنڈیا کو گرم کرے یہاں تک کہ سیاہ ماش کا عرق نکلنے لگے، جب عرق نکل کر ختم ہوجائے تب ہنڈیا کو زیر زمین دفن کردیں، یہ عمل چالیس یوم کریں، درمیان میں شفاء حاصل ہوجائے تو عمل بند کردیں، جو شخص یہ عمل کرے گھر جانے سے پہلے غسل کرکے گھر جائے، کاغذ پر جو عبارت لکھنی ہے وہ درج ذیل ہے:

اَلْحَفِيْظُ اَلْحَفِيْظُ اَلْحَفِيْظُ اَلْحَفِيْظُ اَلْحَفِيْظُ اَلْحَفِيْظُ اَلْحَفِيْظُ اَلْحَفِيْظُ اَلرَّقِيْبُ اَلرَّقِيْبُ اَلرَّقِيْبُ اَلرَّقِيْبُ اَلرَّقِيْبُ اَلرَّقِيْبُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الصَّادِقِ مِنْ شَیْءٍ کُلِّ طَارق بحق ایاك نعبد و ایاك نستعین الٰهی بحرمت این تعویذ فلاں بن فلاں را صحت دهی یااللّٰه یااللّٰه یااللّٰه یاربّ یاربّ یاغفور یاغفور یاغفور۔

یہ مکمل عبارت لکھ لی جائے اور فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض کا نام مع والدہ لکھا جائے، اس کے علاوہ نظر بد، سحر، آسیب یا اس قسم کے اثرات جن کو لوگ بندش سے تعبیر کرتے ہیں اس کے لئے اوج مشتری اور اوجِ شمس کے موقع پر میں نے کثیر تعداد میں لوح مشتری اور لوح شمس، اسم اعظم فیض عام کی ہے جو کہ از حد مفید ہے اور لوح مریخ بھی پہنچ جاسکتی ہے۔ جس سے ہر قسم کے شر سے نجات ممکن ہے۔ اپنی کوشش کے مطابق ہر بات میں نے سمجھادی ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

نام ونسب

سیدنا حضرت سلمان بن بودخشان بن مورسلان بن بہود بن فیروز بن شہرک قبل از اسلام کا نام "مابہ" تھا۔

قبول اسلام

پہلے مجوسی المذہب تھے۔ پھر عیسائیت میں آئے، اس کے بعد ہجرت کے پہلے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کہانی ان کی زبانی

میں اصبہان میں سے فارسی بولنے والا شخص تھا اور اس بستی سے میرا تعلق تھا جسے "جی" کہا جاتا تھا، میرے والد اس بستی کے زمین دار تھے، میں انھیں اللہ کی ساری مخلوق میں سے پیارا تھا، وہ مجھ سے بہت پیار کرتے تھے جس کی وجہ سے انھوں نے مجھے اپنے گھر میں بیٹی کی طرح قید کر رکھا تھا، میں نے مجوسی مذہب سیکھنے میں پوری کوشش کی اور اس آگ کا نگراں بنا، جسے جلاتے اور لحہ بھر کے لئے بھی بجھنے نہ دیتے تھے۔ ان کے پاس بہت سی جائیداد تھی، ایک دن وہ تعمیر کررہے تھے کہ مجھ سے کہا: "اے بیٹے آج میں تعمیر میں لگا ہوا ہوں، جائیداد کی طرف توجہ نہیں لہٰذا ذرا دھیان رکھو۔"

بعد ازاں مجھے اس کے بارے میں کچھ ہدایتیں دیں۔ میں جائیداد کی حفاظت کے لئے نکلا، اسی دوران عیسائیوں کے ایک گرجے سے گزرا، میں نے ان کی آواز سنی، مجھے یہ بات معلوم نہیں تھی کہ میرے والد نے مجھے گھر میں پابند کرنے کے لئے لوگوں کو کیوں کہہ دیا ہوا ہے اور جب میں نے ان کے ہاں سے گزرتے ہوئے ان کی آوازیں سنیں تو میں ان کے پاس اندر چلا گیا تاکہ پتا چلا سکوں کہ وہ کیا کررہے ہیں؟ انھیں دیکھتے ہی مجھے ان کی عبادت اچھی لگی، میں ان کے معاملے میں دلچسپی لینے لگا اور دل ہی دل میں سوچا کہ یہ اس مذہب سے بہتر ہے جس پر ہم چل رہے ہیں چنانچہ اللہ کی قسم میں اپنے والد کی جائیداد چھوڑ کر سورج غروب ہونے تک ان کے پاس ہی رہا، جائیداد تک نہ پہنچا۔ میں نے پوچھا کہ "یہ دین مجھے کہاں پر ملے گا؟ انھوں نے کہا: "شام میں۔"

پھر میں اپنے والد کے پاس آیا، انھوں نے میری تلاش کے لئے لوگوں کو بھیجا ہوا تھا، جس کی بنا پر ان کا سارا کام ادھورا رہ گیا تھا اور جب میں ان کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: "اے بیٹے! تم کہاں تھے؟ کیا میں نے تمہارے ذمے ایک کام نہیں لگا رکھا تھا؟" میں نے کہا: "اے والد! میں نے ایک گرجا گھر دیکھا، جہاں گرجا والے اپنی نماز پڑھ رہے تھے، مجھے ان کا دین پسند آیا اور اللہ کی قسم میں شام تک انہیں کے پاس رہا۔" انھوں نے کہا: اے بیٹے اس دین میں کوئی بہتری نہیں ہے بلکہ تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا دین ان سے بہتر ہے۔" میں نے کہا: ایسا ہرگز نہیں، بلکہ اللہ کی قسم ان کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔" چنانچہ انھوں نے مجھے ڈراتے ہوئے پاؤں میں بیڑی لگا کر گھر میں قید کردیا۔

شام کو روانگی

میں نے انصاریوں کو پیغام بھیج کر کہا کہ "جب تمہارے پاس شام کے نصرانی تاجروں کا کوئی قافلہ آئے تو مجھے بتادینا۔ چنانچہ ان کے ہاں شام کے نصرانی تاجروں کا قافلہ آیا انھوں نے مجھے ان کے بارے میں بتادیا، میں نے ان سے کہا: "جب یہ اپنا کام مکمل کر کے واپس جانے کی تیاری کرلیں تو مجھے اطلاع دے دینا۔" چنانچہ جب انھوں نے واپسی کی تیاری کرلی تو میں نے پاؤں سے بیڑی دے پھینکی، ان کے ساتھ چل نکلا اور شام جا پہنچا۔ جب میں وہاں پہنچ گیا تو پوچھا کہ "اس دین کا معزز ترین شخص کون ہے؟" انھوں نے کہا: فلاں پادری ہے جو گرجا میں ہے۔" میں اس کے پاس پہنچا اور بتایا کہ "مجھے اس دین سے دلچسپی ہے لہٰذا میں تمہارے پاس رہنا چاہتا ہوں، تمہارے گرجا میں تمہاری خدمت کروں گا، تجھ سے علم حاصل کروں گا اور تمہارے ساتھ نماز پڑھوں گا۔" اس نے کہا: "آجاؤ" چنانچہ میں اس کے پاس رہنے لگا۔

وہاں ایک نام نہاد راہب تھا جو لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیتا اور

اس کی طرف ان کی توجہ کرتا اور جب وہ کچھ جمع کر لیتے تو اسے اپنے لئے رکھ لیتا لیکن مسکینوں کو کچھ نہ دیتا اور یوں اس نے سات کوزے بھر لئے تھے، میں نے اس پر سخت غصہ نکالا کیوں کہ وہ ایسا کام کرتا رہا۔ پھر وہ مر گیا تو نصرانی اسے دفن کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے، اس پر میں نے ان سے کہا: ''یہ شخص بہت برا تھا، تمہیں صدقہ دینے کو کہتا اور اس کے بارے میں شوق پیدا کرتا اور جب تم دولت جمع کر کے اس کے پاس لے آتے تو یہ اپنے پاس رکھ لیتا لیکن کسی بھی مسکین کو کچھ نہیں دیتا تھا۔'' انھوں نے پوچھا تمہیں کیسے معلوم؟ میں تمہیں اس کا خزانہ دکھا دیتا ہوں۔ انھوں نے کہا: ''دکھاؤ! میں نے اس کی جگہ بتا دی تو انھوں نے وہاں سے سونے چاندی بھرے سات کوزے نکالے، جب انھوں نے یہ کوزے دیکھے تو کہنے لگے: ''اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی اسے دفن نہیں کریں گے۔'' چنانچہ انھوں نے اسے سولی پر لٹکا کر اسے پتھر مارے۔

اس کے بعد انھوں نے ایک اور راہب کو اپنا مذہبی رہنما بنایا، میں نے اس سے پہلے ایسا آدمی نہیں دیکھا تھا جو تمام نمازیں پڑھتا ہو، دنیا سے بے تعلق ہو، آخرت سے بڑی دلچسپی رکھتا اور رات دن میں نہایت ادب سے رہتا ہو لہٰذا مجھے اس سے اتنی محبت ہو گئی کہ اس سے پہلے اتنی محبت کسی اور سے نہ تھی چنانچہ میں اس کے ساتھ کافی عرصہ رہا، پھر اس کا وقتِ آخر آ گیا تو میں نے اس سے کہا: ''میں اتنا عرصہ آپ کے ساتھ رہا ہوں، مجھے آپ سے اتنی زیادہ محبت ہے کہ اس سے پہلے کسی اور سے نہ تھی، اب آپ اس دنیا سے جا رہے ہیں تو مجھے کس کے حوالے کریں گے اور کیا کرنے کو کہیں گے؟'' اے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے اپنے طریقے کا کوئی بھی آدمی نظر نہیں آتا، اچھے لوگ وفات پا چکے ہیں، اب لوگ بدل چکے ہیں اور انھوں نے وہ بہت سی باتیں چھوڑ دیں ہیں جو وہ کیا کرتے تھے، ہاں موصل میں ایک ایسا آدمی موجود ہے اور اس کا طریقہ بالکل میرے جیسا ہے لہٰذا وہاں چلے جاؤ۔''

موصل روانگی

جب وہ فوت ہو گیا اور نظروں سے غائب ہو گیا تو میں موصل والے کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: مجھے فلاں شخص نے تمہارے پاس آنے کی وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ تو اس کے طریقے پر ہے۔'' اس نے کہا: ''میرے پاس ٹھہرو!'' میں ٹھہر گیا اور دیکھا کہ وہ ایک اچھا اور اپنے اسی ساتھی جیسا ہے، لیکن وہ جلد ہی وفات پا گیا، جب اس کا وقتِ آخر آیا تو میں نے کہا: ''ارے فلاں شخص نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تھا اور تجھ سے ملنے کی وصیت کی تھی لیکن تمہاری حالت تم خود دیکھ ہی رہے ہو، چنانچہ اب مجھے کس بارے میں وصیت کرتے ہو اور کیا حکم دیتے ہو؟'' اس نے کہا: ''اے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے اپنے طریقے جیسا آدمی نظر نہیں آتا، ہاں ایک شخص ''نصیبین'' کے مقام پر ہے، تم اسے جا ملو۔'' وہ فوت ہو کر غائب ہو گیا تو میں نے نصیبین والے کے پاس جا کر اپنا سارا واقعہ بتایا اور یہ بھی بتایا کہ میرے ساتھی نے مجھے کیا ہدایت دی ہے۔ اس نے کہا: ''میرے پاس ٹھہرو۔''

عموریہ جانے کی وصیت

میں ٹھہر گیا اور اسے بھی پہلو جیسا دیکھا لہٰذا میں اس بھلے آدمی کے پاس ٹھہرا رہا۔ اللہ کی قسم! تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ وہ بھی مر گیا اور جب اسے موت آنے لگی تو میں نے اس سے کہا: ''ارے! فلاں شخص نے مجھے فلاں کے بارے میں وصیت کی، فلاں نے فلاں کے بارے میں وصیت کی پھر فلاں نے تمہارے بارے میں وصیت کی تو اب تم مجھے کیا وصیت کرتے ہو اور کیا حکم دیتے ہو؟'' اس نے کہا: اے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے ایسا کوئی شخص دکھائی نہیں دیتا جہاں میں تجھے جانے کو کہوں، ہاں ''عموریہ'' کے مقام پر ایک آدمی موجود ہے جو ہماری طرح کا ہے، چاہو تو اس کے پاس چلے جانا کیونکہ اس کا طریقہ ہمارے جیسا ہے۔'' جب وہ مر گیا اور اسے غائب کر دیا گیا تو میں عموریہ والے سے ملا اور اسے اپنے بارے میں بتایا تو اس نے کہا: کہ ''میرے پاس ٹھہر جاؤ۔'' چنانچہ میں اس کے اور اس کے ان ساتھیوں کے کہنے پر ٹھہر گیا۔ میں کاروبار کرتا تھا اور میرے پاس بہت سی گائیں اور بکریاں جمع ہو گئیں، جب وہ مرنے لگا تو میں نے کہا: ''ارے! میں فلاں شخص کے پاس رہا اس نے مجھے فلاں کی وصیت کی، فلاں نے فلاں کی وصیت کی، فلاں نے فلاں کی وصیت کی اور فلاں نے مجھے تیرے بارے میں وصیت کی تھی تو اب تم مجھے کسی کی وصیت کرتے ہو اور کیا حکم کرتے ہو؟''

نبی آخر الزماں ﷺ کی بشارت

اس نے کہا: اے بیٹے! مجھے آج تک اپنے طریقے کا آدمی

دکھائی نہیں دیا جس کے پاس تجھے جانے کو کہوں لیکن جلد ایک نبی کی آمد ہو رہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوگا، عرب کی سر زمین میں نظر آئے گا جو ہجرت کر کے دو ریگستانوں کے درمیان پہنچے گا، اس کی نشانیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہ ہوں گی، تحفہ کھائے گا، صدقہ نہیں کھائے گا اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی لہٰذا اگر وہاں جا سکو تو وہاں پہنچ جانا۔

عرب روانگی اور یہودی کی غلامی

میں اللہ کی مرضی کے مطابق عموریہ میں ٹھہرا رہا اور پھر میرے ہاں سے بنو کلب کے تاجروں کے کچھ لوگ گزرے تو میں نے ان سے کہا: "مجھے عرب میں لے چلو، میں تمہیں اپنی گائیں اور بکریاں دے دیتا ہوں۔" وہ مان گئے۔ میں نے انہیں دے دیں، انھوں نے مجھے سوار کر لیا اور جب وہ مجھے وادی القریٰ میں لے پہنچے تو ظلم کرتے ہوئے مجھے ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا چنانچہ میں اس کے پاس رہا، میں نے کھجوروں کے درخت دیکھے تو امید لگی کہ یہ وہی شہر ہی ہوگا جس کے بارے میں کوئی شک نہ رہا۔ ابھی میں اسی کے ہاں تھا کہ مدینے سے بنو قریظہ کا ایک آدمی آیا جو اس کا چچازاد بھائی تھا، اس نے مجھے اس کے ہاتھ بیچ دیا جو مجھے مدینہ لے پہنچا، اللہ کی قسم! مدینہ دیکھتے ہی میں پہچان گیا کہ وہ میرے ساتھی کے کہنے کے مطابق تھا۔ میں وہاں ٹھہر گیا اور اسی دوران اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث فرما دیا، وہ مکہ میں رہے اور میں غلامی کی وجہ سے ان کے بارے میں کچھ نہ سن سکا پھر وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر آئے تو اللہ کی قسم! میں اپنے آقا عذق والے باغ کے کنارے کوئی کام کر رہا تھا۔ میرا وہ آقا بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران اس کا چچازاد بھائی اس کے پاس آ کر ٹھہر گیا، کہنے لگا: "اے فلاں! اللہ بنو قیلہ کا بیڑا غرق کرے، اللہ کی قسم! بنو قیلہ اس وقت قبا میں ایک ایسے آدمی کے گرد جمع ہو چکے ہیں جو آج ہی مکہ سے آیا ہے اور وہ اسے نبی خیال کرتے ہیں۔" یہ سنتے ہی میں کانپ اٹھا اور لگتا تھا کہ اپنے آقا پر گر جاؤں گا۔ میں کھجور سے نیچے اترا اور اس کے چچازاد سے کہا کہ "تم نے کیا کہا ہے؟" اس پر میرا آقا سخت ناراض ہوا اور مجھے سخت مکا مار کر کہنے لگا "تجھے اس شخص سے کیا غرض؟ اپنا کام کئے جاؤ۔" میں نے کہا: "کچھ پروا نہیں۔" میں نے سوچا کہ اس کے بتانے پر میں اسکی تلاش جاری رکھوں گا۔

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری

میرے پاس کھانے کی کوئی چیز تھی رات ہوئی تو میں اسے لے کر قباء میں رسول ﷺ کے پاس پہنچا اور اندر جا کر عرض کی: "مجھے پتا چلا ہے کہ آپ ﷺ ایک نیک آدمی ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ غریب ساتھی بھی ہیں جو ضرورت مند ہیں، میرے پاس صدقہ کی کچھ چیز ہے چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کے بغیر کوئی اور اس کا حق دار نہیں۔" میں نے وہ چیز پیش کر دی تو انھوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ "کھا لو۔" لیکن اپنا ہاتھ روک لیا اور کھایا نہیں، اس پر میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ یہ پہلی نشانی ہے۔ پھر میں واپس چلا آیا اور پھر کچھ چیز جمع کی، اسی دوران آپ ﷺ مدینہ میں تشریف لے جا چکے تھے، میں وہ لے مدینہ پہنچا اور عرض کیا: "میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ صدقہ کی چیز نہیں کھاتے لیکن یہ ہدیہ ہے جو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔" چنانچہ آپ ﷺ نے اس میں سے کھا لیا اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو بھی کھانے کا حکم دیا، انھوں نے آپ ﷺ کے ساتھ مل کر کھایا۔ اب میں نے دل ہی دل میں کہا کہ یہ دو نشانیاں پوری ہو گئیں۔

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں دوسری حاضری

اسے بعد میں آپ ﷺ کی ڈرمت میں اس وقت حاضر ہوا، جب آپ ﷺ بقیع الغرقد میں تھے (آپ ﷺ اپنے کسی ساتھی کے جنازہ پر آئے تھے اور دو چادریں اوڑھ رکھی تھیں) آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے سلام عرض کیا، پھر نظر گھما کر ان کی پیٹھ مبارک کو دیکھا کہ کسی طرح وہ مہر نبوت دیکھ لوں، جس کے بارے میں مجھے میرے ساتھی نے بتایا تھا۔

جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے پچھلی طرف نظر کرتے ہوئے دیکھا تو جان گئے کہ میں کسی شے کی تلاش میں ہوں جو مجھے بتائی گئی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پیٹھ مبارک سے اپنی چادر ہٹا دی۔ جس پر میں نے مہر نبوت فوراً پہچان لی اور اسے چومنے کے لئے روتے ہوئے اس پر اوندھا ہو گیا، اتنے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایک طرف ہو جاؤ۔" میں ہٹ گیا اور اے ابن عباسؓ! میں نے انھیں اپنا پورا واقعہ ویسے ہی سنایا جیسے تجھے سنایا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو سنانے پر رسول اللہ ﷺ

خوش ہوئے۔ اس کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ اپنی نوکری میں مصروف ہو گئے چنانچہ رسول اللہ کے ہمراہ آپؓ احد و بدر میں شامل نہ ہو سکے۔

زبان مصطفی ﷺ سے آزادی کی خوش خبری

ایک دن رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے سلمان! کچھ دینے کی لکھت پڑھت کر کے جان چھڑالو۔'' چنانچہ میں اس سے طے کرلایا کہ کھجور کے تین سو درخت لگا کر چالیس اوقیہ سونا بھی دوں گا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ ''اپنے بھائی کی مدد کرو۔'' چنانچہ انھوں نے کھجوروں کے پودے لانے پر میری مدد کی، کسی نے تیس پودے دے دیئے، کسی نے پندرہ، کسی نے دس دیئے، ہر شخص اپنی ہمت کے مطابق مدد کررہا تھا اور یوں میرے پاس تین سو پودے جمع ہو گئے، جس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے سلمان! جاؤ اور گڑھے کھود دو اور جب فارغ ہو جاؤ گے تو میں اپنے ہاتھ سے انھیں لگا دوں گا۔'' میں نے ان کے لئے گڑھے کھودے، میرے ساتھیوں نے میری مدد کی تو فارغ ہو کر میں نے آپ ﷺ کو اطلاع دی، آپ ﷺ میرے ساتھ ان کی طرف چل پڑے، ہم پودے قریب کرتے گئے اور آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے انھیں لگاتے گئے۔ چنانچہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں سلمان کی جان ہے، ان میں سے ایک بھی ضائع نہ ہوا۔ اب کھجوریں تو میں لگا چکا تھا، بس مال باقی تھا۔

بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے سونا عطا ہوا

اسی دوران رسول اللہ ﷺ کے ہاں مرغی کے انڈے جتنا کسی طرف سے سونا آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان نے لکھت پڑھت والے سے کیا کیا ہے؟'' چنانچہ مجھے آپ ﷺ کے پاس بلایا گیا، ارشاد فرمایا: ''اے سلمان! یہ لو اور تمہارے ذمے جو کچھ ہے، ادا کر دو۔'' میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ مجھ پر لازم سونے کے مقابلے میں کیسے پورا اترے گا؟'' ارشاد فرمایا: ''اسے لے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعے تمہارا بوجھ اتار دے گا۔'' میں نے اس میں سے کچھ لے کر چالیس اوقیہ وزن پورا کر دیا اور ان کا حق ادا کر کے آزاد ہو گیا چنانچہ اس کے بعد میں خندق کی جنگ میں شامل ہوا اور پھر کسی غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے سے نہیں رہا۔

فضائل و مناقب

☆ حضرت عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ نے خندق کے نشان لگائے اور ہر دس آدمیوں کے لئے چالیس ہاتھ جگہ مقرر کی چنانچہ حضرت سلمان رضی اللہ کے بارے میں مہاجرین و انصار کے درمیان بحث چھڑ گئی، آپ طاقت ور آدمی تھے، مہاجرین نے کہا: ''سلمانؓ ہمارے ہیں۔'' جبکہ انصار نے کہا: ''ہمارے ہیں۔'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان ہمارے ہیں اور ہمارے گھر والوں میں شامل ہیں۔''

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تلاش حق میں) سبقت لے جانے والے آدمی چار ہوئے ہیں: میں عرب میں، صہیب روم میں، سلمان اور بلال حبشہ میں۔''

☆ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو درداءؓ کے درمیان بھائی چارہ بنایا چنانچہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ انھیں ملنے گئے تو حضرت اُم درداءؓ پرانے کپڑے پہنے بیٹھی تھیں، پوچھا: ''یہ کیا حال ہے؟'' انھوں نے کہا: ''آپؓ کے بھائی ابو درداءؓ کو دنیا کے مال کی ضرورت نہیں۔'' چنانچہ جب وہ واپس گھر آئے تو ابو درداءؓ نے ان کے سامنے کھانا رکھ کر کہا: کھاؤ! کیونکہ میں روزہ سے ہوں۔'' انھوں نے کہا: ''میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ (رضی اللہ عنہ) نہیں کھاتے۔'' چنانچہ انھوں نے کھانا شروع کر دیا اور جب رات ہوئی تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ عبادت کے لئے کھڑے ہونے لگے، جس پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''سو جاؤ'' وہ سو گئے اور جب رات کا آخری پہر ہوا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: اب اٹھئے۔'' چنانچہ دونوں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی اور کہا: ''آپ رضی اللہ عنہ کے جسم کا آپ پر حق ہے، آپ کے رب کا آپ پر حق ہے، آپ کے مہمان کا آپ پر حق ہے، آپ کی بیوی کا آپ پر حق ہے تو ہر حق دار کو اس کا حق دیا کرو۔'' اس کے بعد دونوں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سلمان نے سچ کہا۔'' (صحیح بخاری شریف)

☆ مشہور تابعی محمد بن سیرینؒ بتاتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی

رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء کے ہاں جمعہ کے دن گئے تو آپؓ کو بتایا گیا کہ وہ سورہے ہیں، آپؓ نے پوچھا: ''وجہ کیا ہے؟'' بتایا گیا کہ ''جب جمعہ کی رات ہوتی ہے تو ساری رات عبادت کرتے ہیں اور پھر جمعہ کو روزہ رکھتے ہیں۔'' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن کھانا تیار کرنے کو کہا تو گھر والوں نے تیار کردیا، پھر آکر ان سے کہا: ''کھاؤ!'' انھوں نے کہا: ''میں روزے سے ہوں۔'' وہ زور دیتے رہے اور آخر کار انھوں نے کھالیا، پھر دونوں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا۔ جس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عویمر (ابودرداء)! سلمان (رضی اللہ عنہ) تم سے زیادہ علم والے ہیں (تین مرتبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ نے ابودردا کی ران مبارک پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا تھا) پھر ارشاد فرمایا: ''آئندہ سے راتوں کی عبادت میں جمعہ کی رات مقرر نہ کیا کرو اور نہ ہی جمعہ کا دن روزے کے لئے مقرر کیا کرو۔''

☆ حضرت ابوالاسود الدؤلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ ''ایک دن ہم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ لوگوں نے کہا: ''اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! ہمیں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بتایئے۔'' انھوں نے کہا: ''تمہارے لئے لقمان حکیم جیسا کون ہوگا، وہ ہماری طرف سے اور ہم اہل بیت میں سے ہیں، انھوں نے اول و آخر علم کا پتا لگایا پہلی اور آخری کتاب پڑھی اور ایسا سمندر تھے جو خشک نہ ہوسکے۔

☆ حضرت معاذ بن جبلؓ نے ایک آدمی کو وصیت کی کہ ''چار لوگوں سے علم لو جن میں سے ایک سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں۔

دنیا سے بے رغبتی

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سلمان فارسیؓ کی تنخواہ پانچ ہزار تھی کیونکہ آپؓ تقریباً تیس ہزار مسلمانوں کے سربراہ تھے، آپؓ لوگوں کو خطبہ دیتے تو عبا کا ایک حصہ فرش بناتے اور آدھا پہنا کرتے اور تنخواہ ملتے ہی اسے ختم کردیتے، اور ہاتھوں سے کھجور کی ٹوکریاں بنا کر گزارہ کرتے۔''

ہاتھوں کی کمائی

حضرت نعمان بن حمید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ''میں مدائن میں اپنے خالو کے ساتھ حضرت سلمان فارسیؓ کے پاس گیا تو وہ کھجور کی ٹوکریاں بنا رہے تھے چنانچہ میں نے انھیں یہ کہتے سنا کہ ''میں ایک درہم میں کھجور کے پتے خریدتا ہوں اور اس سے ٹوکری بنا کر تین درہم میں بیچتا ہوں، پھر ایک سے تو یہی کام کرتا ہوں، ایک اہل وعیال پر خرچ کرتا ہوں اور ایک کو صدقہ کردیتا ہوں اور اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے روکا نہ ہوتا تو یوں ہی کرتا رہتا۔''

پرہیزگاری

حضرت ابولیلیٰ کندی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے غلام نے ان سے کہا: ''میرے بارے میں لکھت پڑھت کرلو (کہ اتنی رقم دے کر آزاد ہو جاؤں)'' آپؓ نے پوچھا: ''کیا کچھ پاس ہے؟'' اس نے کہا: ''کچھ بھی نہیں۔'' فرمایا: پھر کہاں سے آزاد کروں؟'' اس نے کہا: میں لوگوں سے مانگ لوں گا۔'' فرمایا: ''تم ہمیں لوگوں کی میل کھلانا چاہتے ہو۔''

عاجزی وانکساری

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن پر امیر بنے ہوئے تھے اسی دوران شام سے کوئی شخص آیا جس کے پس تنکوں کی گٹھڑی تھی جبکہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ کے پاس گیہوں کی بھوسی، چادر اور عبا تھی۔ اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا: ''آؤ اور یہ گٹھڑی اٹھاؤ۔'' وہ آپؓ کو جانتا نہ تھا، حضرت سلمان فارسیؓ نے وہ بوجھ اٹھالیا تو لوگوں نے پہچان کر کہا: ''یہ تو امیر ہیں۔'' اس نے کہا: ''میں تو آپ کو پہچانتا نہ تھا۔'' آپؓ نے فرمایا: ''اب اسے نہیں رکھوں گا بلکہ تمہارے گھر پہنچاؤں گا۔'' ایک روایت میں یہ ہے کہ ''میں نے اس کے بارے میں نیت کرلی ہے تو اسے پہنچانے تک نہیں رکھوں گا۔''

کوڑھ والے کے ساتھ کھانا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ''حضرت سلمانؓ کو کچھ ملتا تو اس سے گوشت خرید کر کوڑھ والوں کو بلاتے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے۔

وصال مبارک

حضرت عامر بن عبداللہ المعروف بہ امام شعبی رحمۃ اللہ حضرت

سلمان فارسیؓ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ "جب ان کے وصال کا وقت ہوا تو ہم نے انھیں ذرا تکلیف میں دیکھا۔

چنانچہ پوچھا کہ "اے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ کیا پریشانی ہے حالانکہ آپ تو بڑھ چڑھ کر نیک کام کرتے رہے ہو، رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپؓ نے غزوات میں حصہ لیا اور کئی علاقے فتح کئے تھے؟ انھوں نے کہا: "پریشانی یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ہم سے جدا ہوتے وقت ہمیں یہ بات سمجھائی تھی کہ آدمی کے لئے ایک سوار شخص جتنا کھانا دانا پاس رکھنا ہی کافی ہوتا ہے، یہی پریشانی ہے۔"

چنانچہ آپؓ کا سارا سامان اکٹھا کر کے قیمت لگایا تو دس دینا بنتی تھی۔

حضرت سعد بن وقاصؓ حضرت سلمان فارسیؓ کی بیماری پرسی کر نے گئے تو وہ رونے لگے، حضرت سعدؓ نے پوچھا: اے سلمانؓ کیوں روتے ہو۔

حالانکہ رسول ﷺ وصال کے موقع پر آپؓ سے خوش تھے اور "آپؓ حوض کوثر پر ان کے پاس ہوں گے؟" انھوں نے کہا: "میں موت سے ڈر کر نہیں رویا اور نہ مجھے دنیا کی خواہش ہے البتہ رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ بات سمجھا گئے ہیں کہ اپنے پاس صرف اتنا رکھو جتنا سوار کے پاس ہوتا ہے جبکہ میرے پاس تو یہ تکیے پانی کا یہ ٹب (یا فرمایا: پیالہ یا فرمایا لوٹا) ہے۔"

اس پر حضرت سعدؓ نے کہا: "اے ابو عبد اللہؓ! ہمیں بھی کوئی بات سمجھادو کہ تمہارے بعد اس پر عمل کریں۔"

انھوں نے کہا: "اے سعدؓ جب کوئی کام کرنا چاہو، کسی کا فیصلہ کرو اور کچھ بانٹو تو اللہ کو یاد کرو۔"

حضرت شعبیؒ بتاتے ہیں کہ "حضرت سلمان فارسیؓ کو جلولا فتح کرنے کے دن کستوری کی ایک تھیلی ہاتھ لگی تو آپؓ کی زوجہ محترمہ نے اسے سنبھال کر رکھ لیا اور جب آپؓ کا وصال ہوانے لگا تو انھوں نے کہا: وہ کستوری لاؤ۔"

چنانچہ اسے پانی میں حل کر کے کہا کہ "اسے میرے ارد گرد چھڑک دو کیونکہ ابھی مجھے دیکھنے کے لئے ویسے لوگ آرہے ہیں جو نہ انسان ہیں نہ جن۔" آپ کی زوجہ محترمہ نے یوں ہی کیا اور تھوڑی ہی دیر بعد آپؓ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ "حضرت سلمان فارسیؓ نے ان سے کہا: ہم" دونوں میں سے جو پہلے فوت ہو، وہ خواب میں دوسرے کو دکھائی دے۔" اس پر حضرت عبد اللہ بن سلامؓ نے کہا: "ہاں! مومن کی روح آزاد ہوتی ہے، وہ جہاں چاہے، جائے جبکہ کافر کی روح سجین نام والے جہنم میں ہوتی ہے۔" اتنے میں حضرت سلمان فارسیؓ وصال فرما گئے۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد میں مجھے حضرت سلمان فارسیؓ ملے اور وہ انتہائی خوش وخرم تھے۔"

حضرت سلمان فارسیؓ نے ۳۴، ہجری میں دار فانی سے جنت عدن کی طرف کوچ فرمایا۔

اولاد امجاد

حضرت ابوبکر بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ "حضرت سلمان فارسیؓ کی صرف تین بیٹیاں تھیں، جن میں سے ایک تو اصبہان میں تھی اور دو مصر میں۔

تلامذہ

حضرت انس بن مالک، حضرت جندب ازدی، حضرت حارثہ بن مضرب، حضرت ابوظبیان، حصین بن جندب الجنبی، حضرت خلید العصری، حضرت زاذان ابو عمر الکندی، حضرت زید بن صوحان، حضرت ابوسعید سعد بن مالک الخدری، حضرت سعید بن وہب ہمدانی، حضرت ابو قرۃ سلمۃ بن معاویۃ الکندی، حضرت شرجیل بن السمط، حضرت طارق بن شہاب، حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلۃ اللیثی، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن ودیعہ، حضرت عبد الرحمٰن بن یزید، حضرت عطیۃ بن عامر الجہنی، حضرت علقمہ بن قیس، حضرت علیم الکندی، حضرت عمرو بن ابی قرۃ الکندی، حضرت القاسم ابو عبد الرحمٰن الشامی، حضرت قرثع الضبی، حضرت کعب بن عجرۃ، حضرت محفوظ بن علقمۃ، حضرت ابوالبختری الطائی، حضرت ابوعثمان النہدی، حضرت ابو لیلیٰ الکندی، حضرت ابومرواح، حضرت ابومسلم مولیٰ زید بن صوحان، حضرت ابومجعۃ بن ربعی الجہنی، حضرت بقیرۃ (امرأتہ) حضرت ام الدرداء الصغری۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

ڈاکٹر افتخار وارث

یَا سَمِیْعُ

ذاکر مستجاب الدعا ہو جاتا ہے

سمیع کے لغوی معنی سننے والے کے ہیں، جب اسے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے صفاتی نام کے مطابق معنی دیئے جائیں تو سمیع وہ ذات ہے جس کے سننے سے کوئی بات نہ رہے۔ حتیٰ کہ وہ چیونٹی کے چلنے کی آہٹ بھی سنتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے بارے میں بڑے فخر سے یہ کہا بمطابق قرآن کریم ''اور میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے'' جناب حضرت امام علی رضاؑ فرماتے ہیں کہ اسم پاک ''یا سمیع'' کا پڑھنے والا مستجاب الدعا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر فریاد اور ہر ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ پیر فضل شاہ فرماتے ہیں۔ جس مقصد کے لئے اسم پاک ''یا سمیع'' کو ۸/دن تک ۶۳۴ / مرتبہ متواتر بمع اول وآخر ۱۱/ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل وکرم سے وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو جمعہ کے مبارک دن بعد از نماز جمعہ شروع کیا جائے اور پھر روزانہ بعد نماز فجر ہی پڑھا جائے۔ اس مبارک ومطاہر اسم پاک کے اعداد ۱۸۰/ ہیں۔ اس کے موکل کا نام قطیائیل ہے۔ جس کے ماتحت ۴۰/ افسر فرشتے ہیں۔ ہر فرشتہ ۱۸۰/ صفوں کا حاکم ہے اور ہر صف میں ۱۸۰/ فرشتے ہیں۔

جو شخص قرب الٰہی کی تمنا رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو ۱۸۰۰/ مرتبہ بعد از نماز عشاء وتروں سے پہلے اول وآخر ۹/ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ذاکر کو اللہ جل شانہ سے قربت ہوگی اور اس قربت الٰہی کا یہ فیض ہوگا کہ اس کی ہر دعا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قبول ہو جائیگی۔

زبان میں تاثیر پیدا کرنا

کوئی شخص اگر اپنی زبان میں تاثیر پیدا کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ لوگ اس کی بات پورے دھیان سے غور سے سنیں اور اس پر عمل کریں تو اسے چاہئے کہ شرف قمر میں چاندی کی ایک انگوٹھی پر اسم پاک ''یا سمیع'' کو نقش کرے اور کھلے آسمان کے نیچے چاند کی روشنی میں بیٹھ کر اسم پاک ''یا سمیع'' کو ۱۴/ دن روزانہ ۱۸۰/ مرتبہ بمع اول وآخر ۷/ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے تو اس کی زبان میں تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ ہر کوئی اس کی بات کو سنے گا، واعظوں اور خطیبوں کے لئے یہ عمل انتہائی موزوں اور فائدہ مند ہے۔

اگر کسی شخص کو بواسیر کی تکلیف ہو تو اسے چاہئے کہ اسم مبارک ''یا سمیع'' کو اپنے نام کے اعداد مع والدہ کے نام کے مجموعہ کے مطابق روزانہ ۴۰/ دن تک پڑھے۔ اول وآخر ۱۱/ مرتبہ درود پاک پڑھے اور اسم مبارک ''یا سمیع'' کو زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر روزانہ نہار منہ پیئے تو انشاء اللہ ۴۰/ دن کے بعد ہمیشہ کے لئے بواسیر سے نجات حاصل کرے گا۔

بہرے پن کا علاج

اس پاک ''یا سمیع'' کی یہ خاص صفت ہے کہ یہ ان لوگوں کے لئے تیر بہدف ہے جس کو سنائی نہیں دیتا جس کی قوت سماعت کسی وجہ سے ختم ہو گئی ہے۔ انہیں چاہئے کہ روغن بادام پر اسم پاک ''یا سمیع'' کو ۳۱۳/ مرتبہ اول وآخر ۷/ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھ کر دم کر کے کانوں میں ڈالے اور ۴۰/ دن تک اس عمل کی مداومت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۴۰/ دن گزرنے کے بعد قوت سماعت بحال ہو جائے گی۔ یہاں اہل علم اور طب کا علم جاننے والوں کی طرف سے سوال اٹھائے جائیں گے کہ سننے کا کام آٹھواں عصبہ 8th Nerve ذریعہ ہوتا ہے اور اگر ایک مرتبہ یہ عصبہ (Nerve) ختم ہو جائے تو دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتی۔ بحیثیت معالج میں بھی اس کو سمجھتا ہوں، لیکن جس طرح ہم

سسٹم آف میڈیسن کا اپنا اپنا پروٹوکول یعنی طریقہ کار ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کو بھی ایک سسٹم آف میڈیسن مان لیا جائے تو اس کا بھی ایک طریقہ کار ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن آلٹرنیٹو سسٹم اف میڈیسن میں (Faeth Healing) یعنی دم درود کو بھی شامل کیا گیا ہے اور کیا ہی اچھا ہو کہ اگر انسان اپنی عقل کو اس وقت رخصت دے دے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ رہا ہے۔ اس لئے وہ ذات ہر چیز پر قدرت اور اختیار رکھتی ہے۔

ہر جائز دعا کا قبول ہونا

اس پاک ''یا سمیع'' اپنے اندر یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ یہ ذاکر کی ہر جائز دعا کو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کا درجہ اختیار کرلے تو اسے چاہئے کہ نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء وتروں سے پہلے اسم پاک ''یا سمیع'' کو ۷۰۷ مرتبہ پڑھے اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھے اور ۴۰ دن کے بعد اس کی زبان میں وہ تاثیر پیدا ہوجائے گی کہ جو اس کی ہر دعا کو اللہ کے یہاں قبول کروانے کا سبب بن جائے گی۔

کان کے درد کا علاج

جس شخص کے کان میں درد ہو اور وہ تکلیف سے پریشان ہو، عموماً بچوں کو کان میں درد کی شکایت ضرور ہوجاتی ہے تو چاہئے کہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو کسی ایک پیر کے روز ۱۱ ہزار مرتبہ اول و آخر درود پاک کے ساتھ پڑھ کر روغن بادام پر دم کرے اور محفوظ کرلے۔ جب بھی کسی کو درد ہو تو اس کے کان میں ایک قطرہ ڈالنے سے درد فوراً کافور ہوجائے گا۔

بوڑھے لوگوں کے بہرے پن کا علاج

اگر کسی شخص کو بزرگی یعنی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے کم سنائی دیتا ہو تو اسے چاہئے کہ ہر نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو پڑھے اور اپنی سماعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ جب تک یہ عمل جاری رکھے گا سماعت کی کمزوری سے اور بہرے پن سے محفوظ رہے اور اگر اس عمل کو تاحیات کرتا رہے تو تاحیات اس کی سماعت بحال رہے گی اور سننے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

حاجات کا پورا ہونا

جو شخص یہ چاہے کہ وہ جانوروں کی بولی سمجھ سکے تو اسے چاہئے کہ پانچ وقت نمازوں کی پابندی کرے۔ جھوٹ بولنے سے اجتناب کرے، لوگوں کی مدد کرے اور تب جا کر اس عمل کو شروع کرے۔ عمل کچھ اس طرح ہے کہ جو شخص جانوروں کی آواز سمجھنے کی قوت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو ۴۰ دن مع اول و آخر درود شریف ۷ یا ۱۱ مرتبہ، ۱۸۰۰ مرتبہ پڑھے اور روزانہ صبح اٹھ کر بعد از نماز فجر کسی کھلی جگہ میں جا کر جانوروں کو دانہ ڈالے۔ ۴۰ دن یہ عمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پروردگار اسے وہ سماعت فرمائے گا کہ وہ جانوروں کی بولی سمجھنے لگ جائے گا۔

اسم ''یا سمیع'' کا عمل اور نقش

جو شخص اسم پاک ''یا سمیع'' کا عامل بننا چاہے تو اسے اسم پاک ''یا سمیع'' کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی اور زکوٰۃ یہ ہے کہ پابندی صوم وصلوٰۃ کے ساتھ روزانہ ایک ہزار مرتبہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے ۴۰ دن گزرنے پر ۷ تک کسی میٹھی چیز پر روزانہ ایک تسبیح اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے۔ اور شیرنی چھوٹے بچوں میں تقسیم کردے۔ اس کے بعد وہ شخص اسم پاک ''یا سمیع'' کا عامل ہوجائے گا اور اس اسم کا ورد اور نقش درج بالا فوائد کے لئے دوسروں کو دے سکتا ہے۔

حضرت حرم بن حیان کی وصیت

حضرت ہرم بن حیانؒ عبدی ایک دفعہ ذرہ پہن کر گھوڑے پر سوار جہاد فی سبیل اللہ کے لئے روانہ ہوئے ساتھ میں ایک غلام بھی تھا۔ راستے میں سخت بیمار ہوگئے جب حالت نازک ہوگئی تو کسی نے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائیے۔ فرمایا: بس میری وصیت یہی ہے کہ جب میں مرجاؤں تو میری ذرہ بیچ کر میرا قرض ادا کردینا۔ اگر ذرہ کافی نہ ہو تو گھوڑا بھی بیچ دینا اگر یہ بھی کافی نہ ہو تو غلام بھی فروخت کردینا اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کو حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ بلاؤ یہ فرما کر آپ نے داعی اجب کو لبیک کہا۔

مقصدی طنز و مزاح

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابو الخیال فرضی

صوفی البلاغ کا خاندان بہت بڑا خاندان ہے، اس خاندان کی وسعت اور خوبیاں بیان کرنے کے لئے آج تک کسی لغت میں الفاظ نہیں ملتے اس لئے اس خاندان کی کما حقہ تعریفیں بیان کرنا ممکن نہیں ہے، اس خاندان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس خاندان کا ہر بچہ مادر زاد صوفی اور ولی ہوتا ہے، یہ ولی اور صوفی بننے میں عبادتوں اور ریاضتوں کے محتاج نہیں ہوتے، یہ لوگ خاندانی صوفی ہوتے ہیں، یہ ان صوفیوں اور ولیوں کی طرح نہیں ہوتے جنہیں صوفی اور ولی بننے کے لئے سالہا سال پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں تب کہیں جاکر انہیں ولایت نصیب ہوتی ہے، ان کے خاندان کا ... م تو یہ ہے کہ ان کے خاندان کا ہر بچہ بالغ ہونے سے ۱۲ سال پہلے ہی ولی کامل بن جاتا ہے اور اس پر کرامتوں کی بارشیں ہونے لگتی ہیں اور کبھی کبھی تو معجزے بھی صادر ہوجاتے ہیں، ان کے حلیے ماشاء اللہ اتنے شاندار ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر فرشتوں کو بھی پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور ان لوگوں کی بزرگی اور شانِ ولایت دیکھ کر فرشتے احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں، ان لوگوں سے جو بھی ملتا ہے وہ ان کا غلام محض بن کر رہ جاتا ہے، مدبروں کا تدبر ان کے قدموں میں مچلتا ہے اور مال داری کی دولت ان ہی کی جیب میں پہنچ کر سکون پاتی ہے۔ مفتیان کرام اور علماءِ شرح متین کی رائے کے مطابق ان کے کم سن بچوں کو بھی نابالغ کہنا اور سمجھنا بلوغیت کی توہین ہے اور ادب و تہذیب کا قتل ہے، چنانچہ ان کے دودھ پیتے بچوں کا بھی احترام کرنا از روئے طریقت ضروری ہے۔ میں نے سنا ہے کہ جب ان کے گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کانوں میں اذان اور اقامت نہیں پڑھی جاتی کیوں کہ ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ فرشتوں نے ماں کے پیٹ میں ہی بچے کے دونوں کانوں میں اذان و اقامت کی ذمہ داری ادا کر کے ہی بچے کو چلتا کیا ہے، ان کے خاندان کا ہر بچہ پیدا ہوتے ہی اس لئے روتا ہے کہ اس کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ تم اب اس دنیا میں قدم رکھ رہے ہو جو گناہوں اور معصیتوں سے بھری ہوتی ہے۔ یہ خبر سنتے ہی وہ واویلا کرنا شروع کردیتا ہے، اس خاندان کی خواتین بھی مثل حور جنت ہیں، دروغ بر گردنِ راوی میں نے سنا ہے کہ ان کی عورتوں کی خطائیں کراماً کاتبین نامۂ اعمال میں درج کرنے کی غلطی نہیں کرتے، اس خاندان کی دھوم پوری دنیا میں ہے، بلکہ صبح شام عالم برزخ میں بھی اس خاندان کا ذکر چلتا ہے اور قبرستان میں دفن شدہ مردے بھی اس خاندان کی خوبیاں ایک دوسرے سے بیان کرکے اپنا دل بہلاتے ہیں۔

قارئین! آپ یقین کریں اور اگر آپ یقین نہ بھی کریں تو میرا کیا بگڑتا ہے، اس خاندان کے افراد کی مغفرت مرنے سے کئی سال پہلے کردی جاتی ہے اور انہیں قیامت سے پہلے ہی داخل بہشت کردیا جاتا ہے، چنانچہ ان کے خاندان کے کئی لڑکوں نے مرنے کے بعد یہ اطلاع دی ہے کہ وہ روزانہ فرشتوں کے ساتھ کبڈی کھیلتے ہیں اور انہیں جنت میں کنکوے اڑانے کی بھی اجازت ہے، میں جانتا ہوں کہ اور مانتا ہوں کہ آپ میرا یقین نہیں کریں گے لیکن میں کسی نہ کسی چیز کی قسم کھا کر آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اس خاندان کا ایک ایک فرد مجھ سے ایسی محبت کرتا ہے کہ جیسی محبت شادی کے بعد میاں بیوی ایک ہفتے کے اندر اندر کرتے ہیں، ایک عجیب طرح کی دیوانگی ہے جو ان لوگوں پر سوار ہے، ساری دنیا ان کی دیوانی ہے اور اس خاندان کا بچہ بچہ میرا دیوانہ ہے، بس افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کی خواتین مجھے منہ نہیں لگاتیں، ان کے گھروں میں پردہ بہت گہرا ہے، بعض خواتین تو دن میں اپنے شوہروں سے بھی پردہ کرتی ہیں، اسی خاندان کے ایک زندہ و تابندہ چشم و چراغ مجھے بتا رہے تھے کہ شادی کے ایک سال تک از راہ تقویٰ انہوں نے اپنی بیوی کا چہرہ نہیں دیکھا، کئی بار ان کی شرم اتاری گئی لیکن بیوی کا دیدار کرنے کی وہ ہمت نہ

کر سکے۔ پھر کئی عاملوں سے باقاعدہ ان کا علاج کرایا گیا اور بذریعہ عملیات ان کی پرہیزگاری اور احتیاط کی کچھ خراش تراش کی گئی تب جا کر وہ اپنی بیوی کا منہ دیکھنے کی جرأت کر سکے، جب یہ بات میں نے اپنے دوستوں کو بتائی تو وہ یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھے، ان کا کہنا تھا کہ اس دور میں لوگ اپنی ہونے والی بیوی سے شادی سے کئی سال پہلے ہی خلط ملط شروع کر دیتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ شادی کے ایک سال بعد بھی میاں بیوی بعد المشرقین بنے رہیں اور دوسرے کے جسم کو کو ہاتھ لگانے کے لئے ترستے رہیں۔ میں نے اپنے ایمان وعقیدے کو برقرار رکھتے ہوئے عرض کیا تھا کہ میں اس خاندان کو جانتا ہوں کہ اس خاندان سے میرے تعلقات پیدا ہونے سے بھی پہلے ہی چل رہے ہیں، میں نے ان کے نوکروں کو بھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا، بلکہ ان کے گھروں کا کتا بھی جب بھونکتا ہے تو وہ بھی غلط نہیں بھونکتا، ان کے گھروں کا کوئی مرغا دن میں اذان دینے کی غلطی نہیں کرتا، ان کی بلیاں ٹوئیلیٹ کے علاوہ کسی جگہ ہگنے موتنے کی غلطی نہیں کر سکتیں اگر سچ پوچھو تو ان میں جھوٹ بولنے کی صلاحیت نہیں ہے، اس لئے بھائی یہ جو بھی کہہ رہے ہیں وہ سچ کے سوا کچھ نہیں کہہ رہے ہیں۔

ایک بار تو یہ بھی ہوا کہ اس خاندان کے ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ وہ کچے دھاگے پر چل کر حضرت جنید بغدادیؒ کے مزارِ مبارک تک گیا ہے اور اتنی طویل مسافت اس نے پانچ منٹ میں پوری کر لی ہے، یہ سن کر مجھے یقین کرنا پڑا، ہاں اس سے ایک سوال کرنے کی گستاخی میں نے ضرور کر لی تھی، میں نے پوچھا تھا برخوردار اتنی عظیم الشان قسم کی دوڑ لگاتے ہوئے تمہیں کسی نے دیکھا تو نہیں۔ ارے بھئی ولیوں کی اولاد بھی ولی ہوتی ہے اور فقیہوں کے گھروں میں فقیہ ہی پیدا ہوتے ہیں اس نے اتنا مدلل جواب دیا کہ میری اگلی پچھلی سات نسلوں کو پسینے آ گئے۔ اس نے کہا، مجھے صرف وہی دیکھ سکتا تھا جس کی گزشتہ ۲۱ نسلوں سے ولایت بدستور چل رہی ہو اور اتفاق سے ایسا کوئی شخص میرے آس پاس نہیں تھا اس لئے میں یوں گیا اور یوں آیا۔

سبحان اللہ، اس کا جواب سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ اس خاندان کے بچے بھی ولایت کے ساتویں آسمان پر اڑتے ہیں اور خشکیوں میں تیر کر اپنے خاندان کی عظمتوں کے جھنڈے گاڑنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔

ہمارا دور پھر چونکہ دور الحاد ہے اور اس دور کے مومنوں کو بھی ملحد بننے میں دیر نہیں لگتی اس لئے اس خاندان کی عظمتوں اور رفعتوں کا صحیح معنوں میں ادراک نہیں ہو پاتا اور چونکہ اب کرامتوں اور معجزوں کو ماننے کا دور نہیں ہے اس لئے اس طرح کی باتیں مذاق بن کر رہ جاتی ہیں اور بھئی میں تو کئی مادرزاد صوفیوں کے طفیل میں کئی بار خوابوں میں براہ راست کئی نبیوں سے مل چکا ہوں تو مجھے تو ان سب باتوں پر ایمان لانا ہی پڑتا ہے۔

ایک بار شیخ جل تو جلال تو حق بندہ نواز سے بیعت ہونے کے بعد جب میں نے راہ تصوف میں چلنے کا ارادہ ہی کیا تھا تو تین کرامتیں پہلے ہی دن مجھ سے صادر ہو گئی تھیں لیکن ان کرامتوں کا ذکر میں نے کسی سے نہیں کیا، کیوں کہ میرا یقین کون کرتا اور تو اور جب ان میں سے صرف ایک کرامت کا تذکرہ میں نے ڈرتے ڈرتے اپنی بیوی سے کیا تو وہ مجھے اس طرح دیکھنے لگی کہ جیسے میں مکمل طور پر پاگل ہو چکا ہوں، میں سہم گیا اور جب سہم گیا تو پھر دوسری کرامت بیان نہ کر سکا۔

تھوڑی دیر کے بعد بانو بولی، میں آپ سے دست بستہ گزارش کرتی ہوں کہ کسی کے سامنے کبھی یہ اپنی کوئی کرامت بیان مت کرنا، ورنہ لوگ آپ کا مذاق اڑائیں گے۔

کیوں؟ کیا اللہ کے ولی براہِ راست آسمان سے برستے ہیں، وہ بھی تو ماؤں کے پیٹ ہی سے پیدا ہوتے ہیں، جب صوفی چلغوزے اور صوفی تاشقند جیسے لال بجھکڑ قسم کے لوگوں سے کرامتیں سرزد ہو سکتی ہیں تو کیا مجھ جیسے مدبروں اور مفکروں سے کرامت کا ظہور نہیں ہو سکتا، مجھے تو ایک درجن سے زیادہ اولیاء شفقت کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور اپنی خاندانی ولایتیں مجھے سونپنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

کچھ بھی ہو اپنی کرامتوں کا ذکر دوستوں سے بھی مت کرنا، ورنہ قیامت تک آپ کا مذاق اڑے گا اور میں بھی آپ کے دوستوں کی یلغار سے آپ کو بچا نہیں سکوں گی۔

بس اس کے بعد دل کے ارماں دل میں گھٹ کے رہ گئے اور ہم ولی بن کر بھی تنہا رہ گئے۔

میرے پیارے قارئین! جب بانو نے میری بزرگی اور میری تابڑ توڑ کرامتوں کا مذاق بنایا تو مجھے تصوف وطریقت کی راہوں کو نظرانداز کرنا پڑا ورنہ اب تک میں کائنات کا سب سے بڑا بزرگ بن چکا ہوتا اور

انسان تو انسان چیل کوے تک مجھ سے بیعت ہو جاتے اور میری شہرتوں کی کوئی انتہا نہیں رہتی لیکن بانو نے بیوی کو میرا مذاق اڑایا اور میری بزرگی کی بیل منڈھے نہ چڑھ سکی، اب تو مجھے صبر آچکا ہے لیکن جب بھی کسی صوفی کی گلی میں مریدوں کی قطار در قطار دیکھتا ہوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے اور میرا بس نہیں چلتا کہ میں آناً فاناً بزرگ بن جاؤں اور اس دنیا کے مزے دونوں ہاتھوں سے لوٹنے لگوں۔

ابھی چند دن پہلے کی بات ہے کہ جب میں نے یہ سنا صوفی آر پار کے داماد صوفی چقندر میاں کے کسی مرید نے انہیں ایک باغ گفٹ کیا ہے جو میرا دل اُچھل کر میرے حلق میں اٹک گیا اور دونوں گردے فیل فیل ہوتے رہ گئے۔ بانو نے جب میری صورت میں درد وغم کی آندھیاں چلتی ہوئی دیکھیں تو اس نے ازراہِ شفقت کہا، خیریت؟ یہ آپ کی شکل مبارک پر اس وقت بارہ کیوں بج رہے ہیں۔

بیگم! ایک بری خبر سن کر نس نس میں درد ہو گیا ہے۔

کیا سن لیا؟!

مجھے باوثوق ذرائع سے یہ معلوم ہوا کہ صوفی چقندر جو کل تک گلیوں میں کنچے کھیلا کرتے تھے اور انہوں نے اب مرید بنانے شروع کر دیئے ہیں اور ان کے ایک کروڑ پتی مرید نے انہیں ایک باغ ہدیہ کیا ہے، جب سے یہ سنا ہے اپنی اس بے کیف زندگی سے نفرت سی ہونے لگی ہے۔

اپنی اپنی قسمت ہے، آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں۔

میری قسمت کا گلا تو تم نے گھونٹ دیا تھا، ورنہ میرے ذہن میں ایسی ایسی کرامتیں تھیں کہ اگر ہندو بھی دیکھ لیتے تو میرے مرید بن جاتے اور نہ جانے کیا کیا مجھے بھینٹ کر دیتے، لیکن افسوس تم نے مجھے اس لائن پر چلنے نہیں دیا اور آج میری جیب کا حال اس بچے کا سا ہے جو ایک دن میں سو بار یتیم ہوتا ہو۔

بانو ناک سے مسکرائی پھر بولی، میں چاہتی نہیں کہ اس طرح لوگوں کو بے وقوف بنا کر پیسہ اینٹھا جائے، پیسہ وہی اچھا ہوتا ہے جو اپنی محنت سے کمایا جائے۔

تم تو ہمیشہ دقیانوسی باتیں کرتی ہو، کرامتیں بغیر محنت کے صادر نہیں ہوتیں، بزرگانِ دین کو رات رات بھر مصلے پر کھڑا ہونا پڑتا ہے تب جا کر کچھ مرید ہاتھ لگتے ہیں، ہم دنیا دار لوگ دین داروں سے زیادہ محنت نہیں کر سکتے، ابھی کل کی بات ہے کہ صوفی مسکین کے خسر الحاج مولوی کرامت حسین فرما رہے تھے کہ تہجد کی دو سو رکعتیں پڑھ کر ان کے دونوں پاؤں پہ ورم ہو گیا، بتا رہے تھے کہ آسمان سے فرشتے پیروں پر تیل کی مالش کرنے آئے تو انہوں نے منع کر دیا اور فرمایا کہ مجھے یہ ورم اور یہ تکلیف عزیز ہے، تم زحمت نہ کرو۔

بانو مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی، بالکل اس طرح جیسے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔

میں نے کہا، بانو تم نے تو کبھی میرا یقین ہی نہیں کیا ہے، میرے دوستوں میں ایسے ایسے رستم موجود ہیں کہ جب قیامت کے دن انعامات تقسیم ہوں گے تو دیکھ لینا کہ انعامات کا ایک حصہ تو میرے دوست ہی لے اڑیں گے۔ میں نے خود ایک رات خواب میں اپنے کانوں سے یہ سنا ہے کہ میرے دوستوں کو دیکھ کر ساتویں آسمان کے مقرب ترین فرشتے کہہ رہے تھے کہ بھئی واہ چندے آفتاب چندے ماہتاب!

چھوڑو ان باتوں کو۔ آپ اذانِ بت کدہ کی دوسری قسط کے لئے مواد اکٹھا کریں اور بھائی صاحب کو خوش کر دیں کیا بعید ہے کہ آپ کی جیب کی یتیمی دور ہو جائے۔

امابعد۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ صوفی البلاغ کا خاندان اس وقت سب سے زیادہ معتبر ہے اور تصوف اور ولایت کے حساب سے اس کی کوئی دوسری مثال دنیا میں موجود نہیں ہے، ان کے تین بیٹے ہیں، ایک کا نام صوفی گلبہار، انہیں قوم کی طرف سے امیر الہند کا خطاب عطا ہوا ہے، جس دن ان کو یہ خطاب دیا جا رہا تھا یہ کنواری لڑکیوں کی طرح شرما رہے تھے، کسی نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ شرما کیوں رہے ہیں تو انہوں نے تجوید کے ساتھ یہ جواب دیا تھا کہ حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

سبحان اللہ، حاضرین نے کہا تھا اس خاندان کی یہی سب سے بڑی صفت ہے کہ ہر موقع پر انہیں حدیث یاد آجاتی ہے اور حدیث پڑھ کر یہ بولنے والوں کو شرمندہ کر دیتے ہیں۔

ان کے دوسرے بیٹے کا نام صوفی اغل بغل ہے، ان کو قوم کی طرف سے ضمیر الہند کا خطاب ملا ہے، اس خطاب پر مجھے کچھ اعتراض تھا، میں نے برسر محفل کہا، یہ خطاب کچھ جچا نہیں، امیر الہند تو سمجھ میں آتا ہے لیکن ضمیر الہند؟ یعنی کہ چہ؟

ان ہی کے ایک مرید نے جواب دیا، ضمیر الہند میں ایک طرح کی انفرادیت ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ صوفی البلاغ کے یہ صاحبزادے انسان کے ضمیر کی طرح صاف وشفاف ہیں اور اوراب یہ اس مقام پر ہیں کہ انہیں اگر ہندوستان کی آستھا یا ہندوستان کا ضمیر کہا جائے تو کوئی بڑی بات نہیں، اللہ کی قسم میرے کچھ بھی پلے نہیں پڑا تھا لیکن مجھے چپ ہونا پڑا کیوں کہ بزرگوں کے مریدوں سے بحث کرنے کا مطلب ہوتا ہے شامت اعمال۔

صوفی البلاغ کے تیسرے بیٹے کا نام صوفی اخروٹ ہے، ان کے پاس بیٹھ کر خشک میوں کی بو آتی ہے، یہ اخروٹ کی طرح گول مٹول بھی ہیں۔ انہیں ہندوستان کے سارے مدبروں نے مل کر اسیر الہند کا خطاب عطا کیا ہے، یہ خطاب بھی میری سمجھ سے بالاتر تھا لیکن میں کوئی حرف اعتراض زبان پر نہیں لایا، کیوں کہ مجھے اندازہ ہو چکا تھا کہ ان بزرگوں پر اعتراضات کا حشر کیا ہوتا ہے، اس لئے یہاں ہاں میں ہاں ملانے ہی میں بھلائی ہے۔

صوفی البلاغ کے تیسرے صاحبزادے جنہیں اسیر الہند کا خطاب ملا تھا، یہ تو سنا ہے کہ نماز بھی نہیں پڑھتے، ان کے بارے میں ان کے ایک مرید نے یہ وضاحت کی تھی کہ نماز گناہوں سے پاک صاف کرتی ہے لیکن یہ تو وہ لوگ ہیں جو گناہ کرتے ہی نہیں اس لئے انہیں اپنی صفائی کرنے کی بھی کوئی حاجت نہیں، نماز تو ہم جیسے گناہ گاروں کو پڑھنی پڑھتی ہے اگر ہم نماز نہیں پڑھیں گے تو غلاظتوں کا ڈھیر جمع ہوتا رہے گا لیکن یہ خاندان تو وہ خاندان ہے کہ جو گناہ کرتا ہی نہیں، پھر یہ نماز کی زحمت کیوں کریں۔ میں کچھ کہنے والا تھا تو مرید باصفا بولے۔

فرضی صاحب یہ دل کی باتیں تم نہیں سمجھوگے تم جس عقل کو اٹھائے پھر رہے ہو وہ دیار عشق کے اصولوں سے واقف نہیں ہے، اس عقل کو ایسی بابرکت مجلسوں میں برقعہ اڑھا کر لایا کرو۔

میں چپ ہو گیا اور مجھے یہ یقین ہو گیا کہ یہ وہ لائن ہے جہاں نیکی کرکے بھی ملتا ہے اور بدی کرکے بھی۔ آہ! کاش میں اس لائن پر چلتا رہتا تو آج میرے بھی ایسے ہی مرید ہوئے جو میری ایک ایک معصیت کی تاویل کرتے اور مجھے اپنے سروں پر اٹھائے پھرتے۔

آج اسیر الہند میرے گھر تشریف لائے تھے اور انہوں نے آکر مجھے یہ مژدہ سنایا تھا کہ وہ اب باقاعدہ سیاست میں آرہے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ان پر نیتا بننے کا بھوت سوار ہو چکا ہے۔

میں نے ان سے پوچھا، اس کی وجہ کیا ہے؟

انہوں نے کہا، فرضی بھائی میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے دیش کے نیتا قوم کے غم میں موٹے ہو رہے ہیں، انہیں دیکھ کر مجھے وحشت سی ہونے لگی ہے، میں نے سوچا کہ میں قوم کے غم میں دبلا ہو کر دنیا کو دکھاؤں گا اور ثابت کروں گا کہ اصل خیر خواہ قوم میں ہی ہوں۔

فائدہ کیا ہوتا؟" میں نے پوچھا۔

فائدہ اور نقصان کی بات نہیں، میں تو دیش بھگتی اور قوم کی خیر خواہی کی بات کر رہا ہوں۔

میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ سب کچھ کرکے تمہیں حاصل کیا ہوگا، تمہارے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے، تمہارے ایک اشارے پر لوگ اپنی جانیں قربان کر سکتے ہیں، نیتا بن کر تمہیں کیا ملے گا یہ تو وہ لائن ہے جس میں ذلت نقد ہے اور عزت ادھار۔

فرضی صاحب! بس کئی سالوں سے میرا دل چاہتا ہے کہ لیڈر بنوں اور قوم کے لئے کچھ کر دکھاؤں، اس زندگی سے کہ اس میں، میں اپنا حلیہ سنبھالتے سنبھالتے اُکتا گیا ہوں، تم سے کیا پردہ، ایک دن اچانک ہمیں ایک لڑکی سے محبت ہوگئی، ہم نے اس کو بے خوف وخطر ایک میسج بھی کر ڈالا۔

میسج کا جواب آیا۔" میں نے پوچھا۔

اس نے جواب دیا۔" داڑھی کو کرو صاف تو ممکن ہے ملاقات۔"

بڑی گستاخ لڑکی ہے۔

خیر کسی لڑکی کی خاطر کہ ہم اس داڑھی پہ نظرثانی نہیں کر سکتے، مگر زندگی میں اور بھی کئی مرحلے ایسے آتے ہیں کہ ہمیں داڑھی کے بارے میں سوچنا پڑتا ہے۔

مطلب؟

فرضی بھائی بات یہ ہے کہ ہر چھوٹی بڑی بات پہ لوگ یہ کہنے لگتے ہیں، یار اپنی داڑھی کا تو خیال کرو ابھی پچھلے ہفتہ کی بات ہے کہ ہماری شیروانی کا دامن ایک انگریز عورت کی ساڑھی میں الجھ گیا نہ جانے کس طرح تو وہ آنکھیں نکال کر بولی، یہ ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنتا، اتنی بڑی

داڑھی لٹکاتا اور عورتوں کو چھیڑتا۔

بڑی شرمندگی ہوئی اور بھی کئی موقعے ایسے آئے کہ ہمیں اس داڑھی کی وجہ سے جلی کٹی سنی پڑی، اب نیتا گیری میں قدم رکھنے جا رہے ہیں تو ہماری بیوی ہم سے کہتی ہے کہ چلو آپ نیتا تو بن جاؤ گے پھر اس داڑھی کا کیا کروگے؟

میں سمجھا نہیں۔ فرضی صاحب اس کا کہنا ہے کہ تمہیں قوم وملت کی خاطر بات بات پر جھوٹ بولنا پڑے گا، تمہیں یہ بھی کہنا پڑے گا کہ یہ جو تم پھول رہے ہو اور مشرق ومغرب اور شمال وجنوب میں پھیل رہے ہو یہ بھی غم قوم کی وجہ سے ہے اور تمہیں تو ازراہ جھوٹ یہ بھی ثابت کرنا ہوگا کہ تمہارے آباؤ اجداد اس ملک کی خاطر ایک ایک دن میں کئی کئی بار شہید ہوئے اس وقت یہ داڑھی اگر تمہارے کذب افتراء میں رکاوٹ بنی تو پھر اس داڑھی کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا، یقین کرو کئی بار کئی موقعوں پر بیوی تک یہ کہہ دیتی ہے کہ اپنی داڑھی کا خیال تو کرو۔

ایک بار ایسا ہوا کہ ایک مشاعرہ میں ہمیں تبرکاً بلالیا گیا، ہم ایک پاکستان کے شاعر کی غزل یاد کر کے چلے گئے، ہمیں معلوم تھا کہ آج کل دوسروں کی غزلیں پڑھنے کی ریت سی چل پڑی، ہم نے بھی ہمت کر کے ایک ایسے شاعر کی غزل پڑھ دی جو پاکستان کے کسی چھوٹے موٹے گاؤں میں رہتے تھے۔ جب ہم نے وہ غزل پڑھ کر جس پر ہمیں اچھی خاصی داد بھی مل گئی تھی واپس آکر اپنی جگہ پر بیٹھے تو ایک شاعر صاحب بولے، دوسرے کی غزل پڑھتے ہوئے کم سے کم اپنی داڑھی کا خیال تو کرتے۔ میں تلملا گیا۔ میں نے کہا اور آپ نے بھی تو مرزا غالب کے خسر کی غزل پڑھی ہے، آپ کو شرم نہیں آئی۔

پھر وہ کیا بولے۔''میں نے پوچھا۔''

انہوں نے کہا۔ میرے داڑھی تو نہیں ہے، تم تو اتنی لمبی داڑھی رکھ کر دوسروں کا مال چرا رہے ہو۔

تو آپ نے کیا سوچا ہے؟''میں نے پوچھا'' کیا اس داڑھی کو نمٹانے کی سوچ رہے ہو؟

ہم ایسا نہیں کر سکتے، ہمارے بڑوں کا کہنا ہے کہ کچھ کرتے رہنا لیکن اپنا حلیہ نہ بدلنا، ورنہ اس حلئے کی خیر وبرکت سے محروم ہو جاؤ گے۔

آپ تو جانتے ہی ہیں میں نے تو دینیات کا رسالہ تک نہیں پڑھا اور نماز کی توفیق بھی کبھی اتفاق سے ہی ہو جاتی ہے لیکن ابا حضور کے ساتھ جب سفر پر جاتا ہوں تو مجھے دیکھ کر بھی لوگ حضرت حضرت کہہ کر اس طرح معانقہ کرتے ہیں کہ جیسے وہ اسی وقت داخل جنت ہو جائیں گے۔

لیکن میں ایک بات کہوں۔''میں نے اجازت طلب نظروں سے انہیں دیکھا۔''

ہاں ہاں ضرور کہئے۔ میں آپ کی سننے کے لئے تو آیا ہوں۔

داڑھی میں ہر چیز کا مزہ ممکن ہے لیکن داڑھی رکھ کر عشق کرنے میں مزہ نہیں آتا۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں، ایک بار ہم نے مجبوراً اپنی بیوی سے عشق کرنے کی ٹھان لی تھی تو اس وقت بعض چٹ پٹے جملے جب زبان پر آتے تھے تو خود بھی ایک طرح کی شرمندگی سی ہوتی تھی اور بیوی کو بھی دین وشریعت کی لاج رکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا تھا، جانے دو اپنی اس داڑھی کا تو خیال کرو۔

اسیر الہند صاحب میں تو آپ سے یہی کہوں گا کہ آپ کا خاندان بہت بابرکت خاندان ہے یہ تو بہ فضل رب وہ خاندان ہے کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا، آپ تو قاعدہ بغدادی پڑھے بغیر ہی حضرت جنید بغدادی محسوس ہوتے ہیں اور آپ کو دیکھ کر تو فرشتوں کو بھی احساس کمتری ہوتا ہوگا کیوں کہ اس شاندار حلئے کو دیکھ کر کس کی مجال ہے کہ وہ سر تسلیم خم نہ کرے۔ میں آپ کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کئی بار میں نے دیکھا ہے کہ آپ اپنی داڑھی پر تولیہ لپیٹے ہوئے سینما ہال سے نکل رہے تھے لیکن پھر بھی جب آپ قریب سے گزرتے ہیں تو بے اختیار آپ کو سلام کرنے کو دل چاہتا ہے اور یہ سب آپ کے خاندان کی عظمتوں کی وجہ سے ہے اگر آپ اس حلئے سے باہر بھی جاؤ گے تو پھر اس دنیا کے لئے اجنبی سے ہو جاؤ گے اور پھر حضرت کہنے کی غلطی کون کرے گا اور اگر تمہیں نیتا ہی بننا ہے تو بن جاؤ، ہمارے ملک میں سیکڑوں نیتا ایسے ہیں جو اپنی لیڈری کو بھی سنبھالتے ہیں اور اپنی داڑھی کو بھی، میں ایک منٹ خاموش ہو کر بولا۔

اور برخوردار یہ بھی تو ممکن ہے کہ داڑھی ہی کی وجہ سے آپ کو ''اسیر الہند'' کا خطاب ملا ہو۔

فرضی بھائی میں داڑھی سے بیزار نہیں ہوں میں جانتا ہوں کہ

داڑھی حصول مراعات کے لئے کتنی ضروری ہے اور پھر ہمارے خاندان کا تو مونوگرام ہے، اس داڑھی کے بغیر ہماری پہچان ممکن نہیں ہے لیکن ہر معاملے میں جب یہ کہتے ہیں کہ اپنی داڑھی کا تو خیال کرو تو برا لگتا ہے۔

میں تو یہی مشورہ دوں گا کہ داڑھی تو ہر صورت میں برقرار رکھو، اسی داڑھی کے طفیل بہت سے لوگ امیر الہند بن رہے ہیں اور میدان سیاست میں بھی داڑھی بہت کام آتی ہے، آج کل سیاسی پارٹیاں بھی داڑھی کو بہت اہمیت دیتی ہیں۔

لیکن کچھ لوگ سیاست میں آکر داڑھی کو منڈوا بھی دیتے ہیں۔

مثلاً؟

حافظ عثمان انبیٹھوی کسی زمانہ میں داڑھی رکھتے تھے اور انہوں نے ہی دارالعلوم پر قبضہ کرانے میں مدد بھی کی تھی، جب پوری طرح سیاست سے وابستہ ہوئے تو انہوں نے داڑھی پر بلڈوزر چلوادیا۔

جانتا ہوں۔ ''میں بولا'' اور آج کل تو وہ شری رام زندہ باد کے نعرے بھی لگا رہے ہیں۔

وہ سیاست کا پورا مزہ لے رہے ہیں اور سیاست بھی ان کے وجود کو اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھ رہی ہے، کاش اس وقت عثمان انبیٹھوی کی داڑھی ہوتی، پھر شری رام زندہ باد کے نعروں کی اور بھی اہمیت ہوتی، کسی داڑھی منڈے کے بارے میں تو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ مسلمان ہے بھی یا نہیں۔

آپ داڑھی کے ہوتے ہوئے اگر میدان سیاست میں دندنائیں گے تو آپ کے وارے کے نیارے رہیں گے اور آم کے آم گٹھلیوں کے دام والی کہاوت صادق آجائے گی۔

فرضی بھائی، آپ تو گھر کے آدمی ہیں اس لئے آپ سے کیا پردہ، آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ ہم تو علم وعمل میں بالکل ہی کورے ہیں لیکن آباؤ اجداد کے کچھ کارنامے ایسے تھے کہ جن کی وجہ سے ہمارا خاندان آج تک معتبر ہے اور آج تک ہماری جے جے ہو رہی ہے، مجھ جیسے عقل وعلم سے کورے انسان کو ''امیر الہند'' کا خطاب مل گیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب میں سیاست میں آؤں گا تو ہمارے خاندان کی سابقہ عظمتوں کی وجہ سے یاران سیاست مجھے ہاتھوں ہاتھ مجھے اپنی گود میں اٹھالیں گے۔

اور میری یہ بات یاد رکھنا۔ ''میں ان کی بات کاٹ کر بولا'' اس وقت تم اپنی اس لہلہاتی داڑھی کی قیمت پوری پوری وصول کرلو گے، میری یہ بات یاد رکھنا آج کل کی مروجہ سیاست میں داڑھیاں بہت کام آتی ہیں اور جب یہ داڑھیاں کسی اسٹیج پر لہلہا رہی ہوں تو پھر اس ملک کی گنگا جمنی تہذیب کا مشاہدہ ہم سیاست میں بالکل ہی نابالغ ہوکر بھی اپنی کھلی آنکھوں سے کرسکتے ہیں۔

دھنے واد فرضی بھائی وہ چہک اٹھے اور انہوں نے شکریہ کے بجائے دھنے واد کہہ کر یہ ثابت کردیا کہ وہ پوری طرح ہندوستانی ہیں اور ان کے خمیر میں نیتا بننے کی قدرتی صلاحیتیں موجود ہیں، اس کے بعد انہوں نے کہا۔

فرضی بھائی میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ آپ مجھے نیتا بننے کے اُن اصولوں کا سبق پڑھائیں جو نیتا گیری کی بنیاد ہیں۔

میں نے جواب دیا، تمہارا لباس کھادی کا ہونا چاہئے، ٹوپی دوپلی نہیں چلے گی، ٹوپی ایسی ہو کہ جسے دیکھ کر سبھاش چندر بوس کی یاد آجائے، جھوٹ تو تم بول ہی لیتے ہو، نیتا بننے کے لئے بس اتنا کرنا ہے کہ ہر جھوٹ کو بولتے ہوئے سچ ہی سمجھنا تاکہ کسی بھی وقت شرم وحیا قریب نہ پھٹکنے پائے۔ اپنے آباؤ اجداد کے کچھ ایسے کارناموں کا بھی ذکر ہر تقریر میں کرنا کہ جن میں کوئی صداقت نہ ہو لیکن اس طرح بولنا جیسے یہ باتیں سو فیصد سچ ہوں اور تاریخ کا ایک باب ہوں، لیڈر بننے کے لئے ہمیں پیسے بھی خرچ کرنے ہوں گے، تمہیں کچھ ایسے اٹھائی گیرے ہر وقت اپنے ساتھ رکھنے ہوں گے کہ جو ہر وقت تمہارے آگے پیچھے چلیں اور تمہارے کپڑوں کی سلوٹیں ٹھیک کرنے میں دیر نہیں لگائیں، ان اٹھائی گیروں سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ لوگ نعرۂ تکبیر کے دوران ایمانداری سے زندہ باد کہتے ہیں اور اپنے جوش وخروش سے یہ ثابت کردیتے ہیں کہ یہ لیڈر واقعتاً سچ کا لیڈر رہے اور میدان سیاست میں دندنانے کے لئے فطری صلاحیتوں سے بہرہ ور ہے، یہی کام مشاعروں میں شعراء حضرات بھی کرتے ہیں، ان کے زیادہ نہیں چند ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں لیکن مشاعروں کے مادر زاد چمچے، بحر سے گرے ہوئے شعروں پر اس طرح داد دیتے ہیں جیسے انہوں نے شعروں کو پوری طرح سمجھ لیا ہے، جب کہ ان میں کوئی بھی دو کلاس تک پڑھا ہوا بھی نہیں ہوتا، ایک گجرہ شاعر کے گلے میں ڈالنے والا شخص پانچ سو روپے وصول کرتا ہے اور شاعر کو پانچ ہزار روپے سے بھی زیادہ کی عزت

وصول ہوجاتی ہے۔ تم یقین کرو کہ دیوبند کے ایک شاعر دوبئی اور خلیج کے علاقوں میں بلائے جارہے ہیں جب کہ انہیں اپنی زندگی میں ابھی تک ایک شعر بھی کہنے کی توفیق نصیب نہیں ہوسکی ہے، ادھر اُدھر سے اٹھا کر شعر پڑھتے ہیں لیکن اتنی داد وصول کرتے ہیں کہ سچ مچ کے شاعروں کو پسینے چھوٹ جاتے ہیں، بھائی لیڈر بننا ہے تو ان تمام کارناموں سے فائدہ اٹھانا پڑے گا اور تل کا پہاڑ بنانے کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنا پڑے گا، تم کسی بھی تقریر میں برملا یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ تمہارے خاندان میں درجنوں لوگوں نے اس ملک کی خاطر اپنی جانیں قربان کی ہیں اور تم بھی ملک کی خاطر شہید ہونے کا جذبہ رکھتے ہو، ہماری قوم اس طرح کی باتوں سے خوش ہوتی ہے، اب جھوٹ ہماری زندگیوں میں اس قدر رچ بس چکا ہے کہ بے چارے سچ کو بھری مجلس میں بار بار شرمسار ہونا پڑتا ہے، اس لئے جھوٹ بولو اور جھوٹ بولتے ہوئے کبھی اتنا بھی نہ جھجکو جس طرح بعض لوگ سچ بولتے ہوئے جھجک جاتے ہیں اور بے چارے سچ کی ایسی کی تیسی ہوجاتی ہے۔

میں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا اور یہ بات بھی یاد رکھنا سیاست اور بے شرمی کا چولی دامن کا ساتھ ہے، اس میدان میں جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔

مثلاً جب تم کوئی الیکشن لڑو تو نہایت بے شرمی کے ساتھ یہ وعدہ کرنا کہ اگر تم جیت گئے تو تم ہر شخص کے گھر کے دروازے سے لے کر ہائی روڈ تک ایسی سڑک بناؤ گے جس پر کوئی بھی انسان ایک منٹ میں ایک میل تک چل سکے گا، گویا کہ سڑک خود بھی چلے گی۔

لیکن "اسیر الہند" بولے یہ بات تو خلاف عقل ہوگی۔

برخوردار سیاست میں کوئی چیز خلاف عقل نہیں ہوتی، جب مودی جی وعدے اور دعوے کررہے تھے تو انہوں نے سب کا ساتھ سب کا وکاس اور اچھے دن آنے کی باتیں کس طرح کی تھیں، یہ باتیں اس ملک میں عقلاً محال تھیں کیا مودی جی کانگریس کا بھلا کرسکتے ہیں؟ کیا اس ملک میں مسلمانوں کے دن اچھے آسکتے ہیں اور کیا بھاجپا کے دور اقتدار میں اقلیتوں کا بھلا ہوسکتا ہے، ظاہر ہے کہ نہیں اور ہرگز نہیں لیکن مودی جی کہتے رہے اور پبلک تالیاں بجاتی رہی، اس ملک کی جنتا کا حال یہی ہے کہ جتنی بھی خلاف عقل باتیں کوئی کرے گا یہ اتنی ہی خوش ہوگی اور اتنی ہی تالیاں بجائے گی، آپ دیکھنا شاعروں میں اُس شعر پر زیادہ داد ملتی ہے جو کسی کے پلّے نہ پڑا ہو، کیوں کہ ہر داد دینے والا اپنی جہالت کو اسی طرح چھپا سکتا ہے اور ہر شاعر تب ہی سامعین کی دعاؤں کا حق دار بنتا ہے جب وہ شاعری کی دونوں ٹانگیں توڑنے کی خدمت اعلیٰ پیمانے پر انجام دے رہا ہو، اگر تم عقل وقل کے چکر میں پڑوگے تو تم کامیاب لیڈر نہیں بن سکتے، صرف پولیس کے مخبر بن سکتے ہو

یہ تمہارا پہلا سبق ہے۔

اگر تم مجھ سے ملتے رہے تو میں تمہیں سیاست کے اتنے سبق پڑھاؤں گا کہ تم خود تسلیم کرلوگے کہ "اچھا اور کامیاب لیڈر بننے کے لئے کن صلاحیتوں کی ضرورت ہے اور یہ بھی یاد رکھنا کہ "دھوکہ" سیاست کے بطن سے پیدا ہونے والی پہلی اولاد ہوتا ہے۔ جس میں دھوکہ دینے کا جذبہ اور صلاحیت نہ ہو تو وہ کبھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتا۔

وہ چلے گئے تو بانو نے میری زبان سے ساری تفصیلات سننے کے بعد کہا، تم یہ باتیں اس طرح سمجھا رہے ہو جیسے انہیں ان باتوں کی خبر ہی نہیں، وہ تمہارے پڑھائے بغیر بھی ان حرکتوں سے خود بھی واقف ہیں اور وہ خود بہت اچھے طریقے سے عیاری اور مکاری کے ہر مرحلے سے کامیابی کے ساتھ گزر جائیں گے۔

میں بانو کو غور سے دیکھ رہا تھا اور یہ بات ماننے پر مجبور تھا کہ واقعتاً آج کل کی عورتیں ہم مردوں سے زیادہ سمجھ رکھتی ہیں، اور اُڑتی چڑیا کے پَر گننے کی خوبیوں سے مالا مال ہیں، تو پھر یہ عورتیں آزادیٔ کامل حاصل کرنے کے لئے ہم سے خلع کیوں نہیں لیتیں؟

(یار زندہ صحبت باقی)

سورۂ ''جاثیہ'' کے خادم جن ''ھیطیش'' کی دعوت کا عمل

سورۂ ''جاثیہ'' کے خادم جن ''ہیطیش'' کی تسخیر کے لئے الگ کمرے کا انتظام کریں جہاں شوروغل نہ ہو۔ نوچندی اتوار کی رات یا جمعرات یا جمعہ سے عمل شروع کریں، عمل جب آپ شروع کرنے کا ارادہ کریں تو اس دن سے ایک ہفتہ پہلے جانور کی تمام چیزیں بند کردیں اور جماع سے مکمل پرہیز کیجئے گا، عمل شروع کرنے سے قبل پہلے غسل کریں اور احرام باندھ لیں (سوتی سفید یا آسمانی شلوار قمیض بھی زیب تن کر سکتے ہیں) کمرے میں داخل ہوکر لوبان کی خوب دھونی لگائیں، پھر حصار باندھ لیں اب قبلہ رو ہوکر پہلے دو نفل نماز توبہ، دو نفل نماز برائے ایصال

ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دونوں رکعت میں پھر سورۂ الفاتحہ ۳۔ ۳ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں اور دو نفل نماز حاجت حاضری جن کی نیت سے ادا کریں۔ اب آپ درۂ ''جاثیہ'' کو پڑھنا شروع کریں جب سورت ختم ہو تو ۳ مرتبہ عمل حاضری پڑھیں، اسی ترکیب کے ساتھ سورۂ جاثیہ کی تعداد کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاءاللہ تعالیٰ اعظیم سورۂ جاثیہ کے خادم جن ''ہیطیش'' تشریف لائیں گے، جب وہ حاضر ہوں تو عہدو پیمان کریں، جب چلّہ ختم کریں تو سورت مع عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم. اَجِبْ یَا ھِیطِیْش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحقِّ سورۃ جاثیہ بحقِّ توریت، موسیٰؑ، وانجیل، عیسیٰؑ بحقِّ زبور، داؤدؑ ابن داؤد علیہ السلام وقران مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم المدد الواسعُ جلَّ جَلَالُہٗ بِحَقِّ سُلیمانؑ بن داؤد علیہ السَّلام.

☆☆☆☆☆

"تمہاری سوچ غلط ہے میں اور بیوسا ایک ہی جنگی رتھ پر ہوں گے اور دوسرا جنگی رتھ جو ہے وہ ویرت شہر میں رقاص کا کام کرنے والا جو برنیل ہے اس کے لئے منگوایا ہے وہ بھی ہمارے ساتھ اس جنگ میں حصہ لے گا۔"

اس پر اتر کمار نے کسی قدر پریشان اور جستجو کے انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "اے یوناف یہ تم کیسی گفتگو کررہے ہو، برنیل جس کے لئے میرے باپ نے ایک نیا ناچ گھر بنوایا ہے اور جو عورتوں کو رقص کی تربیت دیتا ہے کیا وہ جنگ میں حصہ لے گا؟ جب جنگ میں اس کی کارکردگی کچھ نہ ہوگی تو لوگ ہمارا انداق نہ اڑائیں گے؟"

اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ "مجھ سے بہتر اس شخص کو کوئی نہیں جان سکتا، تم اس کی اصلیت سے واقف نہیں، یہ شخص بے شک یہاں ایک رقاص کی حیثیت سے کام کررہا ہے لیکن انتہا درجے کا شجاع دلیر اور ایک مانا ہوا تیرانداز ہے میں تم سے اس موقع پر یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ اس شخص کا نشانہ بہت کم خطا جاتا ہے۔"

یہ گفتگو سن کر اتر کمار بے حد خوش ہوا اس نے اپنے چند ساتھیوں کو روانہ کیا کہ وہ دو جنگی رتھ وہاں لے کر آئیں، ایک محافظ کو اس نے دوسری سمت روانہ کیا اور کہا کہ وہ برنیل کو بلا کر لائے، تھوڑی ہی دیر بعد دو جنگی رتھ بھی وہاں پہنچ گئے اور ارجن بھی وہاں آگیا۔

اتر کمار نے اسے مخاطب کرکے کہا۔ "یوناف نے تمہاری بے حد تعریف کی تھی کہ تم ایک رقاص کے ساتھ ساتھ ایک بہترین جنگجو اور تیرانداز بھی ہو اور اس نے یہ کہا تھا کہ اس ہونے والی جنگ میں تمہیں ضرور ساتھ رکھا جائے، لہٰذا جہاں میں نے یوناف اور بیوسا کے لئے جنگی رتھ منگوایا ہے وہاں تمہارے لئے بھی جنگی رتھ منگوایا ہے تا کہ تم ہمارے ساتھ پہلو بہ پہلو جنگ میں حصہ لے سکو۔"

اتر کمار کے اس انکشاف پر ارجن مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ "یوناف ہمارے پرانے مہربان اور ہمارے قدیم واقف کار ہیں اگر یہ میرے متعلق ایسا سوچتے ہیں تو یہ ان کی میرے ساتھ مہربانی اور شفقت ہے، بہرحال ان کے کہنے پر میں جنگ میں ضرور حصہ لوں گا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی کارکردگی سے آپ لوگوں کو مایوس نہیں کروں گا، کیا میں ایک جنگی رتھ سجا کر اپنی قیام گاہ واپس جا کر اپنا جنگی لباس پہن کر واپس آسکتا ہوں۔"

"ہاں ضرور تم یہ رتھ لے جاؤ اور تیار ہوکر واپس آؤ۔" اس پر ایک زہریلی جست کے ساتھ ارجن ایک جنگی رتھ میں سوار ہوا اور اس کے گھوڑوں کو ہانکتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔

اپنی قیام گاہ پر جا کر ارجن نے پہلے اپنا جنگی لباس پہنا پھر وہ شہر سے باہر اس درخت کی طرف گیا، جس پر پانچوں بھائیوں نے اپنے ہتھیار باندھ دیئے تھے اس درخت پر چڑھ کر اس نے اپنے ہتھیار اُتارے انہیں جنگی رتھ میں رکھا اور واپس اس جگہ آیا جہاں اتر کمار اور یوناف اور بیوسا اس کا انتظار کررہے تھے اس کے بعد وہ چاروں لشکر گاہ میں آئے اور لشکر کے ساتھ وہ ویرت شہر کے شمال کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

اتر کمار جب اپنے لشکر کو لے کر یوناف، بیوسا اور ارجن کے ساتھ دریودھن کے لشکر کے سامنے رُکا تو وہ دریودھن کے لشکر کی تعداد اور دور دور تک اس کا پھیلاؤ دیکھ کر دنگ رہ گیا اور پریشانی کے عالم میں اس نے اپنے قریب ہی کھڑے یوناف اور ارجن دونوں کو مخاطب کرکے پوچھا۔

"اے میرے مہربان ساتھیو! تم دیکھتے ہو کہ ہستناپور کے دریودھن کے لشکر کی تعداد کس قدر زیادہ اور بے شمار ہے جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے دور دور تک اس کے لشکری پھیلے ہوئے ہیں، میں اب یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا ہوں کہ ہم اپنے اس مختصر سے لشکر کے ساتھ دریودھن کے اس لشکر کا کیسے

اور کیوں کر مقابلہ کر سکیں گے۔''

یوناف نے اس کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔''حوصلہ نہ ہارو تسلی رکھو میں تمہارے ساتھ ہوں اور میرے علاوہ یہ برنیل بھی تمہارے لشکر میں شامل ہے اور یہ بھی ناممکن کو ممکن کر دکھانے والا شخص ہے۔ ہماری موجودگی میں تمہیں پریشان اور فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ دریودھن اگر اتنا لشکر اور بھی لے آئے تب بھی ان کھلے میدانوں کے اندر ہم اس کو شکست فاش دیدیں گے۔''

ارجن نے بھی اتر کمار کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔''اتر کمار تسلی رکھو، میں اپنے جنگی رتھ میں بیٹھ کر دشمن کے لشکر کا ایک جائزہ لیتا ہوں اور پھر میں تمہیں یہ بتاسکوں گا کہ ہم دشمن کو کتنی دیر تک شکست دینے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔'' اس کے ساتھ ہی ارجن اپنے جنگی رتھ میں بیٹھا اور دونوں لشکروں کے درمیان اپنے جنگی رتھ کو دوڑانے لگا۔

ارجن جس وقت دریودھن کے لشکر کے سامنے اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے ہوئے لشکر کا جائزہ لے رہا تھا تو لشکر کے سامنے بھیشم اور کرپا کے ساتھ کھڑے درونا نے اسے پہچان لیا تھا، یہ دیکھ کر میدان جنگ میں رتھ دوڑانے والا ارجن ہی ہے درونا بے حد خوش ہوا کیوں کہ وہ ارجن کا استاد تھا اور ارجن کو وہ اپنے سب سے ہردلعزیز اور ہونہار شاگردوں میں شمار کرتا تھا۔ ارجن کی وہاں موجودگی سے درونا کچھ ایسا خوش ہوا کہ وہ بلند آواز میں اپنے اردگرد جمع لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''لوگو! سنو، دونوں لشکروں کے درمیان یہ جو شخص اپنے جنگی رتھ کو دوڑا رہا ہے یہ ارجن کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پانچوں پانڈو برادران اپنی بیوی دروپدی کے ساتھ ویرت کے راجہ کی مدد پر اتر آئے ہیں، لوگو! میں تمہیں ایمانداری سے ایک مشورہ دیتا ہوں اور وہ یہ کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ویرت کے راجہ کے ساتھ پانچوں پانڈو بھائی شامل ہیں تو ہمارا ویرت کے راجہ کے ساتھ جنگ کرنا کسی طرح بھی سودمند ہوگا اور اگر یہ جنگ ہوئی تو ہمیں نقصان ہی نقصان اٹھانا پڑے گا، لہٰذا میرا سب کو یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ جنگ کا ارادہ ترک کر کے واپس ہستناپور روانہ ہوجانا چاہئے اور اگر یہ جنگ ہو کر رہی تو پھر ہمارے مقدر میں سوئے شکست اور بدنامی کے کچھ نہ رہے گا۔''

درونا کی یہ باتیں آن ہی آن میں پورے لشکریوں میں پھیل گئیں اور لشکری بددل ہونے لگے کہ انہیں اس جنگ میں پانڈو برادران کا سامنا کرنا پڑے گا اور یہ کہ درونا کی پیش گوئی کے مطابق اگر یہ جنگ ہوئی تو انہیں شکست ہوگی، لہٰذا دریودھن کے لشکر میں شامل ہر شخص جنگ کرنے سے جی چرانے لگا تھا۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے دریودھن درونا کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔''اے میرے مہربان آپ غلط وقت پر غلط گفتگو کر رہے ہیں، آپ کی اس گفتگو نے پورے لشکر میں بددلی اور خوف کی کیفیت طاری کر کے رکھ دی ہے، آپ جانتے ہیں کہ ہماری اس مہم کا کیا مقصد اور مدعا ہے۔ اب جب کہ ارجن میدان میں اتر رہا ہے تو میرے خیال میں اس کے دوسرے بھائی بھی تھوڑی دیر تک میدان میں اترنے ہی والے ہوں گے اور جو کام ہم چاہتے تھے وہی کام خود ہی یہ پانڈو برادران جلدی اور عجلت میں کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ اگر ارجن کے دوسرے بھائی ویرت کے راجہ کے پاس سوسارام کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں تو عنقریب وہ بھی یہاں پہنچ جائیں گے، اس لئے کہ میرا اندازہ ہے کہ اب تک سوسارام نے ویرت کے راجہ کو شکست دیدی ہوگی اور وہ ہمارے لشکر میں آکر شامل ہونے ہی والا ہوگا اس طرح ہماری قوت میں خاطر خواہ اضافہ ہوجائے گا اور اگر سوسارام کو اس جنگ میں شکست ہوئی ہے تب بھی ہم اکیلے اس جنگ کو جاری رکھیں گے۔''

تھوڑی دیر رکنے کے بعد دریودھن پھر اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔''میں حیران اور پریشان ہوں کہ بھیشم درونا اور کرپا جیسے سورما ارجن کو اپنے لشکر کے سامنے اپنا جنگی رتھ دوڑاتے ہوئے دیکھ کر خاموش اور چپ ہوگئے ہیں، جیسے ارجن کی وہاں موجودگی نے ان پر خوف اور لرزہ طاری کر دیا ہو۔''

دریودھن کے یہ الفاظ سن کر اس کا دوست رادیو قریب آیا اور کہنے لگا۔''دریودھن گو درونا کے مکالمے لشکر کے اندر بزدلی اور کمزوری کے اثرات پیدا کر چکے ہیں لیکن اس کیفیت کو، ہم جلد ہی دور کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے، یہ درونا تعبیر کسی وجہ کے بس یوں ہی ارجن کو میدان جنگ میں اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے دیکھ کر خوف زدہ ہو رہا ہے، یہ جنگ ہر حال میں ہو کر رہے گی۔ ارجن اگر اس موقع پر کرشن اور اس کے بھائی بلرام کو بھی اپنے ساتھ ملالے تب بھی ہم جنگ کریں گے اور ان

سب مغلوب کر کے فتح حاصل کریں گے۔" رادیو کی بات سن کر قریب ہی کھڑا کرپا کہنے لگا۔

"سنو رادیو! تم ہمیشہ جنگ اور مار دھاڑ سے متعلق گفتگو کرتے رہے ہو جنگ ہمیشہ انتہائی مجبوری کی حالت میں کی جاتی ہے ورنہ عام حالات میں جنگ سے اجتناب ہی کرنا چاہئے۔ تم صرف یہ اعتراف نہیں کرنا چاہتے کہ ارجن تم سے طاقت ور اور جنگی علوم میں زیادہ مہارت رکھتا ہے۔ رادیو تمہارے سامنے ارجن کی تعریف کر کے لشکر کے اندر بددلی پھیلانا مقصود نہیں ہے بلکہ ان پر میں حقیقت ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ ارجن کے خلاف گفتگو کر کے اور اس کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ ظاہر کر کے تم سانپ کے منہ سے زہر نکالنے کی کوشش کر رہے ہو، میں ارجن کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں، جنگ میں وہ اپنے مدمقابل پر شعلوں اور غصے کی بجڑ اس کی طرح حملہ آور ہوتا ہے اور اپنے سامنے آنے والی ہر شئے کو جلا کر رکھ دیتا ہے۔ رادیو بات کرنے سے پہلے خوب سوچا کرو تم اپنی طاقت کو کم ہی نگاہ میں رکھتے ہو اور اگر تمہاری یہی حالت رہی تو میں تم کو تنبیہ کرتا ہوں کہ تم جنگ کے اندر سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔"

کرپا کی یہ گفتگو سن کر رادیو غصے میں بھڑک اٹھا تھا اور وہ کرپا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "میں دیکھتا ہوں کہ کرپا سمیت ہر شخص کے جواس پر ارجن کا خوف اور خطرہ طاری ہے اور اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ارجن کی وجہ سے ہمیں شکست ہوگی اور ہمیں اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا تو ایسی سوچیں رکھنے والے واپس ہستنا پور جا سکتے ہیں میں اکیلا یہاں ارجن کے خلاف جنگ کروگا اور یہ ثابت کروں گا کہ میں ہر میدان میں اس کو زیر کر سکتا ہوں۔"

رادیو کے یہ الفاظ سن کر کرپا کا بیٹا آسوارنام رادیو کے پاس آیا۔ "میرے باپ نے جو کچھ کہا ہے وہ درست اور صحیح ہے ارجن ہر حال میں تم سے بہتر اور برتر ہے اور کسی کی بڑائی اور اپنی کمتری کو قبول کر لینا اور مان لینا بہت بڑی دلیل اور قابلیت ہے۔ سنو رادیو اب تک تم نے جنگ میں کیا معرکہ مارا ہے، ابھی تک ہم نے ویرت کے راجہ کے ریوڑوں پر ہی قبضہ کیا ہے اور یہ قبضہ بھی اس وقت تک مستحکم نہیں ہو سکتا جب تک ہم ان ریوڑوں کو لے کر ہستنا پور کی حدود میں داخل نہیں ہو جاتے اس لئے کہ ہم ان ریوڑوں سمیت ویرت کے راجہ کی حکومت میں پڑاؤ کئے ہوئے ہیں، لہٰذا ہم نے ویرت پر حملہ آور ہونے کے بعد ابھی تک کوئی معرکہ نہیں مارا اور یہ جو تم ہر وقت ارجن کے خلاف بولتے رہتے ہو تو رادیو زیادہ بولنے والا انسان عموماً بے وقوف ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ تم اس قسم کی گفتگو کرنے کا ارادہ نہیں کرو گے۔"

اس موقع پر بھیشم ان دونوں کے قریب آیا اور دھیمی اور نرم آواز میں مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "میرے مہربانو! جو کچھ درونا نے کہا وہ بھی درست ہے جو کچھ دریودھن کہتا ہے وہ بھی صحیح ہے اور جن خیالات کا کرپا اور اس کے بیٹے آسوانام نے اظہار کیا ہے اور جس طریقے سے رادیو اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے اس میں بھی کوئی غلط بات نہیں ہے، آسوانام تمہیں رادیو کے الفاظ کا برا نہیں ماننا چاہئے۔ رادیو کی نیت خراب نہیں ہے یہ جو اس قسم کی گفتگو کرتا ہے تو وہ اس جذبے کے تحت کرتا ہے تا کہ اپنے لشکر کے اندر ایک جوش ایک جذبہ، ایک ولولہ قائم اور دائم رہے یہ جگہ آپس میں لڑنے اور تکرار کرنے اور دست وگریباں ہونے کی نہیں ہے، ہمیں یہاں سب کو دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد اور ایک ہو جانا چاہئے۔"

بھیشم کی یہ گفتگو سن کر دریودھن کے چہرے پر اطمینان پھیل گیا تھا، پھر اس نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "ہم سب کو آپس کے اختلافات ختم کر کے ایک دوسرے کو گلے لگا لینا چاہئے۔" رادیودھن کرپا رادیو اور آسوانام نے دریودھن کی اس بات سے اتفاق کیا اور وہ سب ایک دوسرے سے مل کر اپنے دل صاف کر چکے تھے۔"

سب کے درمیان صلح ہوئی اور سب نے ایک دوسرے کو گلے لگا کر دل صاف کر لئے تو درونا بولا۔ "سوچنے اور فکر کرنے کی بات یہ ہے کہ آخر یہ ارجن اپنے آپ کو نمایاں کر کے جنگ میں کیوں کودا ہے جب کہ ان پر یہ شرط بھی لگائی گئی تھی کہ اپنی جلاوطنی کے تیرہ سال میں اگر ان کی شناخت کسی پر ظاہر ہوگئی تو تمہیں مزید بارہ سال جلاوطنی کے گزارنا ہوں گے جب کہ میں دیکھتا ہوں کہ اس میدان جنگ میں اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے ہوئے ارجن ہر ایک پر اپنی شناخت ظاہر کر رہا ہے اور ایسا وہ یونہی نہیں کر رہا اس کی ضرور کوئی وجہ ہوگی ورنہ تم جانتے ہو کہ ارجن ایسا احمق نہیں کہ لوگوں پر اپنی شناخت ظاہر کر کے مزید بارہ سال کی جلاوطنی طلب کرے، لہٰذا ہمیں یہ حساب لگانا چاہئے کہ کہیں ان کی تیرہ سال کی جلاوطنی کے دن پورے تو نہیں ہو گئے اور اب وہ اپنی جلاوطنی کی زندگی پوری کرنے کے

بعد اپنے آپ کو لوگوں پر ظاہر کر رہے ہیں تا کہ وہ لوگوں پر اپنا آپ ظاہر کر کے اپنا راج پاٹ واپس لے سکیں۔

درونا کے یہ الفاظ سن کر دریودھن نے پرامید انداز میں اپنے قریب کھڑے بھیشم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ بات تو ہمارے دادا بھیشم ہی بتا سکتے ہیں کیوں کہ ان کی جلاوطنی کے دنوں کا حساب یہی کرتے رہے ہیں۔''

دریودھن کے یہ الفاظ سن کر بھیشم تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر کسی قدر بلند آواز میں کہنے لگا۔ ''میرے بچو! درونا ٹھیک کہتا ہے پہلے ہمیں یہ سوچنا اور فیصلہ کرنا چاہئے کہ ارجن آخر کیوں اپنے جنگی رتھ کو دونوں لشکر کے درمیان دوڑاتے ہوئے اپنی شناخت کو ظاہر کر رہا ہے اس کی بھی کوئی وجہ ہے اور جہاں تک ان کی جلاوطنی کے حساب کا تعلق ہے اور جس طرح میں دنوں کی گنتی آج تک کرتا رہا ہوں اس کے مطابق پانڈو برادران کی جلاوطنی کی مدت اب ختم ہوگئی ہے۔'' یہاں تک کہنے کے بعد بھیشم تھوڑی دیر کے لئے رُکا پھر وہ دوبارہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''میرے بچو! تم اس وقت اپنے جنگی رتھ کو میدان میں دوڑاتے ارجن کو غور سے دیکھو وہ کس قدر اطمینان اور تسلی کے ساتھ اپنے رتھ کو اِدھر اُدھر دوڑاتا پھر رہا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ ان کی جلاوطنی کی مدت پوری ہو چکی ہے اس کے چہرے پر پھیلے ہوئے عزم کو بھی دیکھو جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسے فتح نہیں کیا جا سکتا اور میرے بچو میری یہ بات بھی یاد رکھنا اگر ویرت کے راجہ کے ساتھ مل کر پانڈو برادران نے ہمارے خلاف جنگ کی تو یہ جنگ بڑی ہولناک ہوگی اور اس میں ہماری شکست اور دشمن کی فتح کی امیدیں زیادہ ہوں گی، لہٰذا میں تمہیں نیک اور مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ ہمیں اس جنگ سے بچنا چاہئے اور اے دریودھن میں خصوصیت کے ساتھ تمہیں یہ کہتا ہوں کہ اب جب کہ شرائط کے مطابق پانڈو اپنی تیرہ سال کی جلاوطنی کی مدت کو ختم کر چکے ہیں تو تمہیں بھی ان کے ساتھ برائی اور قدیم دشمنی کو ختم کر دینا چاہئے تمہیں پانڈو برادران کو راج پاٹ واپس کر دینا چاہئے اور آپس میں اتحاد اور امن قائم کر لینا چاہئے ایسا کر کے تم خوشحال زندگی بسر کر سکتے ہو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھو ہر طرف تباہی اور بربادی کا دور دورہ ہو جائے گا، میری نصیحت پر عمل کرو اور پانڈو برادران کو اپنے پاس بلاؤ اور انہیں بڑے پیار اور محبت کے ساتھ ان کا راج پاٹ انہیں واپس کر دو اس لئے کہ ان کے ساتھ جو شرائط طے ہوئی تھیں ان کے مطابق اب وہ اپنی ریاست اور اپنے راج پاٹ کے حق دار ہیں۔''

بھیشم کا یہ فیصلہ سن کر دریودھن کا چہرہ پیلا سا ہو کر رہ گیا تھا، تھوڑی دیر تک وہ کچھ نہ کہہ سکا اس لئے کہ اس کی حالت سوکھے کھڑے درخت جیسی ہو کر رہ گئی تھی اس کے سینے میں نفرت کی دہکتی آگ کے اندر پرانی یادیں بری طرح گونجنے لگی تھیں اور اس کے دل کے اندر زندگی کی وحشتیں اور محرومیوں کی آگ کھولن پیدا کر رہی تھی، تھوڑی دیر تک دریودھن خاموش کھڑا رہ کر اپنی باطنی کیفیت پر قابو پانے کی ناکام کوشش کرتا رہا پھر وہ گندھک اور کوئلے کے بارود کی طرح پھٹ پڑا۔ ''میں کسی بھی صورت پانڈو برادران کو ان کا راج پاٹ واپس نہ کروں گا اب ہمیں اس بات کی فکر نہیں کرنا چاہئے کہ ہمیں پانڈو برادران کو مزید بارہ سال کے لئے اس طرح جلاوطنی کی زندگی پر مجبور کرنا چاہئے اب ہمیں صرف جنگ کے متعلق سوچنا چاہئے میں پانڈو برادران کو ان کی ریاست واپس نہ کروں گا اور اب آنے والے دور میں ہر جگہ ان سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہوں اب ان کے ساتھ میرے لئے جنگ کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے، مجھے امید ہے کہ جب میری ان کے ساتھ جنگ ہوئی تو انہیں میں اندھیروں اور آخر شب کے سناٹے کی طرح مار بھگاؤں گا اور ان پر اپنی فتح مندی کا اعلان کروں گا اور اے میرے ساتھیو! یہ بھی سن رکھو کہ اگر پانڈو برادران، ہم پر غالب آئے تو وہ صرف مجھے ہی تختہ مشق نہیں بنائیں گے بلکہ بھیشم، درونا، کرپا، آسوانام، رادیو، دسونا اور دیگر ہمارے ساتھیوں میں سے کسی کو بھی معاف نہیں کریں گے وہ ہمارے لئے انگارہ بن جانے والی زمین ثابت ہوں گے، وہ قہر بن کر ہمارے جسم و جان کے سارے راستے بند کر دیں گے اور ہمارے روشنیوں کے شہروں کی ظلمتوں کی لہر اور اندھیروں کا اسیر بنا کر رکھ دیں گے، لہٰذا اے میرے ساتھیو! اگر تم میرے ساتھ ساتھ پانڈو برادران کی یلغار اور ترکتاز سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو میرا ساتھ دو۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆

مفتی وقاص ہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

فقہی مسائل

۱۔سوال : اپریشن کے لئے مریض کو بیہوش کیا جاتا ہے تو کیا بیہوشی کی حالت میں اس کی جو نمازیں قضا ہوں گی ان کی قضا ضروری ہے۔

جواب : اگر بیہوشی ایک دن رات یا اس سے کم رہی ہو تو اس وقت کی نمازیں قضا کی جائیں گی اور چھٹی نماز کا وقت بھی بیہوشی کی حالت میں گذر جائے تو اس صورت میں اختلاف ہے اس لئے قضاء کر لینا بہتر ہے، یہ حکم اپنے اختیار سے بیہوش کرنے کا ہے، قدرتی بیہوشی میں اگر پانچ نمازوں سے زیادہ قضا ہوگئی تو بالاتفاق ان نمازوں کی قضا معاف ہے۔

۲۔سوال : اگر کہیں تراویح وغیرہ میں قرآن شریف سنایا جارہا ہو لیکن کوئی شخص اس میں شریک نہ ہو بلکہ بیٹھا ذکر وغیرہ کررہا ہو یا کوئی دوسرا کام کررہا ہو اسی دوران سجدہ کی آیت پڑھی گئی لیکن اس شخص کو پتہ نہ چلا کہ میں نے یہ آیت سنی ہے لیکن پتہ جب چلا جب سارے نمازیوں نے سجدہ کیا اب یہ شخص کیا کرے۔؟

۲۔جواب : اگر ذکر وغیرہ میں مشغول ہونے کی وجہ سے آیت سجدہ سنی ہی نہیں تو سجدۂ تلاوت واجب نہیں اور اگر آیت سنی ہو تو سجدہ واجب ہے اپنے طور پر امام سجدہ کرے اس میں امام کی اقتدا نہ کرے البتہ اگر اسی رکعت میں امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو اس سے سجدۂ تلاوت ساقط ہو جائے گا، دوسری رکعت میں اقتدا سے ساقط نہ ہوگا۔

۳۔سوال : مسافر کے لئے سنن کا ترک جائز ہے یا نہیں۔؟

۳۔جواب : جلدی کی صورت میں سنت فجر کے سوا دوسری سنتوں کا چھوڑنا جائز ہے، بحالت اطمینان سنن مؤکدہ پڑھنا ضروری ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں سنت پڑھنا ثابت ہے۔

۴۔سوال : خطبہ شروع ہونے کے بعد اگر کوئی شخص سنتوں کی نیت باندھنا چاہیے تو اس کو منع کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

۴۔جواب : حالت خطبہ میں زبان سے نہی عن المنکر جائز نہیں، اشارہ سے جائز بلکہ فرض ہے۔

۵۔سوال : اگر جوتے کا تلہ پلید اور اندر کا حصہ اور اوپر پاک ہو تو اسے اتار کر اوپر پاؤں رکھ کر نمازِ جنازہ پڑھنا کیسا ہے۔؟

۵۔جواب : جائز ہے۔ پر ایسی چیز جس پر ایک طرف نجاست لگنے سے دوسری طرف سرائت نہ کرتی ہو اس کی پاک جانب پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۶۔سوال : زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا شرعا کیسا ہے۔؟

۶۔جواب : دوسرے شہر کی طرف زکوٰۃ بھیجنا مکروہ ہے، مگر وہاں کوئی رشتہ دار مسکین ہو یا اپنے شہر کے مساکین سے کوئی زیادہ حاجت مند ہو یا زیادہ نیک ہو، یا طالب علم دین ہو یا دوسری جگہ بھیجنے میں عامۃ المسلمین کا زیادہ فائدہ ہو تو کوئی کراہت نہیں ہے۔

۷۔سوال : بعض نکاح ایسے ہوتے ہیں کہ چھ ماہ پہلے نکاح ہو جاتا ہے اور رخصت چھ ماہ بعد ہوتی ہے، آیا دعوت ولیمہ بعد نکاح ہونی چاہئے یا بعد شب زفاف؟

۷۔جواب : دونوں وقت کرنا مستحب ہے نکاح کے بعد ولیمہ کرے یا رخصت کے بعد سنت ولیمہ حاصل ہو جائے گی۔

۸۔سوال : اگر کوئی شخص جنگل میں نماز پڑھ رہا ہے اور سترہ نہیں کھاڑا کیا تو کہاں تک اس کے آگے سے چلا نہ جائے۔

۸۔جواب : جنگل میں نمازی کی نظر جہاں تک پہنچے اس سے آگے کو چلنا درست نہیں ہے۔

۹۔سوال : اگر امام سجدہ میں فوت ہو جائے تو مقتدی نماز کس طرح پوری کریں۔

۹۔جواب : وہ نماز فاسد ہوگئی، پھر کسی کو امام بنا کر از سر نو نماز پڑھی جائے۔

TILISMATI DUNYA (MONTHLY)
ABULMALI, DEOBAND 247554 (U.P)
R.N.I.66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العالمین 150/-	کشکولِ عملیات 80/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 45/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 60/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت وافادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت وافادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت 60/-
مجموعۂ آیاتِ قرآنی 20/-	اعمالِ ناسوتی 20/-	اعمالِ حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 75/-
سورۂ مزمل کی عظمت وافا 45/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	موکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمالِ شر نمبر 90/-	درود و سلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 75/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	رد اعتراضات نمبر 60/-	خوفناک واقعات نمبر 70/-	عملیات اکابرین نمبر 60/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786